جدید ترتیب واضافہ کے ساتھ
شافعی
معلم الدین
مُرتّب
مفتی محمد رفیق سعدی شافعی

جدید ترتیب کے ساتھ

شافعی معلم الدین

شافعی مسلک کی معتبر کتابوں سے تیار شدہ

المسمی

بمعلم الدین النافع فی بیان احکام الفقہ الشافع

سنہ ۱۴۲۸ھ

مفتی محمد رفیق سعدی افضلی شافعی قادری ملیباری

خطیب وامام سنی شافعی جامع مسجد کلمب

ناشر

مظہر السُّنہ پبلیکیشن

کلمب، کرجت، رائے گڈھ، مہاراشٹر،

انڈیا

کتاب کا نام : شافعی معلم الدین

108

معلم الدین النافع فی بیان احکام الفقہ الشافع

مرتب : مفتی محمد رفیق سعدی افضلی شافعی قادری ملیباری

نظر ثانی : مفتی حسان امجدی صاحب

خادمِ تدریس دارالعلوم مظہر الثقافۃ السنیہ (کلمب، کرجت، مہاراشٹرا)

تعداد صفحات : 216

اشاعت اول : ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء

اشاعت دوم : ۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۳ء

(دونوں اشاعتوں کا ناشر: امام شافعی فاؤنڈیشن اور تقسیم کار: رضوی کتاب گھر دہلی)

اشاعت سوم : ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ/ دسمبر ۲۰۱۹ء

سلسلۂ مطبوعات : 5

قیمت : 150 روپے

ملنے کے پتے:

- دفتر مظہر السنہ، کلمب، نزد جامع مسجد کلمب (کلمب، رائے گڈھ): 07767917677۔
- دار الحبیب، مدل، واڈی (راجہ پور، رتنا گیری)۔ ● اقراء بکڈپو، محمد علی روڈ، ممبئی۔ ۳۔
- ناز بکڈپو، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار (ممبئی)۔
- اردو کتاب گھر، منگل بازار سلیپ (بھیونڈی، کلیان)۔
- مولانا محمد جواد قادری، شافعی، بانکوٹ، قلعہ محلہ (بانکوٹ، منڈنگڑھ، رتنا گیری)۔
- محمد حسن شیندو، رضا بک سیلر، نیوفیشن کلیکشن، وانگنی (امبرنات، تھانہ)۔

فہرست

کلمات اعزاز وشرف

فضیلۃ الشیخ، قاضئ ادارہ شرعیہ مہاراشٹرا حضرت علامہ ومولانا ومفتی اشرف رضا صدیقی قادری نوری دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین ونحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ ومحبوبہ ومحبہ المصطفی الاشرف

محب مکرم فاضل گرامی قدر حضرت مفتی محمد رفیق صاحب سعدی افضلی شافعی قادری رضوی ملیباری حفظہ اللہ الحافظ الحفیظ وسلمہ اللہ السلام الکبیر نے مدارس کے ابتدائی طلبہ وعوام کے لیے عقائد اور سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کے مذہب کے مطابق طہارت ونماز وغیرہ کے ضروری مسائل شافعی معلم الدین کے نام سے مرتب فرمایا ہے۔اس کے اکثر مقامات کو پڑھا نافع ومفید پایا۔ان کے اور رسائل کو بھی دیکھنے کا شرف ملا ماشاء اللہ الکریم عزوجل ان کا علمی ذوق لطیف ومحققانہ ہے۔اللہ الرحمن الرحیم سبحانہ تعالیٰ اس کتاب کو قبولیت عامہ عطا فرمائے اور فاضل مرتب وناشرین کو مزید اشاعت اسلام وفروغ سنیت کی توفیق رفیق کرے۔

یہ فقیر قادری نوری انہیں سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی اجازت وخلافت دیتا ہے۔اللہ رؤوف ورحیم عزوجل اپنے فضل وکرم اور اپنے حبیب ومحبوب قاسم وواہب عطایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی غلامی کے صدقے مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا حنفی قادری بریلوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ پر استقامت عطا فرمائے۔آمین برحمتك آمین وبلطفك آمین وبفضلك آمین وبكرمك آمین یا ارحم الرحمین ویا خیر الناصرین ویا اکرم الاکرمین بحرمت حبیبك ومحبوبك ومحبك سیدنا مولانا محمد المصطفیٰ علیہ واٰلہ وصحبہ التسلیمات وازکیٰ التحیات وافرح البرکات دائما ابدا سرمدا۔

از محمد اشرف رضا صدیقی قادری نوری مصباحی (ممبئی)

۱۸ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ بمطابق ۱۶ نومبر ۲۰۱۹ء

عرض مرتب

108

بسمہ تعالیٰ حامدا لہ و مصلیا و مسلما علی رسولہ و علی آلہ و صحبہ اما بعد

پہلے ایڈیشن سے ہی شافعی معلم الدین مقبولِ عام ہو چکی تھی اور عوام تو عوام مدارس کے طلبا بھی استفادہ کرنے لگے تھے، یہ کتاب کئی مدرسوں میں داخل نصاب ہے، مارکیٹ میں یہ کتاب دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے محبان علم اس کی زیراکس کاپی سے استفادہ کرنے لگے تھے، اسی وجہ سے یہ استدعا رہی کہ کچھ ایسا کیا جائے کہ بآسانی ہر جگہ شافعی معلم الدین دستیاب ہو۔

کتاب کی تصحیح و تسہیل کی ضرورت تھی اور چند مسائل کو اضافہ کرنے کی بھی ضرورت تھی اس لیے تمام مصروفیات کو بلائے طاق رکھ کر اس کتاب کی تصحیح اور تسہیل کر کے جدید ترتیب و اضافہ کے ساتھ، تیسرے ایڈیشن کو منظر عام پر لانے کی کوشش کی گئی۔

دارالعلوم مظہر السنہ کلمب کے مدرس، عزیزم مولانا مفتی حسان امجدی صاحب (یوپی) نے اپنی ذمہ داری کو بخوبی انجام دیتے ہوئے کتاب کی اردو غلطیوں کی نشاندہی کی، مفید مشورے سے نوازا۔ محب گرامی مولانا محمد جواد قادری صاحب (بانکوٹ) کی وساطت سے ان کے ماموں جان جناب عمر محمد ہرویتکر عرف میاں جان ہرویتکر بانکوٹ صاحب سے جب گفتگو ہوئی تو انہوں نے بخوشی اس کتاب کی طباعت کی ذمہ داری اپنے سر لے لی، بحمدہ تعالیٰ، کتاب آپ کے ہاتھوں تک پہنچ گئی۔ دعا ہے کہ مولانا مفتی حسان امجدی صاحب، مولانا محمد جواد قادری صاحب اور جناب میاں جان ہرویتکر صاحب اور ان کے تمام اعزا و اقربا کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے مالا مال فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس کتاب کو مقبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ۔

فقیر محمد رفیق سعدی افضلی شافعی

قادری عفی عنہ الباری

شافعی معلم الدین

پہلا حصہ

عقائد اہل سنت و جماعت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ

کلمۂ طیبہ:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ.

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

کلمۂ شہادت:

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں۔

کلمۂ تمجید:

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ.

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، اللہ تعالیٰ

کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور طاقت وقوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بلند و برتر ہے۔

کلمۂ توحید:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام خوبیاں ہیں، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، وہ زندہ ہے اور اسے موت نہیں، اسی کے قبضہ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

کلمۂ ردّ کفر:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اس بات سے کہ میں جانتے ہوئے تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں اور میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اس گناہ سے جسے میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں کفر، شرک اور سارے گناہوں سے بیزار ہوں، میں اسلام لایا اور ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے

لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

ایمانِ مجمل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ أَحْكَامِهٖ وَأَرْكَانِهٖ.

میں اللہ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام اور ارکان قبول کیے۔

ایمانِ مفصل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

میں ایمان لایا اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ تقدیر کی اچھائی اور برائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر۔

سید الاستغفار:

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَاۤ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ.

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں

تیرا بندہ ہوں، میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ جو برائیاں میں نے کی ان سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، جو نعمتیں تو نے مجھے دی میں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور تیری جو نافرمانی میں نے کی اس کا اقرار کرتا ہوں، تو تو مجھے بخش دے کہ تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

کلمۂ استغفار:

أَسْتَغْفِرُاللهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً اَوْعَلَانِيَةً وَّاَتُوبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَااَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر چھپ کر یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا ہوں اے اللہ بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند و عظمت والا ہے۔

ایمان اور اسلام

سوال: ارکانِ اسلام کتنے ہیں؟ اور کیا کیا ہیں؟

جواب: ارکانِ اسلام پانچ ہیں۔

(۱) ایمان لانا (۲) پانچ وقت نماز پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان کے روزے رکھنا (۵) حج کرنا۔

سوال: ارکانِ ایمان کتنے ہیں؟ اور کیا کیا ہیں؟

جواب: ارکانِ ایمان چھ ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا (۲) اُس کے انبیا پر ایمان لانا (۳) اُس کے فرشتوں پر ایمان لانا (۴) اُس کی کتابوں پر ایمان لانا (۵) آخرت پر ایمان لانا (۶) تقدیر پر ایمان لانا۔

اس کے علاوہ جنت، جہنم، میزان اور مرنے کے بعد زندہ کیے جانے پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

08

اللہ تعالیٰ

سوال: ہم کو اور ساری مخلوقات کو کس نے پیدا فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔

سوال: ہم کو رزق دینے والا کون ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہے۔

سوال: بارش برسانے والا کون ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہے۔

سوال: کھیت میں اناج اگانے والا کون ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہے۔

سوال: اس دنیا کو پیدا کرنے والا کون ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہے۔

سوال: کیا کسی کو پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک اور مددگار ہے؟

جواب: ہرگز نہیں! کسی چیز کو پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک اور مددگار نہیں۔

سوال: اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو نہ مانے تو؟

جواب: اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو نہ مانے تو وہ کافر ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو خدا ماننا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو خدا ماننا شرک ہے۔

سوال: دوسرے خدا کے ہونے کو ممکن ماننا کیسا ہے؟

جواب: دوسرے خدا کے ہونے کو ممکن ماننا کفر ہے۔

سوال: کیا اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ جھوٹ نہیں بول سکتا۔

سوال: اگر کوئی اللہ تعالیٰ کا وعدہ جھوٹا ہونے کا عقیدہ رکھے تو اس پر کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی اللہ تعالیٰ کا وعدہ جھوٹا ہونے کا عقیدہ رکھے تو وہ کافر ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ہمیں کیسا عقیدہ رکھنا چاہئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ہمیں یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ (۱) اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، وہ اکیلا ہے (۲) اس کے جیسا کوئی دوسرا نہیں (۳) اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ساری چیزوں کو پیدا فرمایا ہے (۴) اللہ تعالیٰ کو کسی نے پیدا نہیں کیا (۵) اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا (۶) دنیا اور دنیا کی ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ وقدرت میں ہیں (۷) ساری مخلوق اسی کی محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں (۸) وہی مخلوق کو رزق دیتا ہے (۹) نہ وہ سوتا ہے، نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے (۱۰) اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی اور لامحدود ہے (۱۱) وہ غیب کی بات جانتا ہے، اس کے بتائے بغیر کوئی غیب کی بات جان نہیں سکتا البتہ وہ اپنے خاص بندوں پر غیب کی باتیں ظاہر فرماتا ہے۔ (۱۲) قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے (۱۳) اللہ تعالیٰ ہی عبادت

کے لائق ہے، اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (۱۴) اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیات سے پاک ہے یعنی نہ وہ جسم ہے اور نہ اس میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جو جسم سے تعلق رکھتی ہیں لہٰذا وہ زمان ومکان، شکل وصورت، طرف وجہت جیسی ان ساری صفات سے پاک ہے جو جسم میں پائی جاتی ہے۔ (۱۵) جھوٹ، ظلم، جہالت، بھولنا اور بے حیائی وغیرہ تمام برائیاں اللہ تعالیٰ کے لیے محال ہیں (۱۶) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات:

سب سے پہلے ایک عاقل وبالغ مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس بات کا علم حاصل کرے کہ کون سی باتیں اللہ کے حق میں واجب ہیں اور کون سی باتیں اس کے حق میں محال ہیں۔

والدین اور سرپرستوں پر واجب ہے کہ بچوں کے سمجھدار ہونے کے بعد اور بالغ ہونے سے پہلے یہ صفات بچوں کو سکھائیں۔

اللہ تعالیٰ کے حق میں جو باتیں واجب ہیں وہ یہ ہیں (۱) وجود (۲) قدم یعنی ہمیشہ سے ہونا (۳) بقا یعنی ہمیشہ رہنا (۴) حوادث کے مخالف ہونا (۵) اپنے وجود میں کسی کا محتاج نہ ہونا (۶) وحدانیت یعنی ذات وصفات میں اس کا کوئی شریک نہ ہونا (۷) قدرت (۸) ارادہ (۹) علم (۱۰) زندگی (۱۱) سننا (۱۲) دیکھنا (۱۳) کلام کرنا (۱۴) صاحب قدرت ہونا (۱۵) صاحب ارادہ ہونا (۱۶) عالم ہونا (۱۷) زندہ ہونا (۱۸) سننے والا ہونا (۱۹) دیکھنے والا ہونا (۲۰) کلام کرنے والا ہونا۔

جو باتیں اللہ تعالیٰ کے حق میں واجب ہیں اس کی ضدیں اس کے حق میں محال ہیں جیسے عدم، پیدا ہونا، مرنا، جہالت، عاجز ہونا وغیرہ۔

سوال: اللہ تعالیٰ کو اوپر والا کہنا کیسا ہے اسی طرح بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اوپر والا جانے ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو اوپر والا کہنا یا اس طرح کہنا کہ اوپر والا جانے منع ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا منع ہے۔

سوال: کیا اللہ تعالیٰ کے علم کے سوا کسی مخلوق کا علم ذاتی ہے اگر کوئی ایسا عقیدہ رکھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: صرف اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے، اللہ تعالیٰ کے علم کے سوا کسی مخلوق کا علم ذاتی نہیں، کسی مخلوق کے علم کو ذاتی سمجھنا شرک ہے۔

08

فرشتے

سوال: فرشتے کون ہیں؟

جواب: فرشتے اللہ تعالی کے محبوب بندے ہیں جن کو اللہ تعالی نے نور سے پیدا فرمایا۔

سوال: فرشتے کتنے ہیں؟

جواب: فرشتوں کی تعداد بے شمار ہے۔ لیکن ان میں سے دس فرشتے ایسے ہیں جن کو جاننا ضروری ہے۔

سوال: اُن دس فرشتوں کے نام بیان کیجئے جن کو جاننا ضروری ہے۔

جواب: دس فرشتوں کے نام اور کام یہ ہیں

	نام	کام
۱	حضرت جبریل علیہ السلام	اللہ کا پیغام پیغمبروں تک پہنچانا
۲	حضرت میکائیل علیہ السلام	بارش برسانا اور روزی پہنچانا
۳	حضرت اسرافیل علیہ السلام	صور پھونکنا
۴	حضرت عزرائیل علیہ السلام	روح قبض کرنا

۵	حضرت منکر علیہ السلام	قبر میں سوال کرنا
٦	حضرت نکیر علیہ السلام	قبر میں سوال کرنا
۷	حضرت رقیب علیہ السلام	مکلف بندوں کی اچھائیاں لکھنا
۸	حضرت عتید علیہ السلام	مکلف بندوں کی برائیاں لکھنا
۹	حضرت مالک علیہ السلام	دوزخ کے محافظ
۱۰	حضرت رضوان علیہ السلام	جنّت کے خازن

یاد رہے کہ ان امور کے سوا اور بھی بہت سے حکم پر مومور ہیں۔

ان میں چار فرشتوں کو مقربین کہتے ہیں وہ حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام ہیں اور جبریل علیہ السلام تمام فرشتوں کے سردار ہیں۔

108

انسان

سوال: دنیا کا سب سے پہلا انسان کون ہے؟

جواب: حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔

سوال: حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی بیوی کا نام کیا ہے؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی کا نام حضرت حوا رضی اللہ عنہا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیسا بنایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔

سوال: اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیسے پیدا فرمایا؟

جواب: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا مٹی سے ایک پتلا بنایا پھر اس میں روح ڈالی، اس طرح حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔

سوال: حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو اللہ نے کیسے پیدا فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو پیدا فرمایا۔

سوال: اللہ نے ہم انسانوں کو کس لیے پیدا کیا؟

جواب: اسلام قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہم انسانوں کو پیدا کیا۔

جواب: بقیہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پیدا فرمایا؟

جواب: حضرت آدم اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ نے بقیہ انسانوں کو پیدا فرمایا۔

08

دینِ اسلام

سوال: ہمارا دین کون سا ہے؟ جواب: ہمارا دین اسلام ہے۔

سوال: دینِ اسلام کو اللہ تعالیٰ نے کس لیے اتارا؟

جواب: دینِ اسلام کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کی بھلائی کے لیے اتارا۔

سوال: اسلام کیا سکھاتا ہے؟

جواب: اسلام دین ودنیا کی سچّی اور اچھّی باتیں سکھاتا ہے۔

سوال: اگر کوئی اسلام قبول نہ کرے تو؟

جواب: اگر کوئی اسلام قبول نہ کرے تو آخرت میں رسوائی ہوگی اور ہمیشہ ہمیش جہنم کی آگ میں جلنا ہوگا۔

سوال: کیا عبادت مسلمان کی ہی قبول ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں عبادت مسلمان کی ہی قبول ہوتی ہے۔

سوال: کلمۂ شہادت میں کیا ہے؟

جواب: کلمۂ شہادت میں دو چیزوں کی گواہی دی جاتی ہے ایک اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی، دوسرے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کی گواہی۔

سوال: کلمۂ شہادت کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایمان لانا کہتے ہیں۔

انبیاو مرسلین

سوال: کیا جن وفرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟

جواب: نہیں، نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں، ان میں بھی صرف مرد، کوئی عورت نبی نہیں ہوتی۔

سوال: کیا انبیا ہم جیسے انسان ہیں؟

جواب: انبیا انسان تو ہیں، لیکن ہم جیسے عام انسان نہیں بلکہ اللہ کے محبوب بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غیب کا علم دیتا ہے، وہ فرشتوں کی گفتگو سن سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ عظیم رتبہ عطا فرمایا جسے ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔

سوال: سب سے پہلے نبی کون ہیں؟

جواب: آدم علیہ السلام ہیں۔

سوال: آخری نبی کون ہیں؟

جواب: آخری نبی ہمارے آقا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہ آسکا نہ آسکے گا۔

سوال: انبیا سے گناہ ہوسکتا ہے؟

جواب: انبیا معصوم ہیں ان سے گناہ نہیں ہوسکتا، وہ تمام قسم کے گناہوں سے پاک

ہوتے ہیں، اعلان نبوت سے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

108

سوال: دنیا میں کتنے انبیاے کرام تشریف لائے؟

جواب: انبیاء کرام کی تعداد معین کرنا منع ہے کیوں کہ اس بارے میں مختلف روایتیں ہیں ہاں ایک اصح روایت میں ہے کہ دنیا میں (کم وبیش) ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاے کرام تشریف لائیں۔

نوٹ: انبیاء کرام کی تعداد جب بھی بیان کرنا ہو تو کم وبیش لگائیں۔

سوال: قرآن پاک میں کتنے انبیا کا ذکر ہے؟ اور وہ کون کون ہیں؟

جواب: قرآنِ پاک میں پچیس انبیا کا ذکر ہے اور ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت ادریس علیہ السلام (۳) حضرت نوح علیہ السلام (۴) حضرت ہود علیہ السلام (۵) حضرت صالح علیہ السلام (۶) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۷) حضرت لوط علیہ السلام (۸) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام (۹) حضرت اسحٰق علیہ السلام (۱۰) حضرت یعقوب علیہ السلام (۱۱) حضرت یوسف علیہ السلام (۱۲) حضرت ایوب علیہ السلام (۱۳) حضرت شعیب علیہ السلام (۱۴) حضرت ہارون علیہ السلام (۱۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۱۶) حضرت الیسع علیہ السلام (۱۷) حضرت ذوالکفل علیہ السلام (۱۸) حضرت داؤد علیہ السلام (۱۹) حضرت سلیمان علیہ السلام (۲۰) حضرت الیاس علیہ السلام (۲۱) حضرت یونس علیہ السلام (۲۲) حضرت زکریا علیہ السلام (۲۳) حضرت یحییٰ علیہ السلام (۲۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور (۲۵) ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

سوال: وہ پانچ نبی جن کا رتبہ سارے نبیوں سے بلند ہے اور جنہیں اولوالعزم کہتے ہیں، وہ کون ہیں؟

جواب: (۱) ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (۲) وحضرت ابراہیم علیہ السلام (۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور (۵) حضرت نوح علیہ السلام۔

انہیں ناموں کو عقیدۃ العوام میں اشعار میں جمع کیا ہے۔

تَفْصِيْلُ خَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ لَزِمْ		كُلَّ مُكَلَّفٍ فَحَقِّقْ وَاغْتَنِمْ
هُمْ اٰدَمُ اِدْرِيْسُ نُوْحٌ هُوْدُ مَعْ		صَالِحْ وَاِبْرَاهِيْمُ كُلٌّ مُتَّبَعْ
لُوْطٌ وَاِسْمٰعِيْلُ وَاِسْحٰقُ كَذَا		يَعْقُوْبُ يُوْسُفُ وَاَيُّوْبُ احْتَذٰى
شُعَيْبُ هٰرُوْنُ وَمُوْسٰى وَالْيَسَعْ		ذُو الْكِفْلِ دَاوُدُ سُلَيْمٰنُ اتَّبَعْ
اِلْيَاسُ يُوْنُسُ ذَكَرِيَا يَحْيٰى		عِيْسٰى وَطٰهَ خَاتَمٌ دَعْ غَيًّا
عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ		وَاٰلِهِمْ مَا دَامَتِ الْاَيَّامُ

08

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال: ہمارے نبی ﷺ کا نام مبارک کیا ہے؟

جواب: ہمارے نبی ﷺ کا نامِ مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ کے والد اور والدہ کا نامِ مبارک کیا ہے؟

جواب: ہمارے نبی ﷺ کے والد کا نامِ مبارک عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والدہ کا نام مبارک آمنہ رضی اللہ عنہا ہے۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: ہمارے نبی ﷺ مکۂ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ کی ولادت کب ہوئی؟

جواب: ہمارے نبی ﷺ کی ولادت ۲۱/اپریل ۵۷۱ء، بارہ ربیع الاول شریف، پیر کے دن صبح صادق کے وقت ہوئی۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ کے والدِ ماجد کی وفات کب ہوئی؟

جواب: جب ہمارے نبی ﷺ اپنی والدہ کے بطنِ مبارک میں دو ماہ کے ہوئے تو آپ ﷺ کے والدِ ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ کی والدہ ماجدہ کی وفات کب ہوئی؟

جواب: جب ہمارے نبی ﷺ کی عمر شریف چھ سال کی ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی۔

سوال: حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد ہمارے نبی ﷺ کی پرورش کس نے فرمائی؟

جواب: حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد ہمارے نبی ﷺ کی پرورش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب نے فرمائی۔

سوال: دادا حضرت عبدالمطلب نے ہمارے نبی ﷺ کی پرورش کتنے سال فرمائی؟

جواب: دادا حضرت عبدالمطلب نے ہمارے نبی ﷺ کی پرورش دو سال فرمائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھ سال کے ہوئے دادا حضرت عبدالمطلب کی وفات ہوئی۔

سوال: دادا کے بعد ہمارے نبی ﷺ کی پرورش کس نے فرمائی؟

جواب: دادا کے بعد ہمارے نبی ﷺ کی پرورش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان حضرت ابوطالب نے فرمائی۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ کو دودھ کس کس نے پلایا؟

جواب: ہمارے نبی ﷺ کو سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دودھ پلایا، اس کے بعد ابولہب کی لونڈی ثُوَیْبَۃُ الْاَسْلَمِیَّہ اور حضرت حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ کا پیشہ کیا تھا؟

جواب: ہمارے نبی ﷺ کا پیشہ تجارت تھا۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ نے کتنے سال کی عمر میں اعلانِ نبوت فرمایا؟

108

جواب: ہمارے نبی ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں اعلانِ نبوت فرمایا۔

سوال: کتنے سال کی عمر میں ہمارے نبی ﷺ کا پہلا نکاح ہوا؟

جواب: پچیس سال کی عمر میں ہمارے نبی ﷺ کا پہلا نکاح ہوا۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ کی پہلی زوجۂ محترمہ کا نام کیا ہے؟

جواب: ہمارے نبی ﷺ کی پہلی زوجۂ محترمہ کا نام حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ نے مکۂ مکرمہ سے مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کب فرمائی؟

جواب: ہمارے نبی ﷺ مکۂ مکرمہ سے مدینہ منوّرہ کی طرف ترپن سال کی عمر میں ہجرت فرمائی۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ نے کتنے سال مدینہ منوّرہ میں اپنی ظاہری زندگی گزاری؟

جواب: ہمارے نبی ﷺ نے دس سال مدینہ منوّرہ میں اپنی ظاہری زندگی گزاری۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ نے ظاہری زندگی کتنے سال گزاری؟

جواب: ہمارے نبی ﷺ نے ظاہری زندگی ترسٹھ سال گزاری۔

سوال: کیا ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی آئے گا؟

جواب: ہرگز نہیں! ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا۔

سوال: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مختصراً بیان کیجئے۔

جواب: ہمارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوقات سے افضل و اعلیٰ اور اپنا محبوب بنایا، ساری چیزوں کا مالک ومختار اور سارے عالم کے لیے رحمت بنایا۔

اللہ نے ہمارے نبی کو علم غیب عطا فرمایا اسی لیے ہمارے نبی نے قیامت تک کیا کیا ہونے والا ہے سب بتا دیا۔ یہاں تک کہ ہمارے نبی ہر شخص کے بارے میں یہ جانتے ہیں کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی بلکہ ابتدا سے لے کر قیامت تک آنے والے ہر شخص کا نام ہمارے نبی جانتے ہیں۔ ہمارے نبی کے علم غیب کا انکار کرنا گمراہی و بدمذہبی ہے۔

ہمارے نبی ﷺ کی شان میں ذرا سی گستاخی کرنے والا کافر ہے، گستاخِ رسول کو سلام کرنا حرام ہے۔ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اس طرح کے لوگوں سے کسی طرح کا معاملہ کرنا درست نہیں نہ ہی ان سے نکاح کرنا درست ہے۔

نوٹ: انبیاء کرام علیہ السلام کی ادنی گستاخی بھی کفر ہے ان کی شان میں جو الفاظ استعمال کئے جائیں ادب میں دوبے ہوئے ہوں کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیمی کی بو بھی ہو کبھی زبان میں پر نہ لائے

108

آسمانی کتابیں

سوال: آسمانی کتابوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: آسمانی کتابوں سے مراد اللہ کا نازل کیا ہوا کلام ہے۔

سوال: اللہ کی طرف سے کتنی آسمانی کتابیں نازل ہوئیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار بڑی اور سو چھوٹی آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، چھوٹی کتابوں کو صحیفہ کہتے ہیں۔

سوال: آسمانی کتابیں اور صحیفے کیوں نازل ہوئے؟

جواب: بندوں کی ہدایت کے لیے نازل ہوئے۔

سوال: بڑی آسمانی کتابیں کون کون سی ہیں اور کن کن انبیا پر نازل ہوئیں؟

جواب: بڑی آسمانی کتابیں اور ان کے انبیا کے نام درج ذیل ہیں۔

	کتابوں کے نام	ان نبیوں پر نازل ہوئیں
۱	تَوْرَات	حضرت موسیٰ علیہ السلام پر
۲	زَبُور	حضرت داؤد علیہ السلام پر
۳	اِنْجِیل	حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر
۴	قُرْآنِ کَرِیْم	ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر

سوال: صحیفے کِن کِن انبیا پر نازل ہوئے؟

جواب: ان انبیا کے نام درجِ ذیل ہیں۔

	صحیفے	ان نبیوں پر نازل ہوئی
۱	۱۰	حضرت آدم علیہ السلام پر
۲	۵۰	حضرت شیث علیہ السلام پر
۳	۳۰	حضرت ادریس علیہ السلام پر
۴	۱۰	حضرت ابراہیم علیہ السلام پر

سوال: ان تمام کتابوں پر ایمان لانا کیسا ہے؟

جواب: ان تمام کتابوں پر ایمان لانا ہم پر واجب ہے۔

سوال: کیا اُن تمام آسمانی کتابوں پر عمل جائز ہے؟

جواب: جی نہیں! اس لیے کہ قرآن کے علاوہ تمام کتابوں کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

سوال: کیا قرآن کے علاوہ باقی آسمانی کتابیں موجود ہیں؟

جواب: اکثر آسمانی کتابیں موجود نہیں اور جو موجود ہیں، ان کتابوں میں ان کے شریروں نے اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا ہے، لہٰذا اب وہ اپنی اصلی حالت پر موجود نہیں۔ اسی لیے اب انہیں پڑھنا حرام ہے۔

سوال: قرآن شریف میں کیا ہے؟

جواب: قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کے احکامات، نصیحت کی باتیں، انبیا کے قصے اور اللہ کے نیک بندوں کی تعریف وتوصیف ہے۔

108

قیامت کا دن

سوال: قیامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس دن ساری دنیا فنا ہو جائے گی ، دنیا میں کوئی چیز باقی نہ رہے گی اسے قیامت کہتے ہیں۔

سوال: قیامت کب آئے گی؟

جواب: جب حضرت اسرافیل علیہ السلام پہلی بار صور پھونکیں گے اس وقت قیامت آئے گی۔

سوال: قیامت کی نشانیاں بتائیے؟

جواب: قیامت کی نشانیاں بہت ہیں ان میں سے اہم نشانیاں یہ ہیں (۱) امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تشریف لانا (۲) دجّال کا نکلنا (۳) عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۴) یأجوج مأجوج کا نکلنا (۵) دَابَّةُ الْأَرْضِ کا نکلنا (٦) مغرب سے سورج کا نکلنا (۷) یمن سے ایک بڑی آگ کا ظاہر ہونا (۸) کعبۂ معظّمہ کا گر پڑنا (۹) قرآن پاک کا اٹھ جانا (۱۰) ایک خاص ہَوَا کا چلنا جس سے مسلمانوں کا انتقال کر جانا۔

بدعت

سوال: بدعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: بدعت ایسی چیز کو کہتے ہیں جو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو خواہ وہ چیز دینی ہو یا دنیوی۔

سوال: بدعت کی کتنی قسمیں ہیں اور وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: بدعت کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) بدعتِ حسنہ (اچھی بدعت) (۲) بدعتِ سیئہ (بری بدعت) (۳) بدعتِ مباحہ (جو جائز ہو)۔

بدعت حسنہ کی دو قسمیں ہیں۔

۱) بدعت واجبہ: یعنی جس کا کرنا واجب ہو جیسے قرآن وحدیث کی تعلیم کی حفاظت کے لیے مدارس کا قائم کرنا۔

۲) بدعت مندوبہ: یعنی جس کے کرنے میں ثواب ہو۔ جیسے نعت خوانی اور محفلِ میلاد۔

بدعت سیئہ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱) بدعت محرمہ: یعنی جس کا کرنا گناہ ہے۔ ۲) بدعت مکروہہ: یعنی جس کا کرنا شرعاً ناپسندیدہ ہو۔

نوٹ: احادیث مبارکہ میں جس بدعت کو برا کہا گیا ہے وہ بدعت سیئہ یعنی حرام اور مکروہ بدعتیں ہے۔

108

اللہ کے وَلی

سوال: اللہ کا ولی کون ہوتا ہے؟

جواب: اللہ کا ولی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو جان کر اس کی عبادت پر ہیشگی برتتا ہے اور شہوات نفسانیہ سے پرہیز کرتا ہے۔

سوال: کیا کوئی جاہل اللہ کا ولی ہوسکتا ہے؟

جواب: جی نہیں! اللہ کا ولی صرف شریعت کا جاننے والا ہی ہوسکتا ہے اگر کسی کے پاس شریعت کا علم نہ ہو اور وہ ولی ہونے کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہے۔

سوال: کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: عادت کے خلاف جو باتیں اللہ کے ولیوں سے ظاہر ہوتی ہیں اسے کرامت کہتے ہیں۔ جیسے ہوا میں اڑنا، پانی پر چلنا اور مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ۔

سوال: اگر کوئی ہوا میں اڑے، پانی پر چلے، مردوں کو زندہ کرے یا اس کے علاوہ کوئی اور خلافِ عادت باتیں اس سے ظاہر ہو تو کیا صرف ان باتوں کو دیکھ کر اسے اللہ کا ولی کہا جائے گا؟

جواب: جی نہیں! اللہ کا ولی وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرے اور اس کی منع کردہ چیزوں سے بچے۔ صرف ہوا میں اڑنے، پانی پر چلنے یا اس طرح کی خلاف

عادت باتوں کے ظاہر ہونے سے کوئی اللہ کا ولی نہیں ہوتا بلکہ ولی ہونے کے لیے اللہ کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

سوال: کس حالت میں اولیاے کرام کرامت دکھاتے ہیں؟

جواب: اولیاے کرام جب چاہیں کرامت دکھاتے ہیں۔

سوال: کیا ہر حال میں کرامت دکھانا اولیا پر واجب ہے؟

جواب: جی نہیں! لیکن اولیائے کرام جب چاہیں تب کرامت ظاہر کر سکتے ہیں۔

سوال: قطب الاقطاب کسے کہتے ہیں؟

جواب: اولیائے کرام کے جو سردار ہوتے ہیں انھیں اقطاب کہتے ہیں اور اقطاب کے جو سردار ہوتے ہیں انہیں قطب الاقطاب کہتے ہیں۔ چار ''قطب الاقطاب'' بہت مشہور ہیں، انہیں ''اقطابِ اربعہ'' کہتے ہیں۔

۱) حضرتِ غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی دستگیر قَدَّسَ اللہُ سِرَّہُ الْعَزِیْزْ۔

۲) حضرتِ سلطان العارفین شیخ احمد کبیر رفاعی قَدَّسَ اللہُ سِرَّہُ الْعَزِیْزْ۔

۳) حضرتِ شیخ احمد بدوی قَدَّسَ اللہُ سِرَّہُ الْعَزِیْزْ۔

۴) حضرتِ شیخ ابراہیم دسوقی قَدَّسَ اللہُ سِرَّہُ الْعَزِیْزْ۔

سوال: کیا اللہ کے نیک بندوں سے مدد مانگنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! اولیاے کرام سے مدد مانگنا جائز ہے، صحابۂ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک مسلمانوں میں اللہ کے نیک بندوں سے مدد مانگنے کا رواج رہا ہے۔

سوال: کیا اللہ کے نیک بندوں سے مدد مانگنا شرک ہے؟

جواب: اللہ کے نیک بندوں سے مدد مانگنا ہرگز شرک نہیں، اس لیے کہ ایک مسلمان یہی عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ کے نیک بندے، اللہ کی دی ہوئی طاقت وقوت سے ہماری مدد کرتے ہیں۔

سوال: کیا اولیاے کرام وفات کے بعد بھی ہماری مدد کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اولیاے کرام وفات کے بعد بھی ہماری مدد کر سکتے ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ

سوال: ہمارے مسلک کا نام کیا ہے؟

جواب: ہمارے مسلک کا نام مسلکِ شافعی ہے۔

سوال: ہمارے مسلک کے امام کا نام کیا ہے؟

جواب: ہمارے مسلک کے امام کا نام محمد بن ادریس شافعی ہے جنہیں ہم امام شافعی کہتے ہیں۔

سوال: امام شافعی کا نسب نامہ بیان کریں۔

جواب: ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ عبد مناف پر جاملتا ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے جد سوم حضرت شافع اور جد چہارم حضرت سائب رضی اللہ عنہما نے جنگ بدر کے دن اسلام قبول کیا۔ جد سوم حضرت شافع رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہمارے امام ''شافعی'' کہلاتے ہیں۔

سوال: ہمارے امام کس خاندان سے ہیں؟

جواب: ہمارے امام خاندانِ بنومطَّلِب سے ہیں یعنی'' مُطَّلِبِی '' ہیں۔

سوال: امام شافعی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہمارے نبی ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: ہمارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عَالِمُ قُرَيْشٍ يَمْلَأُ طِبَاقَ الْأَرْضِ عِلْمًا یعنی قریش کا ایک عالم اپنے علم سے روئے زمین کو بھر دے گا۔

سوال: امام شافعی رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: ہمارے امام، امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت موجودہ فلسطین کے ایک علاقے غزہ میں ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ دو سال کی عمر میں آپ کو مکہ لایا گیا وہیں سات سال کی عمر میں آپ نے قرآن حفظ کیا اور دس سال کی عمر میں حدیثِ پاک کی کتاب ''موطا امام مالک'' حفظ کر لی' اس کے بعد مکہ کے سب سے بڑے مفتی، مسلم بن خالد زنجی کی خدمت میں رہ کر فقہ میں مہارت حاصل کی، پھر مزید علم کی طلب نے آپ کو امام مالک کی درس گاہِ حدیث وفقہ تک پہنچایا۔ امام مالک رضی اللہ عنہ ایک سچے عاشقِ رسول اور اپنے وقت میں علما کے سردار تھے' آپ کی صحبت نے امام شافعی کی ذات میں چار چاند لگا دیے۔ پندرہ سال کی چھوٹی سی عمر ہی میں آپ مجتہدِ مطلق کے عظیم منصب پر فائز ہو چکے تھے اور آپ کو امام مالک اور حضرت مسلم بن خالد زنجی، رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فتوے کی اجازت دے دی۔

ایک مدت تک امامِ مالک سے علم حاصل کرنے کے بعد آپ بغداد تشریف لے گئے اور وہاں علم حدیث کی خدمت کی وجہ سے ''نَاصِرُ السُّنَّة'' کہلائے۔ بغداد میں دو

سال رہنے کے بعد مکہ لوٹے پھر دوبارہ بغداد چلے گئے وہاں ایک سال قیام کے بعد مصر تشریف لے گئے، وہیں ۲۰۴ھ میں رجب المرجب کی آخری تاریخ کو جمعہ کے دن ۵۴ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ، مجتہد، محدّث، مجدّد اور عربی زبان کے بہت بڑے ادیب تھے، رضی اللہ عنہ وراضاہ عنّا۔

شافعی معلم الدین

دوسرا حصہ

طہارت اور نماز کا بیان

نماز اور طہارت کا بیان

ایمان اور تصحیح عقائد کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظیم ہے۔
قرآن مجید و احادیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں، جا بجا اس کی تاکید آئی ہے اور اس کے چھوڑنے والے پر وعید فرمائی ہے۔
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكۡرِىۡ
اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ
بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

ایک دن ہمارے آقا و مولیٰ حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ نے صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا'' اچھا! یہ بتاؤ! اگر کسی کے دروازے کے سامنے ندی بہتی ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گا؟
صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔
آپ ﷺ نے فرمایا'' بس پنج وقتہ نمازوں کی یہی مثال ہے ان نمازوں کے سبب اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے''

نماز کا مطلقا ترک تو سخت ہولناک چیز ہے اسے قجا کر کے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ

خرابی ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں' وقت گزار کر پڑھتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔

کسی حدیث میں آیا ہے کہ نماز جنت کی کنجی ہے۔ کسی میں آیا ہے کہ نماز مؤمنوں کی معراج ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا' اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔

سوال: اللہ کی عبادتوں میں سب سے افضل عبادت کون سی ہے؟

جواب: اللہ کی عبادتوں میں سب سے افضل عبادت نماز ہے۔

سوال: نماز کس پر فرض ہے؟

جواب: ہر مُکلَّف طاہر مسلمان پر نماز فرض ہے۔

سوال: مکلف کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جو عاقل اور بالغ ہے اس کو مکلف کہتے ہیں۔

سوال: طاہر کس کو کہتے ہیں؟

جواب: طاہر اسے کہتے ہیں جو حیض ونفاس کی حالت میں نہ ہو۔

سوال: کیا حیض ونفاس کی حالت میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے؟

جواب: جی نہیں! حیض ونفاس کی حالت میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

سوال: کیا جنابت والے پر نماز فرض ہے؟

جواب: جی ہاں، جنابت والے پر نماز فرض ہے، لیکن وہ غسل کرنے کے بعد ہی نماز پڑھ سکتا ہے۔

سوال: نماز چھوڑنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز چھوڑنے والا فاسق اور گناہ گار ہے، اسلام میں اسے قتل کرنے کا حکم ہے اور مرنے کے بعد اسے جہنم میں پھینکا جائے گا۔

سوال: نماز صحیح ہونے کے لیے کیا کیا ضروری ہے؟

جواب: نماز کے صحیح ہونے کے لیے تمام شرائط اور فرائض کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔

سوال: نماز کی شرطیں کتنی ہیں؟ اور وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: نماز کی شرطیں پانچ ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱) حدث (ناپاکی) سے پاک ہونا۔

۲) نجاست سے پاک ہونا۔

۳) ستر عورت (مخصوص اعضا کا چھپانا)۔

۴) استقبال قبلہ یعنی قبلہ رخ ہونا۔

۵) وقت ہونے کے بارے میں پورا پورا یقین ہونا۔

سوال: حدث کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

108

جواب: حدث ناپاکی کو کہتے ہیں، اور اس کی دو قسمیں ہے:

۱) حدث اصغر یعنی چھوٹی ناپاکی

۲) حدث اکبر یعنی بڑی ناپاکی۔

سوال: چھوٹی اور بڑی ناپاکی سے پاک ہونے کے لیے کیا کرنا پڑتا ہے؟

جواب: چھوٹی ناپاکی سے پاک ہونے کے لیے وضو اور بڑی ناپاکی سے پاک ہونے کے لیے غسل کرنا پڑتا ہے۔

وضوکا بیان

سوال: وضو کے شرائط کتنے ہیں اور وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: وضو کے شرائط پانچ ہیں اور وہ یہ ہیں۔

۱) پانی کا طاہر و مطہر ہونا۔

۲) وضو کے اعضا پر پانی کا بہہ جانا۔

۳) وضو کے اعضا پر کسی ایسی چیز کا نہ ہونا جو پانی کو جلد تک پہونچنے سے روکے۔

۴) وضو کے اعضا پر پانی کے رنگ، بو اور مزہ کو بدلنے والی چیزوں کا نہ ہونا۔

۵) دائم الحدث کے لیے نماز کا وقت داخل ہونا۔

سوال: طاہر و مطہر کس پانی کو کہتے ہیں؟

جواب: طاہر و مطہر اس پانی کو کہتے ہیں جو خود پاک ہو اور دوسری چیزوں کو پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو جیسا کہ بارش، ندی، دریا، تالاب، کنویں اور چشمے کا پانی۔

سوال: کون کون سے پانی سے وضو نہیں ہوسکتا؟

جواب: تین قسموں کے پانی سے وضو نہیں ہوسکتا۔

۱) ناپاک پانی۔

۲) پاک چیز سے زیادہ تغیر شدہ پانی۔

۳) مستعمل پانی یعنی ایک بار وضو، غسل یا نجاست کو پاک کرنے میں استعمال کیا ہوا پانی۔

سوال: پانی کب ناپاک ہوتا ہے؟

جواب: دوقلّہ سے کم پانی، نجاست کے گرتے ہی ناپاک ہوجاتا ہے چاہے اس کا رنگ، بو اور مزہ بدلے یا نہ بدلے۔ اور دوقلّہ یا اس سے زیادہ پانی صرف نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا بلکہ ایسے پانی کے ناپاک ہونے کے لیے پانی کا رنگ، بو اور مزہ بدلنا ضروری ہے۔

سوال: دوقلّے کی مقدار کتنی ہے؟

جواب: دوقلّے کی مقدار تقریبًا ''192 لیٹر'' ہے۔ 192 لیٹر یا اس سے زیادہ پانی کو ماءِ کثیر یعنی زیادہ پانی کہتے ہیں۔

سوال: وضو کی دوسری شرط تفصیل سے بتایئے۔

جواب: وضو میں جن اعضا کو دھونا فرض ہے ان پر کوئی ایسی چیز نہ لگی ہو جس کی وجہ سے پانی جلد تک نہ پہنچ سکے جیسے موم، چربی، پینٹ وغیرہ۔ اگر اس طرح کی کوئی چیز جلد پر ہو اور بغیر اس کے چھڑائے وضو کیا جائے تو وضو نہیں ہوگا' اسی طرح اگر انگلی میں ایسی تنگ انگوٹھی ہو جس کی وجہ سے پانی جلد تک نہ پہنچ سکتا ہو تو اس انگوٹھی کو حرکت دے کر جلد تک پانی پہنچانا واجب ہے۔ یہی حال تنگ چوڑیوں اور گھڑی وغیرہ کا بھی ہے۔

سوال: اکثر لکھتے وقت ہاتھوں پر سیاہی لگ جاتی ہے کیا اس صورت میں وضو ہو جاتا ہے؟

جواب: سیاہی اگر ایسی ہو جس میں پرت ہو تو اس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا لہٰذا اسے چھڑائے بغیر وضو نہیں ہوگا جیسے بال پین (Ball pen) کی سیاہی' اسی طرح اِنک پین (Ink pen) کی سیاہی اور اگر پانی پہنچتا ہو تو وضو ہو جائے گا۔

سوال: کیا مہندی لگانے سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں! ضروری نہیں ہے بلکہ مہندی لگانے سے پہلے وضو کرنا سنت ہے۔

سوال: وضو میں کتنے فرائض ہیں؟ اور وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: وضو میں چھ فرائض ہیں۔

۱) چہرہ دھوتے وقت نیت کرنا۔

۲) چہرہ دھونا۔

۳) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں کے ساتھ دھونا۔

۴) سر کے بعض حصہ کا مسح کرنا۔

۵) دونوں پیروں کو ٹخنوں کے ساتھ دھونا۔

۶) وضو کے اعضا کو ترتیب کے ساتھ دھونا۔ یعنی پہلے چہرہ دھونا پھر ہاتھ اس کے بعد سر کا مسح کرنا اور آخر میں پیروں کو دھونا۔

سوال: وضو میں چہرہ دھونے کی حد کہاں سے کہاں تک ہے؟

جواب: لمبائی میں چہرے کی حد عموماً سر کے بال اگنے کی جگہ سے لے کر تھوڑی کی

ہڈی کی آخری حد تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔
8

سوال: وضو میں کیا کیا سنتیں ہیں؟ بتایئے۔

جواب: وضو کی سنتیں یہ ہیں۔

۱) قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنا۔

۲) وضو سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا۔

۳) وضو شروع کرتے وقت تین مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔

۴) دونوں ہتھیلیوں کو دھوتے وقت وضو کی سنتوں کو ادا کرنے کی نیت کرنا۔

۵) تین مرتبہ دونوں ہتھیلیاں دھونا۔

۶) ہتھیلیاں دھونے کے بعد مسواک کرنا۔

۷) تین مرتبہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

۸) کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کے لیے تین چلو پانی کا استعمال کرنا اور ہر ایک چلو سے کلی بھی کرنا اور ناک میں پانی بھی چڑھانا۔

۹) تین تین مرتبہ ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کا خِلال کرنا۔

۱۰) تین مرتبہ گھنی داڑھی کا خِلال کرنا۔

۱۱) تین مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا۔

۱۲) تین مرتبہ دونوں کانوں کا مسح کرنا۔

۱۳) تین مرتبہ دونوں کانوں کے سوراخوں کا نئے پانی سے مسح کرنا۔

۱۴) تین مرتبہ ہتھیلیوں کو تر کر کے دونوں کانوں پر رکھنا۔

۱۵)جوڑوں ایڑیوں اور آنکھوں کے کناروں کو احتیاط سے دھونا۔

۱۶)وضو کے ہر عضو کو تین تین مرتبہ مل مل کر دھونا۔

۱۷)وضو میں جن اعضا کو دھونا فرض ہے ان کو فرض کی حد سے زیادہ دھونا۔

۱۸)ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت پہلے دائیں عضو پھر بائیں عضو کو دھونا۔

۱۹)وضو کرتے وقت بات نہ کرنا۔

۲۰)بغیر کسی عذر کے کسی سے مدد نہ لینا۔

۲۱)ہر عضو کو دھوتے وقت تین تین مرتبہ کلمۂ شہادت پڑھنا۔

۲۲)انگوٹھی وغیرہ کو وضو کرتے وقت حرکت دینا۔

۲۳)وضو کرنے کے بعد اعضا کو نہ پونچھنا۔

۲۴)اعضا کو پے در پے دھونا۔

۲۵)وضو کے بعد بچا ہوا پانی بیٹھ کر پینا۔

۲۶)وضو کے بعد "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ" والی دعا تین مرتبہ پڑھنا۔

۲۷)دعا کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل واصحاب پر تین مرتبہ درود و سلام بھیجنا۔ دعا کرنے اور درود وسلام پڑھنے کے دوران اپنے دونوں ہاتھوں اور آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھانا اور رخ قبلہ کی طرف کرنا۔

۲۸)پھر تین مرتبہ سورۂ قدر یعنی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ کا پڑھنا۔ یہ سورت پڑھتے وقت صرف چہرے اور سینے کو قبلہ رخ کرنا، یہاں نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا سنت نہیں۔

وضو کا طریقہ:

108

● پاک جگہ قبلہ رخ ہوکر بیٹھیں ● پھر ہتھیلیاں دھوئیں ● اور ہتھیلیاں دھوتے وقت یہ نیت کریں کہ "نَوَیْتُ اَدَاءَ سُنَنِ الْوُضُوْءِ" وضو کی سنتوں کو ادا کرنے کی نیت میں نے کی' ● ساتھ ہی یہ پڑھیں ● اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ● بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ● اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ● اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا ● اس کے بعد مسواک کریں، ● پھر کلی کریں اور ناک میں پانی چڑھائیں، ● کلی کرتے وقت غرغرہ کریں اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کریں ● پھر چہرہ دھوئیں، ● چہرہ دھوتے وقت یہ نیت کرنا کہ "نَوَیْتُ اَدَاءَ فَرْضِ الْوُضُوْءِ" یعنی وضو کے فرض کو ادا کرنے کی نیت میں نے کی، ● چہرہ دھوتے وقت فرض کی حد سے زیادہ دھوئیں، ● داڑھی کا خلال کریں (نئے پانی سے) ● پھر دونوں ہاتھوں کو فرض کی حد سے زیادہ دھوئیں ● اور ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کریں، ● پھر پورے سر کا مسح کریں' ● اور کانوں کا مسح کریں، ● کانوں کے سراخ کا نئے پانی سے مسح کریں ● پھر تر ہاتھوں کو کانوں پر رکھیں' ● آخیر میں دونوں پیروں کو فرض کی حد سے زیادہ دھوئیں، ● ہر عضو کو دھوتے وقت أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. پڑھیں' ● اعضا کو دھوتے وقت مل مل کر دھوئیں، ● وضو کرتے وقت بات نہ کریں' ● وضو میں ہر عمل کو تین تین مرتبہ کریں' ● وضو سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ● أَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ ● سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَیْكَ ● وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ● پڑھیں، اور یہ دعا پڑھتے وقت قبلہ رخ ہو، ہاتھ اور آنکھ کو آسمان کی طرف اٹھائیں، ● پھر قبلہ رخ ہوتے ہوئے سورۂ قدر یعنی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر الخ کو تین مرتبہ پڑھیں ● پھر تحیت الوضو کی دو رکعت پڑھیں ● مستحب ہے کہ ہر عضو دھوتے وقت الگ الگ دعائیں جو ضعیف حدیثوں میں آئی ہیں انہیں پڑھیں۔
(جو فقیر کی کتاب ''شافعی اذکار اور دعائیں'' میں دی گئی ہیں)

سوال: بے وضو شخص پر کیا کیا حرام ہے؟

جواب: بے وضو شخص پر نماز پڑھنا، سجدہ کرنا، جمعہ کا خطبہ دینا، طواف کرنا، قرآن شریف کو چھونا، قرآن شریف کو اٹھانا حرام ہے۔

نوٹ: نابالغ سمجھ دار بچوں کو تعلیم کی ضرورت کے لیے قرآن شریف اٹھانے سے منع نہیں کیا جائے گا۔

سوال: وضو کب ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: چار چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، وہ یہ ہیں۔

۱) اگلی یا پچھلی شرمگاہ سے منی کے علاوہ کسی اور چیز کا نکلنا۔

۲) اگلی یا پچھلی شرمگاہ کو ہتھیلی یا انگلیوں کے باطنی حصے سے چھونا۔

۳) بے ہوشی، دیوانگی، نیند، نشہ یا کسی اور وجہ سے عقل کا زائل ہونا۔

۴) بڑے نامحرم مردوں اور عورتوں کے بدن کی چمڑیاں بلا حائل آپس میں چھو جانا۔

سوال: کتنی عمر کی لڑکی کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: تقریباً سات سال یا اس سے بڑی عمر کی لڑکی کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، تین یا چار سال کی لڑکی کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا لہٰذا کوئی مرد سات سال یا اس سے بڑی عمر کی کسی نابالغ لڑکی کو چھوئے یا کوئی عورت سات سال یا اس سے بڑی عمر کے کسی نابالغ لڑکے کو چھوئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: وہ کونسے رشتہ دار ہیں جن کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب: چچی، ممانی، پھوپی زاد بہن، خالہ زاد بہن، چچازاد بہن اور ماموں زاد بہن لڑکے کے لیے نامحرم ہیں یعنی ان کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اسی طرح پھوپھا، خالو، پھوپی زاد بھائی، چچازاد بھائی، خالہ زاد بھائی اور ماموں زاد بھائی لڑکی کے لیے نامحرم ہیں۔

سوال: کیا بیوی کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! بیوی کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: کیا ستر گاہ کھل جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی نہیں، ستر گاہ کھل جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا بدن سے خون نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی نہیں، وضو نہیں ٹوٹتا۔

مکروہات وضو:

سوال: وضو کے مکروہات بیان کیجئے؟

جواب: وضو میں بسم اللہ شریف پڑھنے، کلی کرنے، ناک میں پانی چڑھانے، تیامن، پے در پے کرنے، ملنے، گھنی داڑھی اور رخسار کے خلال کرنے میں سے کسی ایک کو چھوڑنا، بغیر ضرورت کسی سے مدد لینا، تین سے زیادہ مرتبہ دھونا یا مسح کرنا، تین سے کم مرتبہ دھونا یا مسح کرنا، اندرونِ آنکھ دھونا اور ضرورت سے زیادہ پانی کا استعمال کرنا مکروہ ہے۔

دانتوں کی لمبائی میں اور زبان کی چوڑائی میں مسواک کرنا، روزے دار کا کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا اور روزہ دار کا زوال کے بعد مسواک کرنا، زیادہ گرم یا زیادہ سرد پانی کا استعمال کرنا اور سورج کے کرن سے گرم ہوئے پانی کا استعمال کرنا مکروہ ہے۔

108

قرآن کے چند مسائل

قرآن کا پارہ، قرآن کا کنارہ، پتے، جلد وغیرہ بھی بغیر وضو کے چھونا جائز نہیں۔اسی طرح قرآن رکھنے کے لیے بنائے ہوئے جزدان ،صندوق یا تھیلی وغیرہ کو بھی بغیر وضو کے چھونا حرام ہے جب کہ اس میں قرآن ہو۔

تلاوت کے لیے یا پڑھنے پڑھانے کے لیے لکھی ہوئی آیتیں اور سورتیں بھی بغیر وضو کے چھونا حرام ہے۔اگر برکت کے لیے لکھی ہوئی ہو تو چھونا حرام نہیں۔جیسے تعویذ وغیرہ۔

نابالغ سمجھ دار بچہ صرف قرآن سیکھنے کے لیے چھو سکتا ہے۔بے وضو شخص لکڑی وغیرہ سے قرآن کے صفحات الٹ سکتا ہے۔

دوسرے ساز وسامان کے درمیان قرآن ہو تو ان کے ساتھ قرآن کو بھی بغیر وضو کے اٹھانا جائز ہے۔جیسا کہ مسافر نے اپنے ''بیگ'' میں سفر کے ساز وسامان کے ساتھ قرآن بھی رکھا ہو تو اس کے لیے اس بیگ کو وضو کے بغیر اٹھانا حرام نہیں۔

تفسیر کی کتاب میں قرآن کے حروف سے زیادہ تفسیر کے حروف ہوں تو اس کو بغیر وضو کے چھونا حرام نہیں۔ہاں اگر دونوں کے حروف برابر ہوں تو حرام ہے۔تفسیر جلالین میں قرآن کے حروف سے تفسیر کے ایک یا دو حروف زیادہ ہیں

اور طباعت کے وقت زائد حروف کے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہے یعنی حروف قرآن سے تفسیر کے حروف کم یا برابر ہونے کا اندیشہ ہے اس لیے تفسیر جلالین کو بغیر وضو کے نہ چھونا بہتر ہے۔

قرآن میں پیسہ وغیرہ رکھنا، قرآن کو بغیر ضرورت کے پھاڑنا، قرآن کی طرف پیر پھیلانا، قرآن کی آیت کو نگلنا، اسے ناپاک جگہ رکھنا، تکیہ کے نیچے رکھنا، ناسمجھ بچوں کو دینا اور عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں لکھنا حرام ہے۔

اس چیز کو چبا کر کھانا یا اس کو دھو کر پانی پینا جائز ہے جس میں قرآن لکھا ہوا ہو۔ کسی مجلس میں قرآن لایا جائے تو اسے دیکھ کر کھڑے ہونا سنت ہے۔ یوں ہی حافظ قرآن کو دیکھ کر کھڑے ہونا۔

نوٹ: ایسا موبائل فون جس میں قرآن کا اپلیکیشن انسٹالڈ ہو تو اسے وضو کے بغیر چھونا یا اٹھانا جائز ہے۔ اپلیکیشن اوپن (Open) ہو تب بھی وضو کے بغیر موبائل کے اسکرین پر نمایا ہونے والی آیتوں کو چھونا، اسکرین کو انگلی لگا کر صفحے کو الٹنا جائز ہے۔ اس لیے کہ موبائیل یا کمپیوٹر کے اسکرین پر کوئی آیت لکھی ہوئی نہیں رہتی شعاؤں کی وجہ سے اسکرین پر عکس نظر آتا ہے اور آیتوں کے عکس کو چھونے کے لیے وضو واجب نہیں البتہ تلاوت کے لیے وضو سنت ہے۔

108

غسل

سوال: کن باتوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: چھ باتوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

(۱) منی کا نکلنا' (۲) ہمبستری کرنا' (۳) موت' (۴) حیض' (۵) نفاس' (۶) بچہ کا جننا۔

سوال: غسل کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: وضو کی جو پانچ شرطیں ہیں وہی غسل کی بھی شرطیں ہیں۔

۱) پانی کا طاہر و مطہر ہونا۔

۲) تمام بدن پر پانی کا بہہ جانا۔

۳) بدن پر کسی ایسی چیز کا نہ ہونا جو پانی کے رنگ، بو یا مزے کو بدلے۔

۴) بدن پر کسی ایسی چیز کا نہ ہونا جو جلد تک پانی پہنچنے سے روکے۔

۵) دائم الحدث کے لیے نماز کے وقت کا داخل ہونا۔

سوال: غسل کے فرائض کتنے ہیں؟ اور وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: غسل کے فرائض دو ہیں۔

(۱) نیت کرنا (۲) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا۔

سوال: غسل میں نیت کیا کریں؟

جواب: احتلام وغیرہ سے منی کے نکلنے اور ہمستری کرنے سے جنابت کا غسل واجب ہوجاتا ہے اور جنابت کے غسل میں ''جنابت کا غسل کرتا ہوں'' یا ''جنابت کے غسل کرنے کی نیت میں نے کی'' یا ''جنابت کو دور کرنے کی نیت میں نے کی'' اس طرح نیت کرسکتے ہیں ۔بچہ جننے کی وجہ سے غسل لیتے وقت نیت کریں ''ولادت کا غسل کرتی ہوں'' یا ''ولادت کے غسل کی نیت میں نے کی'' حیض کی وجہ سے غسل واجب ہوتو نیت کریں کہ حیض سے پاکی حاصل کرنے کی نیت میں نے کی اور نفاس کے غسل میں نیت کریں کہ نفاس سے پاکی حاصل کرنے کی نیت میں نے کی ۔اس کے علاوہ ان تمام غسل کے لیے ''ناپاکی کو دور کرنے کی نیت میں نے کی'' یا ''ناپاکی سے پاکی حاصل کرنے کی نیت میں نے کی'' یا ''غسل کے فرض کو ادا کرنے کی نیت میں نے کی'' یا ''غسل کو ادا کرنے کی نیت میں نے کی'' اس طرح بھی نیت کی جاسکتی ہے۔

سوال: غسل کی سنتیں کیا کیا ہے؟

جواب: غسل کی سنتیں یہ ہیں (۱) شروع میں بسم اللہ شریف کا پڑھنا (۲) قبلہ رخ ہونا (۳) غسل سے پہلے گندگی کو دور کرنا (۴) وضو کرنا (۵) کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا (۶) کان آنکھ جیسی جگہوں کو احتیاط سے دھونا (۷) پہلے سر کا دھونا پھر بدن کے داہنے جانب کا پھر بائیں جانب کا (۸) مل مل کر پورے بدن کو دھونا (۹) بالوں اور انگلیوں کا خلال کرنا (۱۰) پے در پے دھونا (۱۱) بات چیت نہ کرنا (۱۲) غسل کے بعد دونوں ہاتھوں اور آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر اور رخ

قبلہ کی طرف کر کے اس دعا کا پڑھنا ''أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ. سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ''(۱۳) ہر عمل کو تین تین مرتبہ کرنا۔

سوال: جنابت والے شخص پر کیا چیز حرام ہے؟

جواب: جنابت والے شخص پر (۱) نماز پڑھنا، (۲) سجدہ کرنا، (۳) خطبۂ جمعہ پڑھنا، (۴) طواف کرنا، (۵) قرآن پڑھنا، (۶) قرآن شریف کو چھونا، (۷) قرآن شریف کو اٹھانا، (۸) مسجد میں رہنا' حرام ہے۔

نوٹ: جنابت والے کو قرآن پڑھنا حرام ہے۔ لیکن ذکر الٰہی حرام نہیں، ذکر الٰہی کی نیت سے قرآن کی بعض آیت پڑھنا مسنون بھی ہے مثلاً کھاتے وقت'' بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ '' کا پڑھنا، مصیبت کے وقت'' إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ '' پڑھنا وغیرہ۔ جنابت والے کے لیے اپنی شرمگاہ کے دھونے سے پہلے سونا، کھانا، پینا اور ہمبستری کرنا مکروہ ہے۔ جنابت والے شخص کے لیے سنت ہے کہ غسل سے پہلے سونے، کھانے، پینے یا ہمبستری کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور وضو کرے۔

تیمم

سوال: تیمم کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب وضو کرنے کے لیے پانی نہ ملے یا کسی بیماری کی وجہ سے پانی استعمال کرنے سے مرض بڑھ جانے کا یا کسی عضو پر نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو وضو کے بجائے مٹی پر ہاتھ مار کر بانیت چہرے اور ہاتھوں پر پھیر لینے کو تیمم کہتے ہیں۔

سوال: تیمم کے شرائط کتنے ہیں اور وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: تیمم کے شرائط چھ ہیں اور وہ یہ ہیں۔

۱) پانی کو استعمال کرنے سے عاجز ہونا۔

۲) تیمم سے پہلے نجاست کو دور کرنا۔

۳) قبلہ معلوم نہ ہو تو تیمم سے پہلے ہی قبلہ معلوم کرنے کی کوشش کرنا۔

۴) نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تیمم کرنا۔

۵) پاک مٹی سے تیمم کرنا

۶) دو "ضرب" سے تیمم کرنا ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لیے۔

سوال: تیمم کے فرائض کتنے اور کیا کیا ہیں؟

جواب: تیمم کے فرائض پانچ ہیں۔(۱) تیمم کے لیے مٹی اٹھانا'(۲) فرض نماز کو جائز کرنے کی نیت کرنا'(۳) چہرے کا مسح کرنا'(۴) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں کے ساتھ مسح کرنا'(۵) ترتیب یعنی پہلے چہرے کا مسح کرنا پھر دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔

سوال: تیمم کی سنتیں بیان کیجئے۔

جواب: تیمم کی سنتیں یہ ہیں

(۱) شروع میں بسم اللہ شریف کا پڑھنا'(۲) قبلہ رخ ہونا (۳) مسواک کرنا' (۴) دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ ملا کر مٹی پر مارنا'(۵) پہلے مار سے پہلے ہی انگوٹھی کو نکالنا (دوسرے مار سے پہلے انگوٹھی کو نکالنا واجب ہے)(۶) ہر مار میں انگلیوں کو جدا جدا رکھنا'(۷) مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھوں کی مٹی کو جھاڑ کر کم کرنا' (۸) چہرے میں اوپری حصے کو پہلے مسح کرنا اور ہاتھوں میں سیدھے ہاتھ کو پہلے مسح کرنا' (۹) دونوں ہاتھوں کو تشبیک سے خلال کرنا' یعنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے درمیان داخل کرنا تشبیک کہلاتا ہے(۱۰) ہاتھوں کو مسح کرتے وقت بازوؤں کو بھی مسح کرنا' (۱۱) ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی سے مسح کرنا'(۱۲) وضو میں اعضاے وضو کو ملنے کے مانند تیمم میں عضو پر ہاتھوں کو پھیرنا'(۱۳) پہ در پہ کرنا'(۱۴) ایک سے زیادہ مرتبہ مسح نہ کرنا' (۱۵) تیمم کے بعد جو مٹی عضو پر ہو اسے نماز سے پہلے زائل نہ کرنا' (۱۶) وضو کے مانند تیمم کے بعد وہ مخصوص دعا پڑھنا جو وضو کے بیان میں گزر چکی ہے'(۱۷) تیمم کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

تیمم کا طریقہ:

سوال: تیمم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پہلے نیت کریں کہ ''نَوَیْتُ اِسْتِبَاحَۃَ صَلٰوۃٍ مَفْرُوْضَۃٍ'' فرض نماز کو مباح کرنے کی نیت میں نے کی، نیت کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے مٹی پر مارے پھر ہاتھوں کو جھاڑ لے پھر پورے چہرہ پر پھیریں' چہرہ مسح کرتے وقت بھی تیمم کی نیت یاد ہو' پھر دونوں ہاتھوں کو مٹی پر دوبارہ ماریں' پھر ہاتھوں کی مٹی کو جھاڑ لے اور بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر پھر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر کہنی سمیت پھیریں کہ کہیں پر کچھ بھی حصہ مسح کرنے سے باقی نہ رہے۔

نوٹ: تیمم کر کے نماز پڑھنے والے کی اقتدا میں وضو کر کے نماز پڑھنے والے کی نماز ہو جاتی ہے البتہ سردی کی وجہ سے کسی نے تیمم کیا ہو تو وہ امامت نہیں کر سکتا اور اس کی اقتدا میں دوسروں کی نماز بھی نہیں ہوتی اس لیے کہ سردی کی وجہ سے تیمم کر کے نماز پڑھنے والے پر سردی ختم ہونے پر وضو کر کے نماز کو دہرانا واجب ہے۔

سوال: تیمم کا یہ طریقہ وضو کے لیے ہے یا غسل کے لیے؟

جواب: تیمم کا یہی طریقہ وضو اور غسل دونوں کے لیے ہے۔

سوال: کن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی پر قدرت ہو جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

108

نجاست

نماز درست ہونے کے لیے نماز کے فرائض اور شرائط کو بجالانا ضروری ہے

نماز کے شرائط پانچ ہیں اور نجاست سے پاک وصاف ہونا نماز کی ایک شرط ہے۔

سوال: نجاست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نجاست کے معنی ناپاکی کے ہے۔

سوال: نجاست کی کچھ مثالیں تحریر فرمایئے

جواب: پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ، ودی اور مذی نجاست کی چند مثالیں ہیں۔

سوال: اگر بدن یا کپڑے میں ناپاکی لگ جائے تو کیا کریں؟

جواب: اگر بدن یا کپڑے میں ناپاکی لگ جائے تو اسے پانی سے اتنا دھوئے کہ ناپاکی کا اثر باقی نہ رہے۔

سوال: نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست کی تین قسمیں ہیں: ۱) مُغَلَّظَة، ۲) مُتَوَسِّطَة، ۳) مُخَفَّفَة۔

سوال: نجاست مغلظہ کیا ہیں؟

جواب: کتّا، خنزیر، کتّے اور خنزیر کے تمام اجزاوفضلات جیسے ان دونوں کا پسینہ، بال، پیشاب، پاخانہ، منی، وذی، مذی، دودھ، خون، اولاد اور لعاب وغیرہ نجاست مُغلظہ ہیں۔

سوال: نجاست مُخففہ کیا ہے؟

جواب: ہر اس لڑکے کا پیشاب جس کی عمر دو سال سے کم ہو اور دودھ کے علاوہ کوئی چیز نہ کھاتا ہو نجاست مخففہ ہے۔

سوال: نجاستِ متوسطہ کیا چیز ہیں؟

جواب: مغلظہ اور مخففہ کے علاوہ تمام ناپاک چیزیں نجاست متوسطہ ہیں جیسا کہ

۱) تمام جانوروں کا خون، پیشاب، پاخانہ، پیپ اور الٹی۔

۲) آدمی، مچھلی اور ٹڈی کے سوا تمام جانوروں کا مردار۔

۳) انسان اور کھائے جانے والے جانوروں کے سوا تمام جانوروں کا دودھ۔

۴) نہ کھائے جانے والے جانوروں سے جدا ہوا پر اور بال۔

۵) مردار سے جدا ہوا بال اور پر۔

۶) ہر مائع یعنی پتلی چیز جس میں نشہ ہو۔

ہاں حلال کئے ہوئے ماکول جانور کے پر، بال اور گوشت پاک ہیں۔ نہ کھائے جانے والے جانور کا مردار ناپاک ہے اگرچہ اسے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔

نوٹ: اوپر بتائی ہوئی نجاست "عین النجس" ہیں یعنی کسی چیز کے لگ جانے سے وہ ناپاک نہیں ہوئی ہیں بلکہ وہ اپنی فطرت میں ہی ناپاک ہیں اور یہ پاک نہیں ہوتی

البتہ شراب خود بخود سرکہ بن جانے سے پاک ہوتی ہے یوں ہی کتے اور خنزیر کے سوا
108
تمام جانوروں کا چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہے۔

اور نجاست کے لگ جانے سے جو بھی پاک چیز ناپاک ہوئی ہو وہ ''متنجس'' کہلاتی ہے اور جو چیز نجاست کے لگ جانے سے ناپاک ہوئی ہو اور وہ کپڑا اور برتن جیسی ٹھوس چیز ہو تو وہ دھونے سے پاک ہوجاتی ہے اور سیال چیز (Liquid) ہو تو پانی کے علاوہ کوئی بھی سیال چیز پاک نہیں ہوتی۔

سوال: نجاست مغلظہ سے کوئی چیز ناپاک ہو تو کس طرح پاک کریں؟

جواب: کتے اور خنزیر کا بدن لگ جانے سے کوئی چیز ناپاک ہوجائے تو اسے سات مرتبہ دھونے سے پاک ہوجاتی ہے البتہ سات میں سے ایک مرتبہ مٹی ملایا ہوا پانی ہونا ضروری ہے۔ ہاں اگر کتے اور خنزیر کے خون، پاخانہ، پیشاب، پیپ وغیرہ سے کوئی چیز ناپاک ہوجائے تو ان خبائث کے رنگ، بو اور مزہ پانی سے نکالیں' رنگ' بو اور مزے کو زائل کرنے کے لیے کئی مرتبہ دھونا پڑے اس کا شمار ایک ہی مرتبہ ہوگا اس لیے رنگ' بو اور مزے کے زائل ہونے کے بعد چھ مرتبہ مزید دھوئیں چھ میں سے ایک مرتبہ مٹی ملایا ہوا پانی ہو، ہاں اگر پیشاب سے کوئی چیز ناپاک ہو جائے اور اس کے بعد کسی سبب سے پیشاب کا اثر زائل ہوجائے تو سات مرتبہ پانی بہائے سات میں سے ایک مرتبہ مٹی ملایا ہوا پانی ہو۔

سوال: نجاست مخففہ سے کوئی چیز ناپاک ہو تو کس طرح پاک کریں؟

جواب: نجاست مخففہ سے اگر کوئی چیز ناپاک ہو تو اس پر پانی چھڑکیں یہاں تک کہ پانی پورے مقام کو گھیر لے۔

سوال: نجاست متوسطہ سے کوئی چیز ناپاک ہوجائے توکس طرح پاک کریں؟

جواب: نجاست متوسطہ سے کوئی چیز ناپاک ہوجائے اوراس میں نجاست کا رنگ، بو یا مزہ ہوتو ان کا ازالہ ہونے تک دھونا واجب ہے ہاں اگر بے جسم والی چیز ہواوراس کے رنگ، بواور مزہ بھی نہ ہوتو اس پر صرف ایک مرتبہ پانی کا بہانا کافی ہے، پاک ہو جائے گی۔

نوٹ: ہاں اگر بہت ملنے اورصابن لگانے کے بعد بھی رنگ یا بو میں سے کوئی ایک باقی رہےتو کچھ حرج نہیں، وہ معاف ہے۔اوراگر رنگ اور بودونوں باقی رہیں تو معاف نہیں ہوگا۔ یوں ہی نجاست کا جسم یا مزہ باقی رہےتو بھی معاف نہیں ہوگا۔تھوڑا سا خون اور پیپ معاف ہے۔اور مچھر کا خون نماز میں معاف ہے۔نجس آلودہ کیچڑ جو راستہ میں ہومعاف ہے۔یوں ہی پانی میں مچھر، مکھی کی لاشیں معاف ہیں۔یوں ہی احتیاط نہ کرسکےتو مچھروں کے پر جواکثر بارش کے موسم میں مساجد میں رہتے ہیں وہ بھی معاف ہے۔

نوٹ: جو کپڑا ناپاک ہواس پر پانی کا بہنا ضروری ہے بالٹی بھر پانی میں ناپاک کپڑے کوکئی مرتبہ ڈبا کر نچھوڑنے سے وہ کپڑا پاک نہیں ہوگا بلکہ بالٹی اور بالٹی میں رہنے والا پانی بھی ناپاک ہوجائے گا،کوئی کپڑا ناپاک ہولیکن اس میں کسی ناپاک چیز کی نشانی نہ ہوتو اسے کسی بالٹی میں رکھ کر اس پر پانی ڈالا جائے تو کپڑا پاک ہو جائے گالیکن اس کے برعکس اس کپڑے کو بالٹی بھر پانی میں ڈبایا جائے تو کپڑا پاک نہیں ہوگا بلکہ پانی اور بالٹی بھی ناپاک ہوجائے گی ۔واشنگ مشین(washin

machine) میں کپڑے دھوتے وقت ناپاک کپڑا اور پاک کپڑے کو ایک ساتھ مشن کے اندر ڈال دیتے ہیں پھر پانی ڈالتے ہیں اور پانی ناپاک کپڑے کی وجہ سے تغیر ہو جاتا ہے اور اس پانی کی وجہ سے پاک کپڑے بھی ناپاک ہو جاتے ہیں، مشین بھی ناپاک ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد اگر کپڑے پر پانی بہایا جائے تو کپڑا پاک ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔ اس لیے واشنگ مشین سے کپڑا دھوتے وقت احتیاط برتے۔ سکھانے کے لیے ڈالنے سے پہلے تمام کپڑوں پر ایک مرتبہ پانی بہائے۔

استنجا کے بیان میں

سوال: استنجاء کسے کہتے ہیں؟

جواب: پیشاب اور پاخانے کے بعد پانی یا مٹی کے ڈھیلے یا پتھر سے صاف کرنے کا نام استنجا ہے۔

سوال: استنجا کرنے کا کیا حکم ہے؟ جواب: استنجا کرنا واجب ہے۔

سوال: استنجا کا سنت طریقہ بتایئے؟

جواب: پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد اس جگہ کو مٹّی کے ڈھیلے یا پتھر سے صاف کریں اور اس کے بعد پاک پانی سے دھوڈالیں یہ استنجا کا مکمل سنت طریقہ ہے۔

پیشاب اور پاخانے کے آداب:

سوال: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے آداب کیا ہیں؟

جواب: پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت

۱) اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کا نام نہ لینا (اگر کوئی کاغذ کا ٹکڑا یا اور کوئی ایسی چیز پاس ہو جس پر معظم نام لکھا ہو تو اس کو باہر رکھ کر اندر جائیں)

۲) جوتے، (چپّل، سلیپر) پہننا۔ ۳) سر کا چھپانا۔

۴) بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں پہلے داخل کرنا۔

۵) داخل ہوتے وقت پڑھنا ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ''

(یعنی اے اللہ! میں گندی اور خبیث چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔

۶) نکلتے وقت دایاں پاؤں پہلے باہر نکالنا۔

۷) نکلتے وقت کہنا ''غُفْرَانَكَ اَللّٰھُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ''۔

(یعنی اے اللہ! ہم تیری مغفرت طلب کرتے ہیں۔تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے تکلیف کو مجھ سے دور کیا اور عافیت بخشی)۔

۸) لوگوں کی نظر سے بچنا۔

۹) پاخانہ پیشاب کے بعد استبرا کرنا تاکہ جو کچھ نجاست باقی ہے وہ نکل جائے۔

۱۰) بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔

۱۱) استنجا کے بعد یہ دعا پڑھنا

''اَللّٰھُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَحَصِّنْ فَرْجِیْ مِنَ الْفَوَاحِشِ''۔

(ترجمہ: اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کردے اور میری شرم گاہ کو بے حیائی سے محفوظ کردے)۔

۱۲) قضائے حاجت کے وقت رخ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرنا۔

۱۳) کسی سے بات چیت نہ کرنا۔

۱۴) پیشاب و پاخانہ کرنے کے لیے ایسی جگہ جانا جس جگہ میں کسی کی نظر اپنے ستر پر پڑنے کا اندیشہ نہ ہو۔

نماز کے اوقات:

سوال: پانچوں وقت کی نماز کے اوقات کیا ہیں؟

جواب: نماز ظہر کا وقت زوال کے بعد سے لے کر ایک چیز کا سایہ اس چیز کی مقدار ہونے تک ہے۔

نماز عصر کا وقت ظہر کے وقت کے ختم ہونے کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہے۔

نماز مغرب کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد سے لے کر آسمان کی شفق احمر (سرخی) ختم ہونے تک ہے۔

نماز عشاء کا وقت آسمان کی شفق احمر ختم ہونے سے لیکر فجر صادق طلوع ہونے تک ہے۔

نماز فجر کا وقت فجر صادق طلوع ہونے سے لے کر سورج طلوع ہونے تک ہے۔

سوال: پانچ اوقات میں کل کتنی رکعتیں فرض ہیں؟

جواب: پانچ اوقات میں کل سترہ رکعتیں فرض ہیں، فجر میں دو رکعت، ظہر، عصر، عشا میں چار چار رکعتیں، مغرب میں تین رکعت ہے۔

108

اذان واقامت

سنت ہے کہ مرد اپنی پنج وقتہ نمازوں کے لیے اذان اور اقامت دونوں کہے اور خاتون اقامت کہے اگر چہ نماز تنہا اور خارج مسجد میں ادا کی جارہی ہو۔ بعض لوگوں کا گمان ہے کہ مسجد میں باجماعت ادا کرتے وقت ہی اذان واقامت کہی جائے گی یہ سراسر غلط ہے۔

سوال: اذان دینے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: وضو بنا کر قبلہ رخ کھڑے ہوکر اذان دیں اور اگر کسی نماز کا وقت داخل ہونے کی اطلاع دینے کے لیے اذان دی جارہی ہو تو اونچی جگہ قبلہ رخ کھڑے ہوکر کانوں میں شہادت کی انگلیاں رکھ کر بلند آواز سے اذان دیں اذان میں یوں کہیں

اَللّٰہُ اَکْبَرْ اللّٰہُ اَکْبَرْ	اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ	اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ	حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاح	حَیَّ عَلَی الْفَلَاح

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ	اَللہُ اَکْبَرُ اللہُ اَکْبَرْ

۱)حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ کہتے وقت چہرہ داہنی جانب پھیرلیں۔

۲)حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت چہرہ بائیں جانب پھیریں۔

اور فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ دو ۲ مرتبہ کہیں۔

اذان میں "أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" کہنے سے پہلے آہستہ یعنی ایک آدمی سنے اتنی آواز سے دو مرتبہ "أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، اور دو مرتبہ "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ" کہنا سنت ہے، اسی کو ترجیع کہتے ہیں۔

اقامت کے الفاظ یوں ہیں: اَللہُ اَکْبَرُ اللہُ اَکْبَرْ. اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ. اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ. حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ. حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ. قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ. اَللہُ اَکْبَرُ اللہُ اَکْبَرْ. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

سوال: اذان کے جواب کا کیا حکم ہے؟

جواب: اذان واقامت کے لیے جواب دینا سنت ہے' ترک مکروہ ہے۔

سوال: اذان واقامت کے جواب کیا ہیں؟

جواب: اذان واقامت کے جواب یہ کلمات ہیں

جواب	اذان واقامت کے الفاظ
اَللہُ اَکْبَرُ اللہُ اَکْبَرْ	اَللہُ اَکْبَرُ اللہُ اَکْبَرْ
اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ	اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ	(جب مؤذن نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہنچے تو سننے والے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھ کر پڑھیں) مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ﷺ، اور آخر میں جوابا کہیں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ	حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ	حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ	صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ	اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

نوٹ: جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔

نوٹ: اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃ سنیں تو "اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا" کہے۔

جب اذان یا اقامت ختم ہوجائے تو اذان و اقامت دینے اور سننے والے حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھ کر اذان کے بعد کی دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادْ.

اذان کے بعد، اس دعا سے فارغ ہو کر آیۃ الکرسی پڑھیں، اس کے بعد دعا کریں کیونکہ اذان واقامت کے درمیان کی جانی والی دعا مقبول ہوتی ہے۔

جماعت کے لیے اقامت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور اقامت ختم ہونے کے بعد ہی کھڑے ہونا سنت ہے۔

نوٹ: بعض علاقوں میں جمعہ کی اذان ظہر کے وقت داخل ہونے سے پہلے دی جاتی ہے یہ سراسر غلط ہے۔ وقت سے پہلے اذان دینے والا گناہ گار ہوگا اسی طرح مسجدوں کی وہ ٹرسٹیان بھی گناہ گار ہوں گے جو کسی کو وقت سے پہلے اذان دینے پر اصرار کریں۔ اس لیے کہ جمعہ کے دن بھی ظہر کے وقت داخل ہونے سے پہلے اذان دینا اور جمعہ کی پہلی والی سنتیں پڑھنا ناجائز وحرام ہے۔

سوال: فرض نمازوں کے علاوہ اور بھی کسی وقت اذان کہی جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں! مغموم کے کان میں، مرگی والے، غضبناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں، آگ لگنے کے وقت، جن کی شرکسی کے وقت، ان صورتوں میں اذان کہنا مستحب ہے۔

108

نماز کے مسائل

سوال: نماز کے فرائض کتنے ہیں؟ اور وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: نماز کے فرائض چودہ ہیں۔

۱)نیت کرنا

۲)تکبیرۂ تحریمہ کہنا

۳) کھڑے ہونے کی قدرت رکھنے والے کا کھڑا ہونا

۴)سورۂ فاتحہ کا پڑھنا

۵)رکوع کرنا

۶)اعتدال کرنا

۷)دوسجدے کرنا

۸)دوسجدوں کے درمیان جلسہ کرنا

۹)رکوع، اعتدال، دوسجدے اور جسلہ میں طمعنینت کرنا

۱۰)آخری التحیات

۱۱) آخری التحیات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا

۱۲) آخری التحیات اور اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے لیے بیٹھنا

۱۳) پہلا سلام پھیرنا۔

۱۴) ترتیب۔

نوٹ: فرائض وشرائط کے علاوہ تمام باتیں سنت ہیں، سنتوں کی دو قسمیں ہیں

۱) سنن ابعاض، اور ۲) سنن ھیئات

سوال: سنن ابعاض اور سنن ہیئات کے درمیان کیا فرق ہے؟

جواب: سنن ابعاض کے ترک پر سجدۂ سہو ہے اور سنن ہیئات کے ترک پر سجدہ نہیں کیا جائے گا۔

سوال: سنن ابعاض کو بیان کیجئے۔

جواب: سنن ابعاض یہ ہیں،

۱) پہلی تشہد کا پڑھنا، ۲) پہلی تشہد کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا، ۳) پہلی تشہد اور درود کے لیے بیٹھنا، ۴) آخری تشہد کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیجنا، ۵) نماز فجر کی دوسری رکعت کے اعتدال میں اور ماہِ رمضان کے نصف ثانی کی نماز وتر کے آخری رکعت کے اعتدال میں دعائے قنوت کا پڑھنا، ٦) دعائے قنوت کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا، ۷) دعائے قنوت کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیجنا، ۸) دعائے قنوت، اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آل رسول پر درود بھیجنے کے لیے کھڑے ہونا۔

سوال: سنن ہیئات کو بیان کیجئے؟

جواب: سنن ابعاض کے علاوہ باقی تمام سنتیں سنن ہیئات ہیں، ان میں چند یہ ہیں

اذان واقامت پڑھنا، تکبیر سے پہلے نیت کے الفاظ کا زبان سے کہنا، تکبیر تحریمہ

کے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا اور تکبیر تحریمہ کے بعد ناف اور سینے
کے درمیان داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر اس طرح رکھنا کہ داہنی ہتھیلی[108] سے بائیں گٹھے کو
پکڑے، دعائے افتتاح پڑھنا، سورۂ فاتحہ کے پہلے ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ
الرَّجِیْمِ'' پڑھنا، سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنا، اور آمین کے بعد ''رَبَّ
الْعَالَمِیْنَ'' کہنا، سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھنا، ہر مرتبہ جھکتے اور
اٹھتے وقت ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہنا البتہ رکوع سے اٹھتے وقت ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' نہ کہیں
بلکہ اس وقت ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' کہیں۔ رکوع سے اٹھتے ہوئے دونوں
ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا، رکوع، سجدہ، اعتدال، دو سجدے کے درمیان بیٹھک
میں ذکر و تسبیح کا پڑھنا، پہلے تحیات میں اور جلسہ میں بائیں پیر پر بیٹھنا اور دائیں
پیر کو کھڑا رکھنا۔ آخر تحیات میں سرین کو زمین پر رکھنا اور بائیں پیر کو دائیں پیر کے
نیچے سے نکالنا، پہلے قعدہ سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا (دونوں ہاتھوں کو
کندوں تک اٹھانا) رکوع کے لیے جھکتے وقت رفع یدین کرنا۔ نمازی کا سجدہ کی
جگہ پر نظر رکھنا البتہ تحیات میں ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کے لفظ ''اِلَّا اللّٰہُ''
کے ہمزہ یعنی الف پڑھتے وقت شہادت کی انگلی اٹھانا۔ اور شہادت کی انگلی اٹھانے
کے بعد نظر کو سجدہ کی جگہ سے ہٹا کر شہادت کی انگلی کو دیکھنا۔ اور تحیات کا لفظ ''اَیُّھَا
النَّبِیُّ'' میں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کا تصور کرنا ہاں اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ذات کا تصور نہ کر سکیں، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا تو روضہ
شریف کا تصور کریں۔ دوسرا سلام پھیرنا۔ سلام پھیرتے وقت لفظ ''عَلَیْکُمْ''

کے میم پر پہنچے تو چہرہ کو اس طرح پھیرے کہ چہرے کا رخ پہلے سلام میں دائیں طرف اور دوسرے سلام میں بائیں طرف ہو۔ نماز میں دو قدموں کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رکھنا بھی سنت ہے۔

بعض لوگوں کا گمان ہے کہ اذان واقامت صرف جماعت کے لیے سنت ہے تنہا نماز پڑھتے وقت اذان واقامت نہیں دی جائے گی یہ بھی سراسر غلط ہے۔

مرد پنجگانہ نماز سے پہلے اذان واقامت دونوں دے اور خاتوں صرف اقامت دے، اذان نہ دے۔ خاتون کے لیے نماز سے پہلے اذان دینا جائز نہیں البتہ نومولود بچوں کے کان میں اذان دے سکتی ہے۔

نماز کی مکروہات:

نماز کی مکروہات کیا کیا ہیں بیان کیجئے؟

جواب: مکروہات نماز یہ ہیں کہ نماز کی سنتوں میں سے کسی سنت مؤکدہ کا ترک کرنا ' پیشاب' پاخانہ اور ریح کو روک کر نماز شروع کرنا' کھانے' پینے کی چیزوں یا بیوی موجود ہوتے وقت کھانے' پینے یا جماع کی طرف نفس مائل ہونے کے باوجود نماز شروع کرنا' نیند کے غلبہ کے وقت نماز شروع کرنا' بغیر کسی عذر کے کسی چیز سے ٹیک لگانا' بلا عذر ایک پیر کے سہارے کھڑا ہونا' کتے کے بیٹھنے کی طرح بیٹھنا' جلسۂ استراحت کو دو سجدوں کے درمیان کے اقل جلوس سے لمبا کرنا' بلا کسی عذر کے اپنے کمر پر ہاتھ رکھنا' تعوذ یا سورت کو چھوڑ دینا' فاتحہ پر سورت کو مقدم کرنا' سجدے میں اعضائے سجدہ رکھنے میں ترتیب مسنونہ کی مخالفت کرنا' سجدے میں ناک نہ رکھنا' قعدہ آخیرہ میں تحیات کے

بعد دعائے ماثورہ کو ترک کرنا' آسمان کی طرف نظر کرنا' ایسی چیز پر نگاہ کرنا جو نماز سے مشغول کردے جیسے منقش کپڑا' سر یا مونڈھے کا کھلا رکھنا' بلا حاجت[108] بال یا کپڑے کو لپیٹنا' بغیر ضرورت کے پیشانی کا گرد صاف کرنا' بلا حاجت منہ پر اپنا ہاتھ رکھنا۔

نماز کا طریقہ:

سوال: نماز کا طریقہ بیان کیجئے؟

جواب: نماز کا طریقہ یہ ہے کہ بے وضو ہو تو وضو کرے اور اگر اس پر غسل واجب ہو گیا تو نہا کر صاف ہو جائے اور پاک و صاف کپڑے پہن کر پاک و صاف جگہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اذان و اقامت پڑھے پھر نیت کرے۔ نیت کے الفاظ کو زبان سے بھی ادا کرے۔

سنت فجر کی نیت	فجر کی دو رکعت سنت نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں
فرض فجر کی نیت	فجر کی دو رکعت فرض نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں
سنت ظہر قبلیہ کی نیت	ظہر کی' پہلی والی دو رکعت سنت نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں
فرض ظہر کی نیت	ظہر کی چار رکعت فرض نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں

سنت ظہر بعدیہ کی نیت	ظہر کی' بعد والی دو رکعت سنت نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں
سنت عصر کی نیت	عصر کی' پہلی والی دو رکعت سنت نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں
فرض عصر کی نیت	عصر کی چار رکعت فرض نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں
سنت مغرب قبلیہ کی نیت	مغرب کی' پہلی والی دو رکعت سنت نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں
فرض مغرب کی نیت	مغرب کی تین رکعت فرض نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں
سنت مغرب بعدیہ کی نیت	مغرب کی' بعد والی دو رکعت سنت نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں
سنت عشا قبلیہ کی نیت	عشا کی' پہلی والی دو رکعت سنت نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں
فرض عشا کی نیت	عشا کی چار رکعت فرض نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں
سنت عشاء بعدیہ کی نیت	عشا کی' بعد والی دو رکعت سنت نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں

وتر دو کی نیت	نماز وتر میں سے دو رکعت سنت نماز' ادا اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھتا ہوں
وتر ایک کی نیت	وتر کی ایک رکعت سنت نماز' ادا اللہ تعالی کے واسطہ قبلہ رخ ہو کر پڑھنا

پھر نیت سے اللہ اکبر کو ملاتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اٹھائے کہ لفظ اللہ کے ہمزہ کا تلفظ شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا بھی شروع کرے اور اکبر کے ''را'' ختم ہوتے وقت ہاتھ دونوں کندھوں تک پہنچیں۔ پھر آہستہ ناف اور سینے کے درمیان اس طرح ہاتھ باندھے کہ داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑے پھر دعاء افتتاح یعنی ''وَجَّهْتُ وَجْهِيَ'' الخ پڑھے۔ پھر ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' اور ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' کے ساتھ سورۂ فاتحہ پڑھے۔ سورۂ فاتحہ کے آخر میں آمین کہے۔ اور اس کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھے۔ اب کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے ہوئے رکوع کے لیے جھکے۔ اور رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ'' پڑھے یا پانچ مرتبہ یا زیادہ سے زیادہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ پانچ مرتبہ پڑھنا تین مرتبہ پڑھنے سے افضل ہے یوں ہی سات مرتبہ پانچ مرتبہ سے اور نو مرتبہ سات سے اور گیارہ مرتبہ نو مرتبہ سے افضل ہے۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے، بازوؤں کو اس طرح پھیلائے کہ پیچھے رہنے والوں کو بغل دکھائی دے۔ پھر رکوع سے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے اٹھے اور رکوع سے

اٹھتے وقت رفع یدین کرنا سنت ہے ۔اور رکوع میں ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَالْأَرْضِ وَمِلْأَمَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَّا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لاَمَانِعَ لِمَاأَعْطَيْتَ وَلاَمُعْطِيَ لِمَامَنَعْتَ وَلاَيَنْفَعُ ذَاالْجَدِّمِنْكَ الْجَدُّ'' پڑھے۔پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ کرے سجدہ کرتے وقت پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں، گھٹنوں اور دونوں پیروں کی کم سے کم ایک ایک انگلی کے پیٹ کو زمین پر رکھنا واجب ہے۔اور سجدے میں کم سے کم تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ'' پڑھنا سنت ہےاور اگر زیادہ پڑھنا چاہےتو پانچ،سات،نو، گیارہ مرتبہ بھی پڑھنا سنت ہے۔ پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھے۔جلسہ میں دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور جلسے میں ''رَبِّ اغْفِرْلِي'' تین مرتبہ پڑھے پھر ایک مرتبہ''وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاْهدِنِيْ وَعَافِنِي'' پڑھے۔ پھر دوسرا سجدہ کرے جیسا کہ پہلا سجدہ۔ پھر دوسرے سجدے سے اٹھ کر تھوڑی دیر بیٹھے۔ پھر کھڑا ہوجائے۔ ایسے ہی دوسری، تیسری، چوتھی رکعت پڑھےلیکن پہلی رکعت کے علاوہ دوسرے رکعتوں میں وجہت (دعاے افتتاح) نہ پڑھے۔ تیسری چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی دوسرا سورہ پڑھنا سنت نہیں۔ دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھےاور اگر دو رکعت والی نماز ہوتو التحیات کے بعد درود ابراہیم اور التحیات کے بعد والی دعا پڑھے ۔ ورنہ'' أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ'' پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے۔نماز پڑھتے وقت

نظر کو محلِ سجدہ پر رکھے۔ اور التحیات میں "أَشْهَدُ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" پڑھتے وقت جب "إِلَّا" کے ہمزہ پر پہنچے تو شہادت کی انگلی اٹھائے اور نظر کو سجدے کے محل سے ہٹا کر انگلی کی طرف کرے۔ آخر میں دو سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہو جائے۔ پہلا سلام پھیرتے وقت دائیں اور دوسرے سلام میں بائیں جانب چہرے کو پھیرے پھر "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمِ" تین مرتبہ پڑھتے ہوئے پیشانی پر دایاں ہاتھ پھیرے۔ پھر "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ" تین مرتبہ پڑھتے ہوئے دایاں ہاتھ سر پر پھیرے اور تین مرتبہ "بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیَ الْھَمَّ وَالْحَزَن" پھر ایک مرتبہ "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ، حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اَللّٰھُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا مُبَدِّلَ لِمَا حَکَمْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" پھر "اٰیَۃُ الْکُرْسِی" پڑھے "سُبْحَانَ اللّٰہِ" ۳۳ مرتبہ۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" ۳۳ مرتبہ۔ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" ۳۳ مرتبہ پھر ایک مرتبہ "لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر" پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے پھر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" دس (۱۰) مرتبہ پڑھے پھر دعا مانگے، دعا کے بعد لوگ "اِنَّ اللّٰہ" شریف اور فاتحہ پڑھتے ہیں اس میں کوئی گناہ

نہیں۔ دعا سے پہلے الحمد اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اور آل پر درود وسلام بھیجے اور دعا کرتے وقت ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائے اور دعا کے بیچ اور آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجے، اور دعا کے آخر میں حمد پڑھے۔ دعا میں ''رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار'' اور ''رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ'' پڑھنا سلف الصالحین کا طریقہ ہے۔ اور دعا کے اختتام پر ''اٰمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ'' پڑھے اور ''اٰمِيْنَ'' کو تین مرتبہ دہرائے۔ نماز فجر کی دوسری رکعت کے اعتدال میں دونوں ہاتھ اٹھا کر قنوت پڑھے۔ اور نمازِ فجر، نمازِ مغرب سے فارغ ہوکر ''اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ'' تین مرتبہ پڑھنے کے بعد پیر ہلانے سے پہلے دس (۱۰) مرتبہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ'' پڑھے اور سات (۷) مرتبہ ''اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّار'' پڑھ لیا کرے اور عصر کی نماز کے بعد دس (۱۰) مرتبہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر'' پڑھے۔ نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرے۔ اور جو کچھ ذکر ودعا پڑھے اس کا معنیٰ سمجھ کر پڑھے۔

سوال: سجدہ کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب: سجدہ اس طرح کریں کہ زمین پر سب سے پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہتھیلیاں رکھیں پھر ناک اور پیشانی ایک ساتھ رکھیں، کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی

رہنا چاہئے، پیٹ ران سے، اور ران پنڈلیوں سے، ہاتھ پہلوں سے جدا رکھنا سنت ہے اور ہتھیلیوں کو کندھوں کے مقابل میں رکھیں، اور عورت کو سنت ہے کہ وہ ران پیٹ سے اور بازو پہلوں سے ملائیں رکھیں۔

سجدۂ سہو:

سوال: سجدۂ سہو کب سنت ہے اور کب واجب؟

جواب: ان صورتوں میں سجدۂ سہو سنت ہے کہ ۱) ابعاض سنن میں سے کسی ایک کو ترک کرنا' ۲) ابعاض سنن میں سے کسی ایک کو ترک کرنے پر شک کرنا' ۳) ارکان نماز میں سے کسی قولی کو اس کے مقررہ محل کے علاوہ میں بجالانا' ۴) سنن ابعاض میں سے کسی قولی کو اس کے مقررہ محل کے علاوہ میں بجالانا' ۵) غیر قیام میں قرآن کی کسی آیت کا پڑھنا' ۶) سہوا کوئی ایسا کام کرنا جس کو جان بوجھ کر کرنے سے نماز باطل ہو' ۷) نماز کی رکعت میں شک کرنا۔ یہ باتیں اگر کسی امام سے صادر ہو جائیں اور امام سجدہ سہو کرے تو اس کی پیروی میں مقتدی پر سجدہ واجب ہے البتہ امام حنفی ہو اور اس نے ایک سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کیا ہو تو مقتدی' اس حنفی امام کی پیروی نہیں کرے گا۔

سجدۂ تلاوت:

قرآن پاک میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جنہیں پڑھنے پر سجدۂ تلاوت کرنا مسنون ہے اور مارکیٹ میں دستیاب قرآن پاک میں' ان آیتوں کی نشاندہی کی گئی ہے' یاد رہے

کہ مارکیٹ میں دستیاب قرآن پاک میں سورۂ ص میں سجدہ کی نشاندہی ہے لیکن وہ ہم شافعیوں کے نزدیک تلاوت کا سجدہ نہیں ہے، شکر کا سجدہ ہے اس لیے اسے نماز میں نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ: اگر کوئی حنفی امام سورۂ ص کی تلاوت پر سجدۂ تلاوت کرے تو شافعی مقتدی اس کی پیروی نہیں کرے گا، شافعی مقتدی قیام میں ہی امام کا انتظار کرے گا اور اگر حنفی امام کی پیروی میں جانتے ہوئے جان بوجھ کر اگر کوئی شافعی مقتدی سورۂ ص کی آیت پر سجدہ کرے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

نوٹ: مسلک حنفی میں سورۂ حج کی آیت نمبر ۷۷ میں سجدہ نہیں ہے۔ بعض جگہ امام شافعی کی اقتدا میں حنفی حضرات نماز تراویح ادا کرتے ہیں تو امام اعلان کرتا ہے "فلاں رکعت میں سجدہ ہے لیکن یہ سجدہ حنفی حضرات نہ کریں" یاد رکھیں کہ یہ سراسر غلط ہے کیوں کہ حنفی مسلک کے مطابق اس آیت میں سجدہ نہیں ہے لیکن اگر کوئی حنفی، شافعی المسلک امام کی اقتدا میں نماز ادا کرے اور امام سورۂ حج کی آیت نمبر ۷۷ میں سجدہ کرے تو حنفی مقتدی پر واجب ہے کہ وہ امام کی پیروی میں سجدہ کرے (بہار شریعت)۔ اس لیے شافعی امام کو چاہئے کہ وہ اس طرح کا اعلان ہرگز نہ کرے۔

نماز یا خارج نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کرنے پر سجدۂ تلاوت سنت ہے، خارج نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کو سننے پر بھی سجدہ کرنا سنت ہے اور اگر امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا تو مقتدی پر سجدہ کرنا واجب ہے اور امام نے سجدہ نہیں کیا تو مقتدی

کا سجدہ کرنا نہ واجب ہے نہ سنت بلکہ سجدہ کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

108

سوال: سجدۂ تلاوت کی کتنی شرطیں ہیں اور وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: سجدۂ تلاوت کی دس شرطیں ہیں اور وہ یہ ہیں ۱) حدث سے پاک ہونا ۲) نجاست سے پاک ہونا ۳) ستر عورت ۴) استقبال قبلہ ۵) آیت سجدہ سے فارغ ہونا ۶) مکمل آیت کا پڑھنا یا سننا ۷) آیت سجدہ کی تلاوت نماز جنازہ میں نہ ہونا ۸) آیت سجدہ کی تلاوت مطلوب اور مقصود ہونا ۹) آیت سجدہ کی تلاوت ایک شخص سے ایک ہی وقت میں ہونا اور ۱۰) آیت سجدہ اور سجدے کے درمیان لمبا وقت نہ ہونا۔

سوال: سجدۂ تلاوت کے فرائض کیا کیا ہیں؟

جواب: خارج نماز میں سجدۂ تلاوت کے فرائض چار ہیں ۱) سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا ۲) تکبیرۂ تحریمہ کہنا ۳) نماز کے سجدے کے مانند سجدہ کرنا اور ۴) سلام پھیرنا اور نماز میں ایک ہی فرض ہے وہ ہے کہ نماز کے سجدے کے مانند ایک سجدہ کرنا۔

سوال: سجدۂ تلاوت کی سنتیں کیا کیا ہیں؟

جواب: ۱) خارج نماز میں نیت کے الفاظ کا تلفظ کرنا ۲) نماز میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا ۳) تکبیرۂ تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا ۴) نماز اور خارج نماز میں سجدے کے لیے جھکتے وقت تکبیر کہنا ۵) نماز اور خارج نماز میں سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا ۶) سلام پھیرنے کے لیے بیٹھنا اور ۷) سجدے میں پڑھنا:

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.

۸) نماز میں سجدۂ تلاوت کے بعد رکوع سے پہلے تھوڑی تلاوت کرنا۔

نوٹ: سجدۂ تلاوت کی ایک شرط ہے کہ آیت سجدہ کی تلاوت کرنے پر فورا سجدہ کرے، دیر نہ کرے، عوام میں سے بعض، سجدے کی آیتوں کی تلاوت کرنے پر فورا سجدہ نہیں کرتے، بہت دیر کے بعد سجدہ کرتے ہیں، بعض لوگ کئی کئی سجدوں کو جمع کر کے ایک ساتھ ادا کرتے ہیں، یہ جہالت ہے، اس طرح کرنے سے سجدہ درست نہیں ہوگا، بلکہ اس طرح سجدہ کرنا ناجائز ہے۔

نوٹ: خارج نماز میں سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر کے علاوہ کوئی سجدہ جائز نہیں ہے، یعنی چند لوگ، نماز کے بعد دعا کرنے کے لیے سجدہ کرتے ہیں یہ ناجائز و گناہ ہے، اس لیے کہ یہ سجدہ، سجدۂ شکر نہیں ہے نہ ہی سجدۂ تلاوت، بعض کہتے ہیں کہ یہ سجدۂ شکر ہے یہ بھی غلط ہے اس لیے کہ سجدۂ شکر، عبادت ہے اور اس کی چند شرطیں ہیں ان میں سے ایک شرط ہے کہ نعمت کے حصول کے فورا بعد سجدۂ شکر کیا جائے اور سجدۂ شکر کے فرائض میں سے ہیں کہ شروع میں نیت کرے، تکبیرۂ تحریمہ کہے اور آخر میں سلام پھیرے اور یہ قاعدہ ہے کہ عبادت کی کسی شرط اور کسی فرض کو نظر انداز کیا جائے تو عبادت فاسد ہوگی اور فاسد عبادت کرنا ناجائز و حرام ہے۔

8

عورتوں کی نماز

عورت کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟

عورت کی نماز' مردوں کی نماز کے مانند ہے مگر چند باتوں میں فرق ہے وہ یہ ہے کہ مرد نماز سے پہلے اذان واقامت دونوں دیگا اور عورت صرف اقامت دے گی، مرد کے لیے صرف ناف اور گھٹنوں کے درمیان کا حصہ چھپانا واجب ہے، عورت اپنی ہتھیلی اور چہرے کے علاوہ بدن کے بقیہ تمام حصوں کو چھپائے گی یہاں تک کہ اپنی قدم کے نچھلے حصے کو بھی چھپائے گی ورنہ نماز درست نہیں ہوگی۔ بلا عذر جماعت کو ترک کرنا مرد کے لیے مکروہ ہے اور عورت کے لیے مکروہ نہیں۔ مرد مغرب، عشا اور فجر کی نمازوں میں قراءت کو جہر کرے گا' اگر قریب کوئی نامحرم مرد ہو تو عورت اپنی مغرب، عشا اور فجر کی نمازوں میں جہر نہیں کرے گی۔ مرد رکوع اور سجدے میں بازو کو کروٹ سے' ران کو پیٹ سے جدا رکھے گا اور عورت آپس میں ملائے گی۔ مرد کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنی پنج وقتہ نماز مسجد میں پڑھے اور عورت کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنے گھر کے خاص کمرے میں نماز پڑھے۔ مسجد کی جماعت میں شرکت کرنا مکروہ ہے بلکہ ناجائز و گناہ ہے۔ البتہ عورت اپنے گھر کے خواتین سے مل کر گھر میں ہی جماعت بنا سکتی ہے۔

مبطلات نماز

سوال: کن کن چیزوں سے نماز باطل ہو(ٹوٹ) جاتی ہے؟

جواب: چند باتوں سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ نماز کے فرائض میں سے کسی ایک فرض کو ترک کرنا، شرائط میں سے کسی ایک شرط کو ترک کرنا (حتی کہ دوران نماز میں نجاست کا گرنا جبکہ اس کو فوراً دُور نہ کرے اور ستر کا کھلنا جبکہ فوراً نہ ڈھانپے)، عمداً فعلی رکن کو زیادہ کرنا، تکبیرۂ تحریمہ اور سلام کو عمداً اس کی اپنی جگہ کے غیر میں پڑھنا، قبلے سے سینہ پھیرنا، عمداً کوئی چیز نگلنا اگر چہ وہ تل کے دانہ کے برابر ہو، زیادہ کھانا خواہ وہ بھولے سے ہو، پہ درپہ تین حرکتیں کرنا اگر چہ بھولے سے ہو، نیت اور تکبیرۂ تحریمہ میں شک کرنا۔ دو رکنِ فعلی امام سے آگے بڑھنا، بلا عذر دو رکنِ فعلی امام سے پیچھے رہنا، نماز کا توڑنا کسی چیز پر موقوف رکھنا (مثلا دل میں سوچے کہ ریل گاڑی آئے تو نماز توڑ کر ریل میں سوار ہوجاؤں گا)

108

جمع وقصر

مسافر اگر طویل یعنی ایک سو بتیس کیلومیٹر (132km) یا اس سے زیادہ فاصلے کے سفر پر ہے تو اس کے لیے جمع وقصر دونوں جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔

سوال: جمع کی کتنی قسمیں ہیں؟ بیان کیجئے

جواب: جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع تقدیم (۲) جمع تاخیر

(۱) جمع تقدیم:- نمازِ عصر کو ظہر کے وقت میں اور نمازِ عشا کو مغرب کے وقت میں پڑھنا جمع تقدیم کہلاتا ہے۔

(۲) جمع تاخیر:- نمازِ ظہر کو عصر کے وقت میں اور نمازِ مغرب کو عشا کے وقت میں پڑھنے کو جمع تاخیر کہتے ہیں

سوال: جمع تقدیم کی شرطیں کتنی ہیں؟ بیان کیجئے۔

جواب: جمع تقدیم کی شرطیں پانچ ہیں (۱) پہلی والی نماز کو پہلے پڑھنا (۲) پہلی نماز میں جمع کی نیت کرنا (۳) دونوں نمازیں پے در پے پڑھنا (۴) دوسری نماز کے تکبیر تحریمہ تک سفر باقی رہنا (۵) پہلی نماز کا ظناً صحیح ہونا۔

سوال: جمع تقدیم میں جمع کی نیت کب کرنا چاہیئے؟

جواب: جمع تقدیم میں جمع کی نیت پہلی نماز کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ یا پہلی نماز میں سلام

پھیرنے سے پہلے کرنا چاہئے، تکبیر تحریمہ سے پہلے یا پہلی والی نماز سے سلام کے بعد نیت کرنا صحیح نہیں۔

سوال: جمع تاخیر کی کتنی شرطیں ہیں بیان کیجئے۔

جواب: جمع تاخیر کی دو شرطیں ہیں، (۱) پہلی نماز کے وقت میں سے ایک تکبیر کی مقدار وقت باقی رہتے وقت جمع تاخیر کی نیت کرنا (۲) دوسری نماز ختم ہونے تک سفر کا باقی رہنا۔ جمع تاخیر میں ترتیب کے ساتھ پڑھنا اور پے در پے ہونا سنت ہے۔

سوال: قصر کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: پنجوقتہ نمازوں میں سے چار رکعت والی نماز کو دو رکعت پڑھنا قصر کہلاتا ہے' قصر کی سات شرطیں ہیں (۱) سفر کا دو منزل ہونا یعنی ایک سو بتیس کلومیٹر کا سفر ہونا (۲) سفر جائز ہونا (۳) قصر جائز ہونے کا علم ہونا (۴) احرام کے وقت قصر کی نیت کرنا (۵) چار رکعت والی نماز ہونا (۶) نماز ختم ہونے تک سفر باقی رہنا (۷) نماز کا کوئی حصہ پوری نماز پڑھنے والے کے پیچھے نہ پڑھنا۔

نوٹ: خود کے گاؤں یا شہر میں داخل ہونے پر سفر منقطع (ختم) ہوجاتا ہے اور مکمل چار دن رہنے کے ارادہ سے یا کوئی مدت متعین کیے بغیر ٹھہرنے کے ارادہ سے کسی جگہ داخل ہونے سے بھی سفر منقطع ہوجاتا ہے' ہاں اگر چار دن سے کم رہنے کا اردہ کرے تو داخل ہوتے ہی سفر منقطع نہیں ہوگا بلکہ چار دن مکمل ہونے پر سفر منقطع ہوگا۔ مسافر کسی جگہ اس ارادے سے ٹھہرا کہ جب فلاں حاجت پوری ہوجائے تو نکلوں گا اس صورت میں وہ اٹھارہ دنوں تک مسافر ہی رہے گا جب کہ مذکورہ حاجت کسی بھی وقت پوری ہونے کا امکان ہو۔

108

نمازِ جماعت کا بیان

سوال: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مکلفین پر فرض کفایہ ہے۔

سوال: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا فائدہ کیا ہے؟

جواب: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجہ افضل ہے۔

سوال: نماز باجماعت پڑھنے کا طریقہ بتاؤ؟

جواب: اذان واقامت کے بعد ایک آدمی سامنے کھڑے ہو کر امامت کرے باقی لوگ قطار میں اس کے پیچھے کھڑے ہو جائیں۔ امام کا سب سے زیادہ عالم ہونا اور پرہیزگار ہونا سنت ہے۔ مقتدی امام کی پیروی کرے۔ امام نماز کی نیت کر کے بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے ہوئے نماز شروع کرے۔ امام کو جماعت کی نیت کرنا سنت ہے۔ امام کی تکبیرۂ تحریمہ کے بعد مقتدی اقتداء کی نیت کرتے ہوئے دھیمی آواز سے تکبیرۂ تحریمہ کہے، مقتدی پر جماعت کی نیت واجب ہے اگر جماعت کی نیت کے بغیر امام کے ساتھ نماز پڑھے تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ مقتدی پر واجب ہے کہ امام کی تکبیرۂ تحریمہ کے بعد ہی تکبیرۂ تحریمہ کہے۔ اور اگر امام کے ساتھ کہے تو نماز صحیح

نہیں ہوگی۔ امام ومقتدی دھیمی آواز سے دعاے افتتاح پڑھے، دعاے افتتاح کے بعد امام دھیمے سے ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ '' پڑھے اور اعوذ کے ساتھ سورۂ فاتحہ بھی دھیمی آواز سے پڑھے۔ اور فاتحہ کے بعد پہلی اور دوسری رکعتوں میں کوئی دوسرا سورہ پڑھے۔ امام اور تنہا نماز پڑھنے والا مغرب، عشاء، فجر، عیدین، خسوف القمر، جمعہ جیسی جہری نمازوں میں فاتحہ اور سورہ کو جہرًا پڑھے گا۔ اور مقتدی جہری نمازوں میں تکبیرۂ تحریمہ کے فورًا بعد سرًا دعاے افتتاح پڑھے اور خاموش رہ کر امام کی قرأتِ فاتحہ سنے۔ یعنی دعاءِ افتتاح کے بعد مقتدی امام کی فاتحہ کا انتظار کرے اور چپ رہ کر سنے۔ اور فاتحہ کے بعد امام کے ساتھ ساتھ مقتدی بھی جہرًا ''آمین'' کہے۔ فاتحہ اور سورہ کے درمیان امام اتنی دیر خاموش رہے جس میں مقتدی فاتحہ پڑھ سکے۔ اور مقتدی اس وقفہ میں ہی سورۂ فاتحہ پڑھ کر امام کی قرأت کو سنے۔ مقتدی کو جہری نمازوں میں سورہ پڑھنا سنت نہیں۔ اور اگر کسی وجہ سے امام کی قرأت کو نہیں سن سکے یا سری نماز ہو تو مقتدی کو یہ سنت ہے کہ تکبیرۂ تحریم اور دعاءِ افتتاح کے فورًا بعد اور ہر رکعت میں تعوذ کے ساتھ سورۂ فاتحہ پڑھے اور اس کے بعد پہلی اور دوسری رکعتوں میں کسی سورت کی قرأت کرے۔ امام قرآت سے فارغ ہونے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کرے اور جب امام رکوع کرے تو مقتدی بھی رکوع کرے۔ سنت یہ ہے کہ امام رکوع میں پہنچنے کے بعد ہی مقتدی رکوع کے لیے جھکے، امام سجدے میں پہنچنے کے بعد ہی مقتدی سجدہ کے لیے جھکے۔ امام کھڑے ہونے

کے بعد ہی مقتدی سجدے سے اٹھے۔ یعنی ہر ایک کام امام کے
بعد ہی کرنا سنت ہے، مگر آمین امام کے ساتھ ہی کہے گا کہ یہ سنت ہے۔[108] تکبیرۂ تحریمہ، تسلیم (سلام پھیرنا) امام کے ساتھ ہو جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ امام سے پہلے کوئی فعل نہ کرے۔ امام قنوت کو جہراً پڑھے گا۔ اور امام کو قنوت میں جمع کا صیغہ استعمال کرنا چاہئے۔ یعنی "نی" کی جگہ "نا" اور "لی" کی جگہ "لنا" پڑھنا جیسا کہ "اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْ مَنْ هَدَيْتَ. وَعَافِنِيْ فِيْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ. وَبَارِكْ لِيْ فِيْ مَا أَعْطَيْتَ. وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ" میں "اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا"، "وَعَافِنَا"، "وَتَوَلَّنَا"، "وَبَارِكْ لَنَا" اور "وَقِنَا" پڑھے اور "أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ" کی جگہ "نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ" پڑھے۔ اور مقتدی قنوت کو چپ رہ کر سنے گا۔ اور ہر وقفہ پہ آمین بلند آواز سے کہے گا۔ قنوت میں امام "فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ. وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ. تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا قَضَيْتَ" پڑھتے وقت مقتدی بھی اس کے ساتھ پڑھے گا لیکن امام بلند آواز سے اور مقتدی پست آواز پڑھے گا، یعنی اس وقت آمین نہیں کہے گا۔ پھر "أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ" سے لے کر قنوت کے اخیر تک امام پڑھتے وقت مقتدی آمین کہے گا۔ التحیات کے بعد امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیرے گا۔ امام کے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" کے میم کے بعد ہی مقتدی سلام پھیرنا شروع کرے گا۔ امام کے سلام کے ساتھ مقتدی سلام پھیرے تو مقتدی کی نماز باطل ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ امام کے دوسرے سلام پھیرنے کے

بعد ہی مقتدی سلام پھیرے۔ امام جس جگہ نماز پڑھے اس جگہ سے امام جب تک نہ اٹھے تب تک مقتدی بھی اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ امام اگر بلند آواز سے دعا کرے تو مقتدی آمین کہے گا۔ امام کے مصلے سے اٹھنے کے بعد ہی مقتدی اٹھے۔

نوٹ: نماز سے سلام پھیرنے کے بعد امام اس طرح بیٹھے گا کہ اس کا دائیں جانب مقتدی اور بائیں جانب قبلہ ہو۔

سوال: جماعت کے شرائط کتنے ہیں؟ بیان کیجئے؟

جواب: جماعت کے شرائط سات ہیں۔

(۱) مقتدی اقتدا کی نیت کرے (۲) جگہ میں امام مقتدی سے آگے ہو (۳) مقتدی امام کے حرکات کو جانے (۴) امام اور مقتدی ایک ہی جگہ میں جمع ہوں (۵) امام کی مخالفت ایسی سنت میں نہ کرے کہ مخالفت بری معلوم ہو (۶) دونوں کی نماز کی نظم ایک ہو (۷) مقتدی امام کی متابعت کرے

نوٹ: اگر کوئی سردی کی وجہ سے تیمم کر کے یا ایسی جگہ پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کر کے نماز پڑھے جہاں اکثر پانی ملتا ہے، یا پانی اور مٹی دونوں نہ ملنے کے سبب بلا وضو و بلا تیمم نماز پڑھے تو اعادہ (نماز کو دہرانا) واجب ہے، جس کی نماز کو دہرانا واجب ہے اس کی اقتدا میں نماز نہیں ہوگی یعنی وہ امام نہیں بن سکتا۔

سوال: سری نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن نمازوں میں قرأت بلند آواز سے نہیں پڑھی جاتی ہے انھیں سری نماز کہتے ہیں جیسا کہ عصر ظہر سورج گہن، اور وہ ساری نمازیں جن میں جماعت سنت

نہ ہو۔ان نمازوں میں اتنی دھیمی آواز سے قرأت کرے کہ وہ خود سن سکے۔

108

سوال: جہری نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن نمازوں میں قرأت بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے انھیں جہری نماز کہتے ہیں جیسا کہ مغرب ،عشااور فجر مگران نمازوں میں چار اور تین رکعتوں والی نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں قرأت بلند آواز سے نہیں کی جاتی اور وہ تمام نمازیں بھی جہری نمازیں ہیں جن میں جماعت سنت ہے۔لیکن جنازہ کی نماز اور سورج گہن کی نماز کو سری نمازوں میں ہی شمار کیا جائے گا۔

سوال: نماز کے فرض کو سنت سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز کے فرض کو سنت سمجھے تو نماز باطل ہوجاتی ہے مثلاً فاتحہ کے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا واجب ہے اگر کسی نے اس کو سنت سمجھ کر پڑھا تو نماز باطل ہوئی۔

سوال: کیا حنفی امام کے پیچھے شافعی مقتدیوں کی نماز صحیح ہے؟

جواب: جی ہاں حنفی امام اگر بسم اللہ شریف پڑھے تو اسکے پیچھے شافعی مقتدیوں کی نماز صحیح ہے اگر چہ حنفی امام بسم اللہ شریف کو سنت سمجھ کر پڑھے کیونکہ چاروں مذہب برحق ہیں۔

نوٹ: وہابی، نجدی، تبلیغی، دیوبندی اور شیعی وغیرہ غیر سنی امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا سخت منع ہے۔گستاخِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کافر اور جہنمی ہے اس لیے اس کی اقتدا میں نماز ہوتی ہی نہیں۔

نماز جمعہ کا بیان

سوال: نمازِ جمعہ کتنی رکعت ہے؟

جواب: نمازِ جمعہ دو رکعتیں ہیں

سوال: جمعہ کن لوگوں پر فرض ہے؟

جواب: ہر مکلف (عاقل اور بالغ) آزاد مسلمان مرد پر جو مقیم اور غیر معذور ہو جمعہ فرض ہے۔

سوال: نمازِ جمعہ کب صحیح ہوتی ہے؟

جواب: ہر ایک گاؤں یا شہر میں پڑھی جانے والی نمازِ جمعہ صحیح ہو جائے گی جب کہ کم از کم چالیس ایسے افراد سے جمعہ قائم کرے جن میں سے ہر ایک فرد اہل جمعہ ہو۔

سوال: اہلِ جمعہ کون ہیں؟

جواب: ہر مسلمان، مکلف، مرد جو متوطن فی البلد (وطن بنا کر رہنے والے) ہو وہ اہل جمعہ ہیں۔

سوال: جمعہ کے شرائط کتنے ہیں؟ اور وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: جمعہ کی شرطیں چھ ہیں۔ (۱) جمعہ کسی آبادی میں ہو (۲) جمعہ ظہر کے وقت میں ہو (۳) جمعہ دو خطبوں کے فوراً بعد ہو (۴) جمعہ شہر میں ایک ہی جگہ میں ہو (۵)

جمعہ جماعت سے پڑھی جائے (۶) جمعہ کم از کم چالیس ایسے مردوں سے پڑھی
108
جائے جو اہل جمعہ ہوں

سوال: جمعہ کے آداب کیا کیا ہیں؟

جواب: جمعہ کا ارادہ کرنے والے کے لیے غسل کرنا، سفید کپڑا پہننا، خوشبو لگانا، (اگر روزہ دار ہو تو خوشبو نہ لگائے کیوں کہ روزہ کی حالت میں خوشبو لگانا مکروہ ہے) اور سکون و وقار کے ساتھ صبح سویرے مسجد جانا البتہ خطیب کے لیے سنت ہے کہ وہ خطبہ کے وقت مسجد میں داخل ہو، پیدل چل کر جانا، راستہ اور مسجد میں ذکر و قرأت میں مشغول رہنا، خطبے کے وقت حاضرین کا خاموش رہنا۔

سوال: جمعہ کے دن اور رات کے ورد کے بارے میں بیان کیجئے

جواب: جمعہ کے دن اور رات میں کثرت سے سورۂ کہف پڑھنا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنا سنت ہے اور جمعہ کی رات میں سورۂ دخان اور جمعہ کے روز سورۂ آل عمران پڑھنا اور کثرت سے دعا کرنا بھی سنت ہے، میزان الکبریٰ میں سید عبدالوہاب شعرانی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نقل فرماتے ہیں کہ جس نے جمعہ کے دن ان دو بیتوں کے پڑھنے کی عادت ڈالی اسے اللہ تعالے اسلام پر موت دے گا۔

اِلٰهِی لَسْتُ لِلْفِرْدَوْسِ اَهْلًا ۰ وَلَآ اَقْوٰی عَلٰی نَارِ الْجَحِیْمِ

فَهَبْ لِی تَوْبَةً وَّاغْفِرْ ذُنُوْبِی ۰ فَاِنَّكَ غَافِرُ الذَّنْبِ الْعَظِیْمِ

بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ نماز جمعہ کے بعد ان اشعار کو پانچ مرتبہ پڑھے۔

خطبۂ جمعہ کے مسائل

سوال: خطبۂ جمعہ کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: خطبۂ جمعہ کی شرطیں آٹھ ہیں (۱) دونوں خطبے ظہر کے وقت ہی میں پڑھنا (۲) خطبہ پڑھنے والے کا چھوٹی بڑی ناپاکی سے پاک ہونا اور نجاسات سے کپڑا، بدن اور جگہ کا پاک ہونا (۳) خطبہ پڑھنے والے کا ستر گاہ چھپانا (۴) خطبہ پڑھنے والا قدرت رکھتا ہو تو خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہونا (۵) خطبہ کا عربی زبان میں ہونا (۶) کم از کم ایسے چالیس افراد کو خطبہ سنانا جو اہل جمعہ ہوں (۷) خطبہ پڑھنے والے کا دو خطبے کے درمیان بیٹھنا (۸) دو خطبوں کے درمیان، خطبہ اور نماز کے درمیان موالاۃ یعنی پے در پے کرنا۔

(نوٹ) خطبہ اور نماز جمعہ کے درمیان مختصرا دو رکعت پڑھنے کا وقفہ نہ رہے ورنہ موالات پائی نہیں جاتی اس لیے خطیب کے خطبے ختم ہوتے ہی موذن اقامت پڑھے اور خطیب ممبر سے اتر کر محراب میں پہونچے اور فورا جمعہ کے لیے تکبیر تحریمہ باندھے یہ سنت ہے، یہ جو لمبے لمبے اعلان کیے جاتے ہیں یہ شرعا درست نہیں بلکہ موالات میں خلل ہونے کی صورت میں جمعہ درست بھی نہیں ہوگی یہاں تک کہ علمانے "سَوُّوْ صُفُوْفَکُمْ" وغیرہ سے صفوں کو درست کرنے کا حکم دینے سے منع کیا ہے۔

سوال: ارکانِ خطبہ کتنے ہیں؟

جواب: خطبے کے ارکان پانچ ہیں (۱) دونوں خطبوں میں الحمد للہ پڑھنا (۲) دونوں خطبوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر درود بھیجنا (۳) دونوں خطبوں میں

تقوے کی وصیت کرنا (۴) کسی ایک خطبہ میں قرآن مجید کی کوئی ایک آیت کی تلاوت کرنا (پہلے خطبے میں ہونا افضل ہے) (۵) دوسرے خطبے میں مسلمانوں کے لیے دعا کرنا۔

نوٹ: الوعظ الاعظم، خطبات علمی، خطبات رضویہ وغیرہ جو خطبے کی کتابیں مارکیٹ میں دستیاب ہیں ان میں خطبے کے چند فرائض نہیں ہیں اس لیے ان کتابوں سے خطبہ نہ دیں، اس کتاب میں جمعہ کے دو خطبے دئے گئے ہیں، ان میں پہلا خطبہ اعلیٰ حضرت قدس اللہ سرہ العزیز کا لکھا ہوا ہے، اسے چند اضافہ کے ساتھ، شافعی مسلک کے مطابق بنایا گیا ہے۔

سوال: یہ جو جمعہ کے دن خطبہ کے لیے امام کے چھڑنے سے پہلے لوگوں کو خاموش رہنے کا حکم دیا جاتا ہے اور اسے "اِنَّ اللہ شریف" کہتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ مستحب ہے۔

نوٹ: جمعہ کے لیے چالیس افراد کا ہونا ضروری ہے یعنی خطبے کے آغاز سے چالیس افراد موجود ہونا ضروری ہے اگر ان میں سے ایک بھی کم ہو جائے تو سب کی جمعہ باطل ہوگی۔ عورت، نابالغ، پاگل، مسافر، دوسرے گاؤں کے باشندوں کو ان چالیس افراد میں شامل نہیں کیا جائے گا یعنی ان لوگوں سے چالیس افراد مکمل ہو جانا کافی نہیں۔

سوال: کیا دوسرے گاؤں کے لوگوں پر جمعہ واجب ہے؟

جوب: جی ہاں دوسرے گاؤں کے لوگوں پر نماز جمعہ واجب ہے جب کہ وہ مسافر نہ ہو۔ لیکن ان لوگوں کو جمعہ کی شرعی تعداد میں شمار نہیں کیا جائیگا

وقت سے پہلے یا وقت ختم ہونے کے بعد (یعنی عصر کے وقت) جمعہ پڑھے تو وہ جمعہ صحیح نہیں ہوگی

ایک ہی گاؤں میں ایک سے زیادہ جمعہ نماز نہیں پڑھ سکتے۔ اگر ایک سے زیادہ پڑھے اور دونوں جگہ ساتھ میں رکعت باندھے تو دونوں نماز صحیح نہیں اور اگر ایک کے بعد ایک ہو تو ان کی نماز صحیح ہوتی ہے جن کا امام سب سے پہلے رکعت باندھے۔

کچھ گاؤں کے خطیب خطبہ پڑھنے کے بعد منبر سے اتر کر مصلے پر بیٹھتے ہیں یہ سنت طریقہ نہیں ہے۔ اقامت ختم ہوتے ہی امام مصلے پر پہنچے اور رکعت باندھے یہ سنت طریقہ ہے۔

نوٹ: خطبہ پڑھنے والا (خطیب) خطبہ کے وقت مسجد آئے اور مسجد میں داخل ہوتے وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر سلام کرے اور موذن کے پاس آکر موذن کو بھی سلام کرے موذن سے عصا سیدھے ہاتھ سے لے اور سیڑھی چڑھنے سے پہلے ہی عصا الٹے ہاتھ میں پکڑے پھر سیڑھی چڑھے۔ تیسری سیڑھی پر پہنچ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر سلام کرے اور چوتھی سیڑھی پر بیٹھے۔ پھر موذن اذان دے، اذان ختم ہونے کے بعد خطیب اذان کے بعد والی دعا پڑھے اور پھر خطبہ شروع کرے۔ خطبہ کے دوران خطیب سیدھے ہاتھ سے منبر کا ستون اور الٹے ہاتھ سے عصا پکڑے۔ سنت ہے کہ خطبہ مختصر ہو نہ کہ نماز سے طویل۔

جمعہ کا اِنَّ اللّٰہ شریف

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ (ﷺ) يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۞

يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ۞ إِذَا صَعِدَ الْخَطِيْبُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ خَطَبَ ۞ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ أَحَدُكُمْ وَمَنْ تَكَلَّمَ فَقَدْ لَغٰى ۞ وَمَنْ لَّغٰى فَلَا ثَوَابَ الْجُمُعَةِ لَهٗ ۞ لِأَنَّهٗ قَدْ وَرَدَ فِي الْخَبَرِ ۞ عَنْ سَيِّدِ الْبَشَرِ ۞ وَشَفِيْعِ الْأُمَّةِ فِيْ يَوْمِ الْمَحْشَرِ ۞ سَيِّدِ الْأَشْرَافِ ۞ وَمُتَمِّمِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَوْصَافِ ۞ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۞ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ۞ اِبْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ۞ اِبْنِ هَاشِمٍ ۞ اِبْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ۞ أَنَّهٗ ﷺ قَالَ ۞ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ ۞ اَنْصِتُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ۞ فَاسْتَمِعُوْا يَغْفِرِ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ ۞ وَلِوَالِدِيْنَا وَلِوَالِدِيْكُمْ ۞ وَلِأُسْتَاذِيْنَا وَ لِأُسْتَاذِيْكُمْ ۞ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۞ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۞ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمِ ۞

خطبۂ اولیٰ برائے جمعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ جَمِیْعًا ۞ وَاَقَامَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِلْمُذْنِبِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْهَالِکِیْنَ شَفِیْعًا ۞ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۞

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی کُلِّ مَنْ هُوَ مَحْبُوْبٌ وَّمَرْضِیٌّ لَّدَیْهِ ۞ صَلٰوةً تَبْقٰی وَتَدُوْمُ بِدَوَامِ الْمَلِكِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ۞ اَمَّا بَعْدُ ۞

فَیٰاَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اُوْصِیْکُمْ وَنَفْسِیْ بِتَقْوَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِی السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ ۞ فَاِنَّ التَّقْوٰی سَنَامُ ذُرَی الْاِیْمَانِ ۞ وَاذْکُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ کُلِّ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ ۞ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْلَمُوْنَ بَصِیْرٌ ۞ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۞ وَاقْتَفُوْا اٰثَارَ سُنَنِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۞ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ۞ فَاِنَّ السُّنَنَ هِیَ الْاَنْوَارُ وَزَیِّنُوْا قُلُوْبَکُمْ بِحُبِّ هٰذَا النَّبِیِّ

الْكَرِيْمِ ۞ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ ۞ فَاِنَّ الْحُبَّ هُوَ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ ۞ اَلَا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ ۞ اَلَا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ ۞ اَلَا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ ۞ رَزَقَنَا اللهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ حُبَّ حَبِيْبِهٖ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ ۞ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَكْرَمُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ ۞ كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضٰى ۞ وَاسْتَعْمَلَنَا وَاِيَّاكُمْ بِسُنَّتِهٖ ۞ وَحَيَّانَا وَاِيَّاكُمْ عَلٰى مَحَبَّتِهٖ ۞ وَتَوَفَّانَا وَاِيَّاكُمْ عَلٰى مِلَّتِهٖ ۞ وَاَدْخَلَنَا وَاِيَّاكُمْ فِيْ جَنَّتِهٖ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ وَرَأْفَتِهٖ اَنَّهٗ هُوَ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ ۞ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ اَلْبِرُّ لَا يَبْلٰى وَالذَّنْبُ لَا يُنْسٰى وَالدَّيَّانُ لَا يَمُوْتُ ۞ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ ۞

كَلَامُ اللهِ الْمَلِكِ الْحَنَّانِ

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۞ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ

وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۞ اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ جَوَادٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ رَّحِيْمٌ ۞
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

خطبۂ ثانیہ جمعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَرِيْمِ الْمَعْبُوْدِ ۞ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّحِيْمُ
الْمَحْمُوْدُ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَشْرَفُ مَوْلُوْدٍ ۞
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ مَا سَبَّحَ مَلَكٌ فِيْ
سُجُوْدٍ ۞ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ رَضِيَ عَنْهُمُ اللّٰهُ الْمَسْجُوْدُ ۞ اَمَّا بَعْدُ ۞
فَيٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ ۞ وَبَادِرُوْا اِلٰى اَدَاءِ
مُفْتَرَضَاتِهٖ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَمَرَكُمْ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ
بَدَاَ فِيْهِ بِنَفْسِهٖ وَثَنّٰى مَلٰٓئِكَتِهِ الْمُسَبِّحَةِ بِقُدْسِهٖ ۞ وَقَالَ مُخْبِرًا
اٰمِرًا ۞ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۞
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨالَّذِيْ سَبَّحَ فِيْ
يَدِهِ الْحَصٰى وَنَبَعَ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ الْمَاءُ ۞ اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنْ

سَادَاتِنَا اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ التَّقِیِّ ۞ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ النَّقِیِّ ۞
وَعُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ الزَّکِیِّ ۞ وَعَلِیِّ الْمُرْتَضٰی الْوَفِیِّ ۞ وَعَنِ
الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ۞ وَعَنْ حَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ ۞ وَعَنْ بَقِیَّةِ اَصْحَابِ
رَسُوْلِكَ اَجْمَعِیْنَ ۞ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۞
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ یَاقَاضِیَ
الْحَاجَاتِ طَیِّبْ ثَرَاهُمْ وَاجْعَلِ الْجَنَّةَ مَأْوَاهُمْ ۞ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا
اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞
اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ (۳) اَللّٰهُمَّ لَا تَشْوِ خَلْقَنَا بِالنَّارِ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ
حَطَبِ النَّارِ فَاِنَّهَا بِئْسَ الدَّارُ وَبِئْسَ الْمَثْوٰی وَبِئْسَ
الْقَرَارُ ۞ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۞
اِنَّ اللّٰهَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی
عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞
وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۞

سنت نمازیں

سوال: سنت نمازوں کی قسمیں بیان کیجئے!

جواب: سنت نمازوں کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ نمازیں جن کو جماعت سے پڑھنا سنت ہے اور دوسری وہ نمازیں جن کو جماعت سے پڑھنا سنت نہیں۔

سوال: سنت نمازوں میں سے کن کن نمازوں کو جماعت سے پڑھنا سنت ہے؟

جواب: سنت نمازوں میں سے سات نمازوں کو جماعت سے پڑھنا سنت ہے وہ سات نمازیں یہ ہیں کہ (۱) عید الاضحیٰ کی نماز، (۲) عید الفطر کی نماز، (۳) چاند گرہن کی نماز (۴)، سورج گرہن کی نماز، (۵) نمازِ تراویح، (۶) نماز استسقا اور (۷) رمضان کے مہینے میں نمازِ وتر۔ ان نمازوں کے علاوہ بقیہ تمام نمازوں میں جماعت سنت نہیں۔

سوال: ان نمازوں کو بیان کیجئے جن کو جماعت سے پڑھنا سنت نہیں!۔

جواب: رواتب یعنی فرض کے پہلے اور بعد میں پڑھی جانی والی سنت نمازیں، چاشت کی نماز، تہجد کی نماز، صلاۃ الاوابین، تحیت المسجد کی نماز، تحیت وضو کی نماز، صلاۃ الحاجات، استخارہ کی نماز، سفر کی نماز، تسبیح کی نماز، زوال کی سنت نماز اور توبہ کی سنت نماز ان نمازوں میں سے چند ہیں جن کو جماعت سے ادا کرنا سنت نہیں۔

نماز رواتب:

108

سوال: نماز رواتب کی کل کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: نماز رواتب کی کل بائیس (۲۲) رکعتیں ہیں، ان میں دس رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور بقیہ بارہ رکعتیں غیر مؤکدہ، صبح کی فرض نماز سے پہلے دو ۲ رکعت سنت مؤکدہ، ظہر کی فرض نماز سے پہلے دو ۲ رکعت سنت مؤکدہ اور دو ۲ رکعت سنت غیر مؤکدہ، اور فرض نماز کے بعد دو ۲ رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ، عصر کی فرض سے پہلے چار ۴ رکعتیں سنت غیر مؤکدہ، مغرب اور عشا کی فرض نمازوں سے پہلے دو دو رکعت سنت غیر مؤکدہ اور مغرب وعشا کی فرض نمازوں کے بعد دو دو رکعت سنت مؤکدہ۔

نوٹ: فرض سے پہلی والی سنت نماز کو سنۃ قبلیہ اور بعد والی نماز کو سنت بعدیہ کہتے ہیں، فرض سے پہلے والی سنت نماز کی نیت میں سنت قبلیہ یعنی پہلی والی سنت نماز اور فرض کے بعد والی سنت نماز کی نیت میں سنت بعدیہ یعنی بعد والی سنت نماز اس طرح نیت کرنا ضروری ہے ورنہ نماز درست نہیں ہوگی، جیسا کہ ظہر کے بعد والی سنت نماز کی نیت یوں کرے "ظہر کی بعد والی سنت نماز پڑھتا / پڑھتی ہوں ادا دو رکعت، قبلہ رخ ہو کر، اللہ تعالیٰ کے واسطے" عربی زبان میں اس طرح کی جاسکتی ہے۔ "اُصَلِّیْ سُنَّةَ الظُّهْرِ الْبَعْدِيَّةَ مُتَوَجِّهًا اِلَی الْقِبْلَةِ اَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰی"۔

اسی طرح پہلی والی سنن رواتب کی نیت میں سنت قبلیہ یعنی پہلی والی سنت نماز اس طرح نیت کرنا ضروری ہے جب کہ اس نماز کے بعد والی سنت نماز ہو ورنہ

ضروری نہیں یعنی فجر اور عصر کی پہلی والی سنت نماز میں سنت قبلیہ اس طرح نیت کرنا ضروری نہیں اس لیے فجر اور عصر میں سنن بعدیہ نہیں ہے۔

سوال: نماز رواتب میں کیا کیا سورتیں پڑھی جاتی ہے؟

جواب: فجر کی پہلی والی دو رکعت سنت نماز کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھیں یا پہلی رکعت میں اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ اور دوسری رکعت میں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بڑھیں۔ بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں اَلَمْ نَشْرَحْ اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اس طرح دونوں سورتیں پڑھیں۔

مغرب کی سنت کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا سنت ہے۔

ان نمازوں کے علاوہ بقیہ رواتب کے لیے کوئی سورۃ وارد نہیں ہوئی ہے۔

نماز وتر:

سوال: وتر کی نماز کا وقت کیا ہے؟

جواب: نماز عشا کو ادا کرنے سے وتر کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور یہ وقت فجر صادق تک رہتا ہے۔

سوال: نماز وتر کا کیا حکم ہے؟ جواب: نماز وتر سنت مؤکدہ ہے۔

سوال: وتر کی کتنی رکعت ہے؟

جواب: وتر کی گیارہ رکعتیں ہیں، کم از کم ایک رکعت اور زیادہ سے زیادہ گیارہ

رکعتیں ہیں، تین رکعت سے کم پڑھنا خلاف اولی ہے اور تین سے کم رکعت پڑھنے
108
کی عادت بنانا مکروہ ہے۔

سوال: وتر کی نماز میں پڑھی جانے والی سورتیں کیا کیا ہے؟

جواب: وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ یعنی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى دوسری رکعت میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَاللهُ اَحَد، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا سنت ہے۔

سوال: وتر کی نماز کے بعد کیا پڑھیں؟

جواب: نماز وتر کے بعد دو مرتبہ دھیمی آواز سے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور ایک مرتبہ بلند آواز سے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھیں پھر ایک مرتبہ یہ دعا کریں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ،لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.

نوٹ: ماہِ رمضان میں وتر کو جماعت سے ادا کرنا سنت ہے اور ماہِ رمضان کے علاوہ بقیہ مہینوں میں جماعت سے ادا کرنا سنت نہیں۔ ماہِ رمضان کی سولہویں تاریخ سے لے کر اخیر تک نماز وتر کے آخری رکعت کے اعتدال میں قنوت پڑھنا سنت ہے۔ بہتر ہے کہ قنوت وہ پڑھیں جو فجر کی نماز میں پڑھی جاتی ہے یعنی اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا والی قنوت' اس قنوت کو قنوت رسول کہتے ہیں۔ دوسری قنوت وہ قنوت ہے جو قنوت عمر کہی جاتی ہے وہ بھی پڑھی جاسکتی ہے لیکن بہتر اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا والی قنوت پڑھنا ہے۔ فجر اور رمضان کی سولہویں تاریخ کے بعد کی وتر کو اگر تنہا پڑھ رہا ہے تو

دونوں قنوت کو جمع کر سکتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْ مَنْ ھَدَیْت والی دعا پڑھیں جب اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ تک پہونچے تو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ والی قنوت پڑھے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیجیں۔ یاد رکھیں کہ اس طرح دونوں قنوت کو جمع کرنا امام کے لیے سنت نہیں ہے' امام کے لیے مکروہ ہے اور وہ بھی ایسی کراہت جس کی وجہ سے جماعت کا ثواب فوت ہو جاتا ہے۔

نماز عیدین:

سوال: عیدین کی نماز کتنی رکعت ہے؟

جواب: عیدین کی نماز دو رکعت ہے

سوال: عیدین کی نماز پڑھنے کا حکم کیا ہے؟

جواب: عیدین کی نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

سوال: کیا عیدین کی نماز تنہا پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! عیدین کی نماز تنہا بھی پڑھ سکتے ہیں، لیکن جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت ہے۔

سوال: کیا عورت پر بھی عیدین کی نماز سنت ہے؟

جواب: جی ہاں! عورت پر بھی عیدین کی نماز سنت ہے' البتہ وہ اپنے گھر ہی میں عیدین کی نماز ادا کرے گی۔

سوال: عیدین کی نماز کا وقت کیا ہے؟۔

جواب: عیدین کی نماز کا وقت طلوعِ آفتاب سے لیکر زوال تک ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ طلوع آفتاب کے بیس منٹ ہونے پر عیدالاضحیٰ پڑھی جائے اور عیدالفطر کی نماز کو مزید تاخیر کرنا سنت ہے۔

سوال: کیا نمازِ عیدین کی قضا ہے؟

جواب: جی ہاں! نمازِ عیدین کی قضا ہے۔

سوال: عیدین کی نماز کا طریقہ بیان کیجئے

جواب: عیدین کی نماز کا طریقہ یہ ہے نمازِ عید کی نیت یوں کریں کہ عید الفطر کی سنت نماز پڑھتا (پڑھتی) ہوں دو رکعت ادا قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ کے واسطے' عید الاضحیٰ ہو تو نیت میں عیدالفطر کے بجائے عیدالاضحیٰ کہیں' مقتدی نیت میں مزید یوں کہے کہ پیچھے اس امام کے یا اس امام کی اقتدا میں' امام امامت کی نیت کرے۔ نیت کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہیں پھر دعائے افتتاح یعنی وجہت شریف پڑھیں پھر سات تکبیریں کہیں اسی طرح دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے وقت پڑھی جانے والی تکبیر کے بعد مزید پانچ تکبیریں پڑھیں' ان تکبیروں کے دوران دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا اور تکبیروں کو بلند آواز سے پڑھنا' ہر دو تکبیروں کے درمیان ''سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ'' پڑھنا سنت ہے۔

اگر عیدین کی نماز با جماعت پڑھی گئی ہے تو نماز کے بعد دو خطبے پڑھنا سنت ہے۔ خواتین بھی اپنے ہی گھروں میں عیدین کی نماز کو جماعت سے ادا

کرسکتی ہیں لیکن عورتوں کے لیے عید کی نماز کے بعد خطبہ سنت نہیں۔ اسی طرح تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے نماز عیدین کے بعد خطبہ سنت نہیں۔ خطیب کے لیے سنت ہے کہ وہ عیدین کی نماز کے بعد دئے جانے والے پہلے خطبے کے ابتدا میں نو تکبر اور دوسرے خطبے کے ابتدا میں سات تکبیر پڑھیں اسی طرح دوران خطبہ تکبیر کی کثرت کریں۔ اور یہ تکبیریں مقتدی کے لیے سنت نہیں۔

سوال: نمازِ عیدین میں جو تکبیریں ہیں کیا انکو چھوڑنے سے نماز باطل ہوتی ہے؟

جواب: نمازِ عیدین میں جو تکبیریں ہیں انکو چھوڑنے سے نماز باطل نہیں ہوتی کیونکہ وہ سنت ہے، اور وہ بھی ایسی سنت ہے جس کے ترک کرنے پر سجدۂ سہو بھی نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ: نماز عیدین کی تکبیرات زائدہ کا وقت سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے پہلے ہے اس لیے سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے تکبیرات زائدہ کا وقت فوت ہوجاتا ہے' اسی طرح سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد تکبیر پڑھنا مکروہ ہے۔

نوٹ: نماز عیدین میں حنفی المسلک امام' افضل پر عمل کرتے ہوئے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین تکبیریں کہتا ہے' اس وقت شافعی مقتدی امام کی پیروی میں پہلی رکعت میں صرف تین تکبیریں کہے گا اور دوسری رکعت میں بالکل تکبیر نہیں کہے گا اس لیے سورۂ فاتحہ کے بعد تکبیر کا محل نہیں ہے۔

نوٹ: خطۂ کوکن میں عیدین کی نماز سے پہلے شافعی المسلک امام یہ اعلان کرتا ہے "حنفی

مسلک میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے تین تکبیریں ہیں اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تکبیریں ہیں اس لیے حنفی حضرات پہلی رکعت میں امام کے ساتھ تین ہی تکبیریں کہیں، دوسری رکعت میں امام کے ساتھ بالکل تکبیریں نہیں کہیں بلکہ وہ تلاوت کے بعد رکوع جانے سے پہلے تین تکبیریں کہیں" یاد رکھے کہ یہ سراسر غلط ہے۔ مسلک حنفی میں واجب ہے کہ مقتدی، شافعی المسلک امام کی اقتدا میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ یعنی مکمل بارہ تکبیریں کہے گا، امام کی اقتدا میں دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ سے پہلے تکبیریں کہے گا۔ (ملاحظہ ہوں حنفی بہار شریعت) اس لیے شافعی امام کو چاہیے کہ ہرگز اس طرح کا اعلان نہ کرے۔

سوال: عیدین کی تکبیروں کے بارے میں بیان کیجئے۔

جواب: شبِ عیدین کے سورج ڈوبنے سے لے کر عید کی نماز شروع کرنے تک راستوں میں، مسجدوں اور گھروں میں، بازاروں اور لوگوں کے ازدہام میں بلند آواز سے تکبیر کہنا سنت ہے، اس تکبیر کو تکبیر مطلق کہتے ہیں۔ اور نو ذی الحجہ کی فجر سے لے کر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک پڑھی جانے والی تمام نمازوں کے بعد تکبیر پڑھنا سنت ہے۔ اور اس تکبیر کو تکبیر مقید کہتے ہیں۔ تکبیر مقید کو سلام پھیرنے کے فوراً بعد کہنا سنت ہے۔ عید الفطر میں تکبیرِ مقید نہیں ہے، اس لیے شب عید الفطر کی مغرب، عشا اور فجر نماز کے بعد اس تکبیر کو نماز کے اذکار و دعا سے پہلے نہ پڑھیں۔

ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے عید الاضحیٰ تک یعنی دس دنوں میں اونٹ، بکرے اور بیل یا ان جانوروں کی نسلوں کو دیکھنے یا اس کی آواز کو سننے پر تکبیر کہنا سنت ہے۔

نوٹ: سنت ہے کہ قربانی کا ارادہ کرنے والے ذی الحجہ کے پہلے دن سے قربانی کرنے تک اپنے ناخن اور بال نہ کاٹے۔

مسئلہ: عید الفطر میں نماز سے پہلے کچھ کھانا مسنون ہے اور عید الاضحیٰ میں بلا کچھ کھائیں نماز عید پڑھنا مسنون ہے مستحب ہے کہ عید الاضحیٰ میں نماز عید کے بعد قربانی کے جانور کے کلیجے سے افطار کرے۔

خطبۂ اولی برائے عید الفطر

پہلے ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' (۹ مرتبہ کہیں پھر پڑھیں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۝ اَحْمَدُہٗ حَمْدًا بِلَا تَعْدِیْدُ۝ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ شَھَادَۃً مُّنْجِیَّۃً تَحْتَ الصَّعِیْدُ۝ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَشْرَفُ الْعَبِیْدُ۝

صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً دَائِمَۃً اِلٰی یَوْمِ الْوَعِیْدِ۝ اَیُّھَا النَّاسُ اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ وَاِیَّایَ بِتَقْوَی اللّٰہِ الْمُبْدِأِ الْمُعِیْدِ۝ (اللہ اکبر تین مرتبہ) اِعْلَمُوْا اَنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ یَوْمُ الْعِیْدُ یَوْمُ الْعِیْدِ یَوْمُ سَعِیْدُ۝ یَوْمُ تَسْبِیْحٍ وَتَحْمِیْدٍ۝ یَوْمُ تَھْلِیْلٍ وَّتَعْظِیْمٍ وَّتَمْجِیْدٍ۝ یَوْمُ الزِّیْنَۃِ وَالْعِیْدُ۝ یَوْمُ الْفَضْلِ وَالْمَزِیْدِ۝ یَوْمُ اجْتِمَاعِ الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ۝ (اللہ اکبر تین مرتبہ) فَاتَّقُوا اللّٰہَ ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ۝ لِاَنَّ الْعِیْدَ لَیْسَ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِیْدَ وَلِمَنْ تَفَاخَرَ بِالْعَدَدِ وَالْعَدِیْدِ۝ وَاِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ خَافَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ۝ وَاَطَاعَ لِلْقَوِیِّ الْمَجِیْدِ۝ فَاتَّقُوْا

يَوْمًا تَأْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۞ وَاتَّقُوْا جَهَنَّمَ لِبَاسُ اَهْلِهَا
108
الْحَدِيْدُ ۞ وَعَذَابُهُمْ اَبَدًا جَدِيْدٌ ۞ (اللہ اکبر تین مرتبہ) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لِمَنْ اَلْقَى
السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۞ فَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تَقْوَاهُ تَفُوْزُوْا فِيْ يَوْمِ حَشْرِ الْعَالَمِ
فِيْ صَعِيْدٍ ۞

جَعَلَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِّنَ الْفَائِزِيْنَ الْاٰمِنِيْنَ ۞ وَاَدْخَلَنَا وَاِيَّاكُمْ فِيْ عِبَادِهِ
الصَّالِحِيْنَ ۞ اِنَّ اَحْسَنَ قَصَصِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَبْلَغَ مَوَاعِظِ الْمُتَّقِيْنَ ۞
كَلَامُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۞

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَّاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۞ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۞ وَعَصَمَنَا وَاِيَّاكُمْ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

خطبۂ اولیٰ برائے عید الاضحیٰ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۹ مرتبہ کہیں پھر پڑھیں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ ۞ اَحْمَدُهٗ حَمْدًا بِلَا تَعْدِيْدٍ ۞ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً مُّنْجِيَةً فِيْ يَوْمِ الْوَعِيْدِ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَكْرَمُ الْعَبِيْدِ ۞ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً دَائِمَةً اِلٰى يَوْمِ حَشْرِ الْعَالَمِ فِيْ صَعِيْدٍ ۞ اَمَّا بَعْدُ ۞ اَيُّهَا النَّاسُ اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ وَاِيَّايَ بِتَقْوَى اللّٰهِ الْبَاعِثِ الْمَجِيْدِ ۞ (اللہ اکبر تین مرتبہ) اِعْلَمُوْا اَنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمُ الْعِيْدِ يَوْمُ الْعِيْدِ يَوْمٌ سَعِيْدٌ ۞ يَوْمُ تَسْبِيْحٍ وَّتَحْمِيْدٍ ۞ يَوْمُ تَهْلِيْلٍ وَّتَعْظِيْمٍ وَّتَمْجِيْدٍ ۞ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَالْعِيْدِ ۞ يَوْمُ الْفَضْلِ وَالْمَزِيْدِ ۞ يَوْمُ اجْتِمَاعِ الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ ۞ (اللہ اکبر تین مرتبہ) اِبْتَلٰى فِيْهِ رَبُّنَا ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ ۞ خَلِيْلَهٗ اِبْرَاهِيْمَ بِابْتِلَاءٍ شَدِيْدٍ ۞ فَاتَّبِعُوْا نَهْجَهُ السَّدِيْدَ ۞ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْعِيْدَ لَيْسَ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِيْدَ ۞ وَاِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ خَافَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ ۞ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ عَذَابُهَا شَدِيْدٌ ۞ يُنَادِيْ اَهْلُهَا بُكِيًّا يَا مَالِكُ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنَّا لَا نَعُوْدُ ۞ (اللہ اکبر تین مرتبہ) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۞ فَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تَقْوَاهُ كَيْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمُ الْمَجِيْدِ ۞

جَعَلَنَا اللہُ وَاِیَّاکُمْ مِنَ الْفَائِزِیْنَ الْاٰمِنِیْنَ ۞ وَاَدْخَلَنَا وَاِیَّاکُمْ فِیْ عِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ ۞ اِنَّ اَحْسَنَ قَصَصِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۞ وَاَبْلَغَ مَوَاعِظَ الْمُتَّقِیْنَ ۞ کَلَامُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۞

اَعُوْذُبِاللہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلُ کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُّشْرِکِیْنَ

بَارَکَ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۞ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ۞ وَعَصَمَنَا وَاِیَّاکُمْ بِرَحْمَتِہٖ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

اَعُوْذُبِاللہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا

خطبۂ ثانیہ برائے عیدین

اَللہُ اَکْبَرُ (۷ مرتبہ کہیں پھر پڑھیں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْجَلِیْلِ الْعَلِیِّ ۞ اَحْمَدُہٗ عَلٰی اِحْسَانِہِ الْجَلِیِّ ۞ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ شَھَادَةَ مَنْ اَخْلَصَ دِیْنَہٗ لِلْوَلِیِّ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ۞

صَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَادَامَتِ الْبُكْرَةِ وَالْعَشِيِّ ۞ اَيُّهَا النَّاسُ اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللهِ وَاِيَّايَ بِتَقْوَى اللهِ الْقَوِيِّ (الله اکبر تین مرتبہ) بَادِرُوْا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى عِبَادَةِ رَبِّكُمُ الْغَنِيِّ ۞ وَاتَّبِعُوْا سُنَّةَ نَبِيِّكُمُ الْوَفِيِّ ۞ قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَقَوْلُهٗ قَوْلٌ بَهِيٌّ ۞ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَيْ عَلَى النَّبِيِّ (الله اکبر تین مرتبہ) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنْ سَادَاتِنَا اَبِيْ بَكْرِ ۣ الصِّدِّيْقِ التَّقِيِّ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ النَّقِيِّ وَعُثْمَانَ ذِي النُّوْرَيْنِ الزَّكِيِّ وَعَلِيِّ الْمُرْتَضَى الْوَفِيِّ وَعَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَنْ حَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ وَعَنْ بَقِيَّةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِكَ اَجْمَعِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ طَيِّبْ ثَرَاهُمْ وَاجْعَلِ الْجَنَّةَ مَاْوَاهُمْ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ (۳) اَللّٰهُمَّ لَاتَشْوِ خَلْقَنَا بِالنَّارِ وَلَاتَجْعَلْنَا مِنْ حَطَبِ النَّارِ فَاِنَّهَا بِئْسَ الدَّارُ وَبِئْسَ الْمَثْوٰى وَبِئْسَ الْقَرَارُ رَبَّنَا

اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿10﴾

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۗءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ۔

نماز استسقا:

سوال: استسقا کا کیا مطلب ہے اور استسقا کب کیا جاتا ہے؟

جواب: پانی مانگنے کو استسقا کہتے ہیں اور پانی کی ضرورت ہو اور تالاب وغیرہ خشک ہو جائے یا ضرورت سے کم ہو جائے تو استسقا کیا جاتا ہے۔

سوال: استسقا کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: استسقا کی تین صورتیں ہیں، پہلی صورت یہ استسقا کا مختصر طریقہ ہے وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا ہے' دوسری صورت یہ استسقا کا درمیانی طریقہ ہے وہ ہے کہ کسی بھی نماز کے بعد یا جمعہ کے خطبے میں دعا مانگنا اور تیسری صورت استسقا کا مکمل طریقہ ہے وہ ہے کہ نماز استسقا کا پڑھنا۔

سوال: نماز استسقا کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نماز استسقا کا طریقہ نماز عیدین کے مانند دو رکعتیں ہے یعنی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبریں پڑھی جاتی ہیں' البتہ خطبے

میں تکبیروں کے بجائے استغفار پڑھنا سنت ہے اسی طرح دوسرے خطبے میں دعا کے وقت خطیب قبلے کا رخ کرے گا اور خطیب اور حاضرین دوسرے خطبے کے وقت اپنی چادروں کو الٹیں گے۔ یعنی اپنی چادر کے اوپری کنارے کو نیچے اور دائیں شانے پر رہنے والے کنارے کو بائیں شانے پر اور بایاں شانے پر رہنے والے کنارے کو داہنے شانے پر کریں۔

حاکم اسلام کے لیے سنت ہے کہ نماز کے لیے نکلنے سے پہلے لوگوں کو توبہ کرنے، صدقہ دینے اور تین روزہ رکھنے کا حکم دیں پھر چوتھے دن بحالت روزہ پاک وصاف ہوکر خشوع وخضوع کے ساتھ سارے لوگوں کو صحرا کی طرف لے چلے اور ان کے ساتھ بوڑھے، بچے اور جانور بھی ہوں۔ صحرا پہنچنے کے بعد اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ پکارے اس کے بعد نماز پڑھائے پھر دو خطبے دے۔

اگر روزہ رکھنے پر حاکم اسلام کا حکم ہو تو لوگوں پر روزہ رکھنا فرض ہو جائے گا۔

نماز کسوفین:

سوال: کسوفین کا کیا مطلب ہے؟

جواب: چاند اور سورج گرہن کو کسوفین کہتے ہیں۔

سوال: کسوفین کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسوفین کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔

سوال: کسوفین کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نمازکسوفین کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ فجر کی سنت کے مانند دو رکعت پڑھنا ہے پھر
108
ادنی الکمال (درمیانی طریقہ) یہ ہے کہ دو رکعت اس طرح پڑھی جائیں کہ ہر رکعت میں دو قیام، دو قرات اور دو رکوع ہوں اور اس کا مکمل سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے قیام میں فاتحہ کے بعد مکمل سورۂ بقرہ پڑھنا یا مختلف سورتوں میں سورہ بقرہ کی مقدار آیتیں پڑھنا، دوسرے قیام میں دوسو آیتیں پڑھنا، تیسرے قیام میں ڈیڑھ سو آیتیں اور چوتھے قیام میں سو آیتیں پڑھنا ہے۔ پہلے رکوع اور پہلے سجدے میں سورہ بقرہ کی سو آیتوں کی مقدار، دوسرے رکوع اور دوسرے سجدے میں اسّی آیتوں کی مقدار ،تیسرے رکوع وتیسرے سجدے میں ستّر آیتوں کی مقدار اور چوتھے میں پچاس آیتوں کی مقدار تسبیح پڑھنا ہے۔

نمازکسوفین کے بعد دو خطبے دینا سنت ہے۔ نمازِ کسوفین کا وقت گرہن کی ابتدا سے سورج یا چاند کے مکمل روشن ہونے تک ہے۔

نمازِ تراویح:

سوال: نماز تراویح کا کیا حکم ہے؟

جواب: ماہِ رمضان کی تمام راتوں میں نماز تراویح کا پڑھنا تمام مکلف مرد وعورت کے لیے سنت مؤکدہ ہے اور ترک کرنا مکروہ ہے۔

سوال: نماز تراویح کا طریقہ کیا ہے؟۔

جواب: نماز تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور نماز تراویح میں ہر دو رکعت کے بعد

سلام پھیرنا واجب ہے۔ اگر کوئی تراویح کی نیت سے دو سے زیادہ رکعتوں کو ایک ہی سلام سے پڑھے تو نماز باطل ہو جائے گی۔ تراویح کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے یوں نیت کرے کہ تراویح سنت نماز پڑھتا (پڑھتی) ہوں دو رکعت ادا قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ کے واسطے' مقتدی ہو تو نیت میں مزید یوں کہے کہ پیچھے اس امام کے یا اس امام کی اقتدا میں پھر تکبیرِ تحریمہ کہے اور ہر رکعت کے قیام میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اور سورۂ فاتحہ کے بعد کسی بھی سورت کے کم از کم ایک آیت کا پڑھنا سنت ہے اور مکمل قرآن کا پڑھنا افضل ہے۔

تراویح کی نماز تنہا بھی پڑھی جا سکتی ہے البتہ جماعت سے پڑھنا سنت ہے جب تراویح کی نماز کو جماعت سے پڑھے تو نیت میں جماعت کی نیت کرے۔ نماز تراویح کی جماعت شروع ہونے سے پہلے کسی ایک کا ''اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ'' پکارنا سنت ہے۔

خواتین گھر میں نماز تراویح کی جماعت قائم کر سکتی ہیں اور اگر جماعت قائم نہ کر پائیں تو تنہا پڑھنے کی کوشش کریں' تراویح کی نماز کو ترک نہ کریں۔

استخارہ کی نماز:

جب آپ کوئی جائز کام کرنے کا ارادہ کریں تو اس وقت استخارے کی دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں، یہ سنت ہے۔ جب نماز سے فارغ ہوں تو اللہ سے

یہ دعا مانگیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ[108] وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ وَ أَنْتَ عَلاَّمُ الْغُیُوبِ۔ أَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ (یہاں پر اپنی حاجت کا نام لیں) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ أَللّٰهُمَّ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ (اپنی ضرورت کا نام لیں) شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ.

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے وسیلہ سے خیر طلب کرتا ہوں، اور تیری طاقت کے وسیلہ سے طاقت طلب کرتا ہوں، اور میں تجھ سے تیرے عظیم کرم کا طلب گار ہوں۔ بے شک تو طاقت رکھتا ہے اور مجھ میں کوئی طاقت نہیں، تو جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو غیب کی باتیں اچھی طرح جانتا ہے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے دین ودنیا، میری معیشت، میرے معاملے کے نتائج میں دیری سے یا جلدی سے ہونے والے امور میں تیرے علم میں میرا یہ کام خیر ہے تو اس کو میرے لیے ممکن بنا اور اس میں برکت عطا فرما کر میرے لیے آسان بنا اور اگر تیرے علم میں میرے دین ودنیا، میری زندگی میں اور میرے معاملے کے نتائج، جلدی اور دیر سے ہونے والے معاملوں میں یہ کام میرے حق میں برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے بچالے، اور جس طرف بھی بھلائی ہو مجھے اسے کرنے کی طاقت دے، پھر مجھے اس پر راضی رکھ۔

دعا کی شروعات اور اختتام اللہ کی حمد، اور نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام سے کریں۔ استخارے کی نماز ودعا کے بعد جس معاملے کے لیے استخارہ کیا تھا اس

معاملے کے کرنے یا نہ کرنے میں جس طرف دل مائل ہو اسے کر گزریں۔ اگر استخارہ کرنے کے باوجود دل کسی طرف مائل نہ ہو تو بار بار استخارے کی نماز و دعا پڑھتے رہیں، یہاں تک کہ دل کسی ایک چیز پر جم جائے۔ البتہ اگر بار بار نماز و دعا کرنے کے باوجود کچھ سمجھ میں نہ آئے اور آپ اس کام میں تاخیر کر سکتے ہیں تو تاخیر کریں ورنہ کام شروع کر دیں۔ اس صورت میں یہی اللہ کی طرف سے اجازت کا اشارہ ہوگا۔

چاشت کی نماز:

چاشت کی نماز کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور بہتر یہ ہے کہ یہ نماز دو دو رکعت کر کے پڑھیں اور آٹھ رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں۔

سورج نکلنے کے بعد سورج کے ایک نیزے کی مقدار بلند ہونے پر چاشت کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے یعنی سورج نکلنے کے تقریباً بیس منٹ بعد اور یہ وقت زوال تک رہتا ہے۔ افضل یہ ہے کہ فجر صادق کے بعد چوتھائی دن گزرنے پر نماز چاشت ادا کریں۔ نماز چاشت میں ہر پہلی رکعت میں سورۂ "وَالشَّمْسِ" اور ہر دوسری رکعت میں "وَالضُّحٰی" پڑھیں۔

چاشت کی نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعا:

أَللّٰهُمَّ إِنَّ الضُّحَاءَ ضُحَاؤُكَ، وَالْبَهَاءَ بَهَاؤُكَ، وَالْجَمَالَ جَمَالُكَ، وَالْقُوَّةَ قُوَّتُكَ،وَالْقُدْرَةَ قُدْرَتُكَ،وَالْعِصْمَةَ عِصْمَتُكَ.أَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ رِزْقِيْ فِي السَّمَاءِ فَأَنْزِلْهُ، وَإِنْ كَانَ فِي الْأَرْضِ فَأَخْرِجْهُ، وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا فَيَسِّرْهُ، وَإِنْ كَانَ حَرَامًا فَطَهِّرْهُ، وَإِنْ كَانَ بَعِيْدًا فَقَرِّبْهُ بِحَقِّ ضُحَائِكَ وَبَهَائِكَ وَجَمَالِكَ وَقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ اٰتِنِيْ مَا اٰتَيْتَ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ.

اے اللہ! روشنی، خوبصورتی اور جمال تیرا پیدا کیا ہوا ہے، اے اللہ! طاقت، قدرت اور پاک دامنی تیری طرف سے ہے، اے اللہ! اگر میرا رزق آسمان میں ہوتو اسے نازل فرما اور اگر زمین میں ہوتو اسے نکال دے، اگر دشوار ہوتو اسے آسان فرما دے، اگر حرام ہوتو اسے پاک فرمادے، اگر دور ہوتو اسے قریب فرمادے۔ تیری پیدا کی ہوئی روشنی، خوبصورتی، جمال، طاقت اور قدرت کے وسیلے سے مجھے وہ چیز عطا فرما جو تو نے اپنے نیک بندوں کو عطا فرمائی۔

اشراق کی نماز:

اشراق کی دو رکعت سنت ہے' نماز اشراق کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر زوال تک ہے اور بہتر ہے کہ سورج نکلنے کے بیس منٹ ہونے کے بعد ہی اشراق کی نماز ادا کریں۔

اوابین کی نماز:

نماز اوابین کی بیس رکعتیں ہیں۔ اس نماز کا وقت مغرب اور عشا کے درمیان ہے۔ یہ کم سے کم دو رکعت ہے' اکثر علما چھ رکعت ادا کرتے ہیں۔

تہجد کی نماز:

نماز تہجد کی کم سے کم دو رکعت ہے' جتنی رکعتیں بھی چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ رات کے ایک نیند کے بعد تہجد کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔ اور سونے سے پہلے نماز عشا نہیں پڑھے تو صرف نیند سے تہجد کا وقت داخل نہیں ہوتا بلکہ عشا کی نماز کو ادا کرنے کے بعد ہی تہجد کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔

تسبیح کی نماز:

صلاۃ التسبیح کی چار رکعتیں ہیں دن میں صلاۃ التسبیح ادا کرتے وقت چاروں رکعت کو ایک سلام سے پڑھنا بہتر ہے جب کہ رات میں دو دو رکعت کر کے چار رکعت پڑھنا بہتر ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" دوسری میں "وَالْعَصْرِ" تیسری میں سورۂ "کَافِرُون" اور چوتھی میں سورۂ "اِخْلَاص" پڑھنا سنت ہے۔ اس کی ہر رکعت میں ۷۵ (پچہتر) بار "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" پڑھیں۔ اس نماز میں اس تسبیح کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں قرأت مکمل ہونے کے بعد پندرہ مرتبہ پڑھیں اور رکوع، اعتدال، دو سجدے اور سجدے کے درمیانی جلسے میں دس دس مرتبہ پڑھیں اسی طرح جلسۂ استراحت میں دس مرتبہ اور قعدے میں تشہد سے پہلے دس مرتبہ پڑھیں۔ جلسۂ استراحت میں دس مرتبہ پڑھی جانے والی تسبیح کو قراءت کے بعد اور قراءت کے بعد پندرہ مرتبہ پڑھی جانے والی تسبیح کو قراءت سے پہلے پڑھ سکتے ہیں۔ قول معتمد کی بنا پر صلاۃ التسبیح کا شمار نفل مطلق میں ہوتا ہے۔

صلاۃ التسبیح سے سلام پھیرنے سے پہلے پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ تَوْفِيْقَ أَهْلِ الْهُدَى وَأَعْمَالَ أَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ أَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ أَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ أَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ أَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ أَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى أَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى أَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ

عَمَلًا أَسْتَحِقُّ بِهِ رِضَاكَ وَحَتّٰى أُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى أُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حَيَاءً مِّنْكَ وَحَتّٰى أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ.

اے اللہ! میں تجھ سے راہِ ہدایت پر چلنے والوں کی توفیق، اہلِ یقین کے اعمال، توبہ کرنے والوں کا خلوص، صبر کرنے والوں کی ہمت، اہلِ خشیت کی کوشش، اہلِ رغبت کی طلب، احتیاط کرنے والوں کی عبادت اور علم والوں کا عرفان مانگتا ہوں تا کہ میں تجھ سے ڈروں۔

اے اللہ ! میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانی سے بچائے تا کہ میں تیری فرما برداری کا ایسا کام کروں جو مجھے تیری رضا کا مستحق بنائے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے صرف تیرے لیے توبہ کروں، تجھ سے حیا کرتے ہوئے صرف تیرے لیے خیرخواہی کروں اور تجھ سے حسن ظن رکھتے ہوئے تمام معاملات میں تجھ پر بھروسا کروں، تمام عیبوں سے پاک ہے نور کو پیدا فرمانے والا۔

زوال کی نماز:

زوال کی سنت چار رکعت ہیں۔کم سے کم دو رکعت ہیں۔اس کا وقت زوال سے شروع ہوجاتا ہے۔

مزید چند نمازیں:

حج وعمرہ کے لیے احرام باندھنے سے پہلے' سفر کے لیے روانہ ہوتے وقت' نکاح سے پہلے دلہن کے ولی اور دلہا کے لیے' گھر سے نکلنے سے پہلے' کسی حاجت

کے حصول کے لیے دعا کرنے سے پہلے، طواف کے بعد، وضو کے بعد، قرآن کو حفظ کرنے کے بعد، مسافر اپنے مقصد میں پہونچنے کے بعد، سفر سے واپس آنے کے بعد، گھر کے اندر داخل ہونے کے بعد، حمام سے نکلنے کے بعد، دلہا اور دلہن کے لیے پہلی رات میں، توبہ سے پہلے، توبہ کرنے کے بعد اور مسجد میں داخل ہونے پر دو دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ اسی طرح پہلے مرتبہ کسی زمین سے گزرتے وقت اور ایسی جگہ سے گزرتے وقت جہاں کوئی اللہ کی عبادت کرنے والا نہ ہو تو دو رکعت نماز ادا کرنا سنت ہے۔

بڑی راتوں میں پڑھی جانے والی نمازیں:

شبِ عیدین، شب برائت، شب قدر، شب معراج، رمضان کی انتیسویں رات، شب عاشورا اور شب تاسوعا بڑی رات کہی جاتی ہیں۔ ان راتوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کے ذریعے شب بیداری سنت ہے۔ اس لیے ان راتوں کو صلاۃ التسبیح، صلاۃ الاوابین، نفل مطلق، وتر کی نماز گیارہ رکعتیں پڑھ کر شب بیداری کی جاسکتی ہے۔ ہمارے علاقے میں بڑی راتوں میں نمازوں کے متعلق پرچہ بانٹا جاتا ہے جس میں کئی کئی رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے، پاکستان پنج سورہ جیسی چند علاقائی کتابوں میں ان نمازوں کی بڑی بڑی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ یاد رہے کہ ان نمازوں کو صلاۃ الرغائب کہا جاتا ہے اس سلسلہ میں جو روایت آئی ہے وہ موضوع ہے اس لیے ان نمازوں کا پڑھنا ناجائز و گناہ ہے۔

108

جنازے کا بیان

مرض بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے، جابر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام السائب کے پاس تشریف لے گئے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے عرض کی بخار ہے خدا اس میں برکت نہ کرے فرمایا بخار کو برا نہ کہو کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو (مسلم شریف) بس صبر کرنا چاہیے، انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جب اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا (بخاری شریف)

انسان ہر وقت موت کی یاد کرے، یہ سنت ہے، موت کی یاد کرتے رہنے سے اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے اور انسان گناہوں سے باز آتا ہے۔ اور خالص توبہ کر کے ہر وقت مرنے کی تیاری میں رہتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے آقا دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لذّتوں کو توڑ دینے والی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

ہر انسان پر فرض ہے کہ جب بھی اس سے گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ

کرے مریض کا ہر وقت توبہ کر کے موت کی تیاری میں رہنا سنت مؤکدہ ہے.

عیادتِ مریض

بیمار کی زیارت کرنا سنت ہے جب کہ بیمار فاسق اور بدمذہب نہ ہو پس فاسق اور بدمذہب کی زیارت کرنا مکروہ ہے۔انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اچھی طرح وضو کرے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے ،جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا (ابوداؤد) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑے "اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ" اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہو جائے گی (ابو داود، ترمذی شریف) زیارت کرنے والے کا مریض کے پاس بلاضرورت زیادہ دیر ٹھہرنا مکروہ ہے۔اور مریض کو کھانے اور دوا پینے کے لیے زبردستی کرنا مکروہ ہے۔

سکرات الموت:

جب کسی شخص پر موت کا اثر ظاہر ہو تو اس کو دائیں کروٹ پہ لٹا دو اس طرح کہ بدن کے سامنے کا حصہ قبلہ رخ ہو، پھر اس کے پاس بیٹھ کر کلمہ شریف کی تلقین اس طرح کریں کہ کوئی اس کے پاس بلند آواز سے ایک مرتبہ کہے کہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اللہُ" پھر خاموش ہو جائے اگر وہ کلمہ نہیں پڑھے تو تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ ایک مرتبہ تلقین کرے لیکن اس کو پڑھنے کا حکم نہ دیں، جب وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو تلقین کرنے والا چپ ہو جائے، یہ کوشش نہ کرے کہ کلمہ برابر جاری رہے اور پڑھتے پڑھتے دم نکل جائے، بلکہ اس کے منہ سے جو آخری بات نکلے وہ کلمہ ہونا چاہیئے، ہاں اگر کلمہ پڑھ لینے کے بعد پھر کوئی دنیوی بات کرے تو دوبارہ کلمہ کی تلقین کرے، جب وہ پڑھ لے تو چپ ہو جائی اور اس کے قریب بیٹھ کر جہراً سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے، جس سے موت کی سختی کم ہو جاتی ہے، اور سورۂ رعد کی بھی تلاوت کرے، لیکن وہ پست آواز سے کرے۔ اور اس کو گھونٹ گھونٹ کر کے پانی پلائے۔ اور قریب المرگ شخص کے پاس جنبی اور حائضہ کا رہنا مکروہ ہے۔

جب موت واقع ہو جائے تو کوئی ایک میت کے آنکھیں "بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ" پڑھتے ہوئے نرمی سے بند کر دے۔ اور کپڑے کی ایک چوڑی پٹی لے کر میت کی ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر سر پر لا کر گرہ لگا دے پھر ہاتھ پاؤں سیدھے کرے۔ اور جوڑوں کو نرم ڈھیلا کرے، بدن کے کپڑے اتار کر میت کو پتلے کپڑے سے چھپائے اور پیٹ پر چھوٹی وزنی چیز رکھے اور میت کا رخ قبلہ کی طرف کر دیں۔ جلد از جلد دفنانے کی کوشش کرنا سنت ہے۔

مسئلہ: مکان میں تصویر یا کتّا نہ ہو۔ اس لیے کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، جس گھر میں جاندار کی تصویر اور کتّا ہو۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص پانی کے جہاز یا کشتی وغیرہ میں فوت ہو جائے اور خشکی وہاں

سے اس قدر دور ہو کہ نعش کے خراب ہوجانے کا اندیشہ ہو تو اس وقت چاہئے کہ غسل کفن اور نماز جنازہ سے فارغ ہو کر کفن کو اس پر اچھی طرح بندھ کر دریا میں ڈال دیں اور اسکے ساتھ کوئی وزنی پتھر یا لوہا وغیرہ بھی باندھ دیں تاکہ نیچے بیٹھ جائے۔

میت پر نوحہ و ماتم کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ایک دفعہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریض ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ان کی عیادت کے لیے آئے، آپ ﷺ جب اندر تشریف لائے تو ان کو بڑی سخت حالت میں پایا، آپ ﷺ نے سعد بن عبادہ کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کے گرد لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا ختم ہو چکے؟ (بطور مایوسی یا حاضرین سے استفسار کے طور پر آں ﷺ نے یہ بات فرمائی) تو لوگوں نے عرض کیا نہیں، ابھی ختم نہیں ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی یہ حالت دیکھ کر رونا آ گیا، اور جب لوگوں نے آپ ﷺ پر گریہ کے آثار دیکھے تو وہ بھی رونے لگے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگو! اچھی طرح سن لو اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر تو سزا نہیں دیتا، کیونکہ اس پر بندہ کا اختیار اور قابو نہیں ہے۔ پھر زبان کی طرف اشارہ

کر کے فرمایا لیکن اس کی غلطی پر یعنی زبان سے نوحہ و ماتم کرنے پر سزا دیتا ہے اور مصیبت پر ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھنے اور دعاء و استغفار کرنے پر رحمت فرماتا ہے۔ (صحیح بخاری شریف مسلم شریف) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں، آپ ﷺ نے انھیں بند کیا اور فرمایا جب روح جسم سے نکل جاتی ہے تو بینائی بھی اس کے ساتھ چلی جاتی ہے، اس لیے موت کے بعد آنکھوں کو بند ہی کر دینا چاہیئے، آپ ﷺ کی یہ بات سن کر ان کے گھر کے آدمی چلا چلا کر رونے لگے اور اس رنج اور صدمہ کی حالت میں ان کی زبان سے ایسی باتیں نکلنے لگیں جو خود ان لوگوں کے حق میں بد دعا تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگو اپنے حق میں خیر اور بھلائی کی دعاء کر و اس لیے کہ تم جو کہہ رہے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے اس طرح دعا فرمائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے اللہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما اور اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ان کا درجہ بلند فرما اور اس کے بجائے تو ہی نگرانی فرما ان کے پس ماندگان کی اور رب العالمین بخش دے ہم کو اور اس کو اور اسکی قبر کو وسیع اور منور فرما (صحیح مسلم)

میت کو بوسہ دینا جائز ہے آں حضرت ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا، اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

غسل المیت

میت کو نہلانے کا حق سب سے پہلے تو اس کے قریب ترین رشتہ داروں کو ہے، بہتر ہے کہ وہ خود نہلائیں اور عورت کی میت کو قریبی رشتہ دار عورت نہلائے، کوئی دوسرا شخص بھی نہلا سکتا ہے، لیکن مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے، جو ضروری مسائل سے واقف اور دیندار ہو۔ ہر غیر شہید مسلمان کی میت کو کفنانا' دفنانا' غسل دینا اور اس پر نمازِ جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے۔

شہید کی میت کو غسل دلانا اور اس پر نماز پڑھنا حرام ہے، جس حالت میں شہید ہوا ویسے ہی خون کے کپڑے میں دفنانا فرض کفایہ ہے۔ ہاں اگر شہید کے کپڑے سے تمام بدن کو ڈھانپ نہیں سکتے تو اس کپڑے کے ساتھ دوسرا کپڑا ملا سکتے ہیں۔

سوال: غسل میت کے فرائض کتنے ہیں؟

جواب: غسل میت کا ایک ہی فرض ہے اور وہ تمام بدن پر پانی کا بہانا ہے۔

سوال: میت کو غسل دلاتے وقت نیت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کو غسل دلاتے وقت نیت کرنا سنت ہے۔

سوال: میت کو غسل دینے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: غسل دینے کے لیے ایسی جگہ تیار کریں جس کے اوپر چھت ہو اور چاروں طرف پردہ ہو اور اس جگہ لوبان جیسی خوشبودار چیز کی دھونی دیں تاکہ میت کے

پیٹ سے نکلنے والی چیز کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف نہ پہنچے۔ میت کو لٹائی جانے والی
جگہ ایسی رہے کہ میت کا سر پیر سے اونچا رہو تا کہ سر پر بہایا ہوا پانی پیر سے بہہ کر
جائے۔ میت کے غسل خانے میں تین آدمی کا ہونا سنت ہے۔ (غسل دیتے وقت
غاسل (غسل دینے والا)، مدد کرنے والے اور میت کے ولی کے علاوہ اس جگہ اور
کوئی نہ ہو) پھر گھر کے اندر سے میت کو غسل دینے کے لیے لے جائے۔ اور میت
کو اٹھاتے وقت ''بِسْمِ اللّٰہِ'' کہتے ہوئے اٹھائیں اور غسل خانہ تک لے
جاتے وقت تسبیح ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ'' پڑھتے رہیں اور میت کو اونچے تخت پر
لٹایا جائیں۔ پھر میت کو غسل دینے والے کے گھٹنے سے ٹیک لگا کر بٹھائیں اور وہ
سیدھا ہاتھ میت کے گردن پر رکھے اور اس کا انگوٹھا سر پر رکھے تا کہ میت کا سر نہ
جھکے۔ اور الٹے ہاتھ سے میت کے پیٹ کو نرمی سے بار بار دبائے تا کہ پیٹ کے
فضلات باہر نکل جائیں۔ پھر میت کو پیٹھ کے بل لٹا کر الٹے ہاتھ سے شرم گاہ کو
دھوئے۔ اس وقت ہاتھ میں کپڑا لپیٹا ہوا ہو کیونکہ شرمگاہ کو ننگے ہاتھ سے چھونا حرام
ہے۔ پھر ہاتھ کا کپڑا نکال کر پھینک دے۔ اور ہاتھ کو اچھی طرح دھوئے۔ پھر
بائیں ہاتھ کی چھنگلی پر کپڑا لپیٹ کر ناک صاف کرے اور شہادت کی انگلی سے
دانت صاف کرے۔ ناخن میں میل جمی ہوئی ہو تو تنکے کے ذریعے نرمی سے صاف
کرے۔ پھر دوبارہ ہاتھ پر دوسرا کپڑا لپیٹ کر بدن پر کوئی نجاست لگی ہو تو اسے

صاف کرے۔اور دونوں ہاتھوں میں کپڑا لپیٹ کر نماز سا مکمل وضو کرائے۔(یعنی دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئے،کلی کرائے اور ناک میں پانی چڑھائے)وضو میں نیت واجب ہے کلی کراتے اور ناک میں پانی چڑھاتے وقت میت کے منہ کو ایک سائڈ میں گھما دے تاکہ پانی اندر نہ چلا جائے۔پھر نیت کرتے ہوئے غسل دینا شروع کرے۔پہلے سر کو بیری کے پتہ یا صابن وغیرہ سے دھوئے۔پھر داڑھی اور سر کے بالوں میں اتنی نرمی سے کنگھی کرے کہ بال نہ ٹوٹے (اور اگر بال ٹوٹ جائے تو اسے بھی جمع کر کے کفن میں ڈالے)میت کے دائیں سائڈ کے سامنے کے حصے پر گردن سے لے کر پیر تک صابن لگائے پھر بائیں سائڈ کے سامنے کے حصے پر صابن لگائے پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں سائڈ کے پچھلے حصے پر صابن لگائے۔اور دائیں کروٹ پر لٹا کر بائیں سائڈ کے پچھلے حصے پر صابن لگائے۔پھر اسی طرح پہلے دائیں سائڈ کے سامنے کے حصے کو پانی سے دھوئے پھر بائیں سائڈ کے سامنے کے حصے کو پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں سائڈ کے پچھلے حصے کو اور دائیں کروٹ پر لٹا کر بائیں سائڈ کے پچھلے حصے کو پانی سے دھوئے۔اسی طرح اور دو مرتبہ کرنے سے تین مرتبہ صابن لگانے کی سنت حاصل ہو جاتی ہے۔پھر پانی میں اتنی مقدار میں کافور ڈالے جس سے پانی میں زیادہ تغیر نہ ہو جائے اور سر سے لے کر پاؤں تک تین مرتبہ پانی بہائے اس پانی کو (فقہا)ماے قراع کہتے ہیں۔ پہلی مرتبہ پانی بہانے سے فرض ادا ہو جائے گا دوسری اور تیسری مرتبہ پانی بہانا

سنت ہے۔ پھر نرم کپڑے سے میت کے بدن کو نرمی سے پونچھے۔ (سنت ہے کہ نہلانے کے لیے ٹھنڈا اور نمکین پانی کا استعمال کریں، گرم پانی سے نہلانے سے میت جلد سڑ جانے کا خدشہ رہتا ہے)

سوال: غسل دینے کے بعد میت کو کیا کرے؟

جواب: میت کو غسل دے چکے تو فورا کفنائے۔ سفید کپڑے سے کفنانا افضل ہے۔ میت پر جو قرض ہے اس کو ادا کرنے کے بعد جو مال بچا ہوا ہو اس سے تین ایسے لفافے (چادریں) خرید کر کفنائے جن سے پورا بدن ڈھنک جائے۔ یہ واجب ہے۔ اس سے کم کرنے کا حق کسی کو نہیں۔

میت اگر شادی شدہ عورت کی ہو تو اس کی تجہیز و تکفین کا خرچ اس کے شوہر کرے گا اگر چہ عورت نے مال چھوڑا ہو۔

میت مرد یا غیر شادی شدہ عورت ہو تو اس کی تجہیز و تکفین کا خرچ اس کے ترکہ سے کیا جائے گا، اور میت نے مال بالکل نہیں چھوڑا تو اس کی تجہیز و تکفین کا خرچ اس شخص کے ذمہ ہے جس پر میت کی زندگی میں اس کا خرچ (نفقہ) واجب تھا اگر میت نے مال نہیں چھوڑا اور ایسا بھی کوئی شخص زندہ نہیں جس پر اس کا نفقہ واجب ہو، تو اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ تجہیز و تکفین کا خرچ بیت المال (سرکاری خزانہ) سے کرے۔ اگر حکومت بھی یہ فریضہ ادا نہیں کرتی تو جن جن گاؤں کے مسلمان مالداروں کو اس میت کی اطلاع ہو ان سب پر فرض کفایہ کے طور پر لازم ہے کہ مل کر یہ خرچ برداشت کریں۔

سوال: کفنانے کا طریقہ بیان کیجئے؟

جواب: میت مرد ہوتو پہلے ایک چادر بچھائیں اور اس پر خوشبو اور کافور چھڑکیں، پھراس پر دوسری اور تیسری چادر بچھا کر ہر ایک پر کافور چھڑکیں، اس کے بعد میت کو اس پر لٹادیں اور ہر ایک چادر کو پہلے میت کے بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے لپیٹیں اور سر کے اوپر اور پیروں نیچے ایک ایک باندھ (گانٹھ) باندھیں اور اسی طرح کمر کے پاس ایک باندھ (گانٹھ) باندھیں۔ عورت کی میت ہوتو اسے پہلے تہبند اور قمیص پہنائیں، پھر سر کے بالوں کو تین حصے کر کے اوڑھنی اڑھائیں۔ اس کے بعد دو چادریں لپیٹ لیں اور باندھیں۔ خواتین کی میت میں سینے پر بھی ایک چوڑا بند باندھا جائے گا جسے سینہ بند کہا جاتا ہے۔

مرد اور عورت کو کفنانے سے پہلے ایک کپڑے میں کافور والا کپاس بچا کر اس کپڑے سے لنگوٹ باندھیں۔ سنت ہے کہ تمام سوراخوں میں کپاس رکھیں اسی طرح تمام سجدے کے اعضا میں کپاس رکھیں۔

سوال: خواتین کو کتنے کپڑوں سے کفنایا جائے گا؟

جواب: خواتین کو پانچ کپڑوں سے کفنایا جائے گا اور وہ ایک ازار' ایک قمیص' ایک دوپٹہ اور دو لفافے ہیں۔

سوال: مرد کو کتنے کپڑوں سے کفنایا جائے گا؟

جواب: مرد کو صرف تین کپڑوں سے کفنایا جائے گا اور وہ تین لفافے ہیں۔

سوال: مرد کو کفن میں قمیص اور عمامہ پہنایا جاتا ہے کیا یہ جائز ہے؟
25
جواب: اگر کسی عاقل و بالغ کے مال سے اس کی اجازت کے ساتھ عمامہ اور قمیص کا اضافہ کرنا چاہے تو عمامہ اور قمیص کا اضافہ کیا جا سکتا ہے اس لیے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے صاحب زادہ کو کفناتے وقت تین لفافے کے ساتھ قمیص اور عمامہ بھی پہنایا ہے (بیہقی) اور عبداللہ بن ابی کی موت کے وقت اس کے بیٹے نے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ! آپ کا قمیص عطا فرمایئے تا کہ اس سے والد محترم کو کفنا سکوں اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا قمیص عطا فرمایا (بخاری اور مسلم) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کفن میں قمیص پہنانے سے منع نہیں فرمایا۔ ان باتوں سے معلوم ہوا کہ کفن میں قمیص اور عمامہ پہنانا جائز ہے بشرطیہ کہ کسی بالغ کے مال سے اس کی اجازت سے کفنایا جا رہا ہو۔

مرد ہو یا عورت اسے پانچ سے زیادہ کپڑوں سے کفنانا مکروہ ہے بعض علما نے ناجائز وحرام کہا ہے۔ اسی طرح بالغ کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر یا نابالغ کے مال سے اگرچہ اس کی اجازت ہو تین سے زیادہ کپڑوں سے کفنانا ناجائز وحرام ہے۔ البتہ ایک لنگوٹ اور عورت کی میت سینہ بند کا شمار ان کپڑوں میں نہیں ہوتا اس لیے لنگوٹ اور سینہ بند کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ: کفنانے کے لیے وقف کیے ہوئے مال سے کفناتے وقت ایک لفافے سے زیادہ کپڑوں سے کفنانا بھی ناجائز وحرام ہے۔

سوال: کفنانے کے بعد کیا کرے؟

جواب: کفنانے کے بعد میت کو مسجد لے جا کر نماز جنازہ پڑھیں۔

نوٹ: سنت ہے کہ جنازہ لے جاتے وقت لوگ جنازے کے آگے آگے وقار و اطمنان سے ذکر اللہ کرتے ہوئے چلیں۔ نہ کہ جنازے کے پیچھے۔ آج کل لوگ جنازے کے پیچھے چلتے ہیں۔ یہ سنت کے خلاف ہے۔

سوال: نمازِ جنازہ کے فرائض کتنے ہیں؟ بیان کیجئے۔

جواب: نماز جنازہ کے فرائض سات ہیں (۱) نیت کرنا (۲) قیام (۳) چار تکبیریں (۴) سورۂ فاتحہ کا پڑھنا (۵) دوسری تکبیر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا (۶) تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے مغفرت کی دعا کرنا (۷) چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا۔

سوال: نماز جناز کی شرطیں بتائیے؟

جواب: نماز جنازہ کی شرطیں چھ ہیں نمازی کا حدث سے پاک ہونا، نجاست سے پاک ہونا، ستر چھپانا، قبلہ رخ ہونا، میت کا غسل اور جنازے کا نمازی کے سامنے ہونا جیسا کہ امام مقتدی کے سامنے جب کہ وہ غائبانہ نماز جنازہ نہ ہو۔

سوال: دفن کی ہوئی میت پر نماز جنازہ ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ادا کر سکتے ہیں لیکن جس گاؤں میں میت دفنائی گئی ہے اسی گاؤں میں نمازِ جنازہ پڑھنی ہو تو اس میت کی قبر کے پاس پڑھنا ہوگا اس وقت قبر نمازی کے سامنے ہو جیسا کہ امام مقتدی کے سامنے اور اگر وہ میت دوسرے گاؤں میں

ہوتو غائبانہ نماز ادا کر سکتے ہیں۔

108

سوال: نمازِ جنازہ کا مکمل سنت طریقہ بیان کیجئے؟

جواب: میت کو غسل دلانے کے بعد کفنا کر امام جنازہ کے سامنے مرد کے سر کے پاس اور عورت کی کمر کے پاس کھڑا ہو، اور مقتدی حضرات امام کے پیچھے سیدھی صف باندھیں، صفیں کم سے کم تین ہوں، لوگ زیادہ ہوں اور تین سے زیادہ صفیں ہو رہی ہوں تو انہیں طاق عدد میں بنانے کی ضرورت نہیں۔ تکبیرۂ تحریمہ سے پہلے نماز جنازہ کی نیت کریں "اس میت پر میں چار تکبروں کے ساتھ فرض کفایہ نماز پڑھتا ہوں منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ تعالیٰ کے واسطے" مقتدی نیت میں اور اتنا اضافہ کرے کہ "پیچھے اس امام کے" یا "مقتدی بن کر" یوں ہی امام امامت کی نیت کرے، جنازہ اگر غائب ہو تو میت کے نام وغیرہ سے تعین کریں جیسے احمد پر میں نماز جنازہ پڑھتا ہوں یا امام جس میت پر نماز جنازہ پڑھ رہا ہے اس پر میں نماز جنازہ پڑھتا ہوں وغیرہ۔ نیت کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہیں، تکبیرۂ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائیں پھر سینے اور ناف کے درمیان بنادھ لیں پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھیں، پھر دوبارہ اللہ اکبر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائیں پھر پہلے کے مثل سینے کے نیچے ہاتھوں کو باندھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر پہلے کے مثل سینے کے نیچے بادھنے کے بعد میت کے حق میں اخروی دعا کریں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر مثل سابق سینے کے

نیچے ہاتھوں کو باندھیں پھر سلام پھیریں۔

سورۂ فاتحہ کسی بھی تکبیر کے بعد پڑھی جاسکتی ہے البتہ بہتر ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں' سنت ہے کہ سورۂ فاتحہ سے پہلے اعوذ باللہ شریف پڑھیں اور سورۂ فاتحہ کے بعد امین کہیں۔

نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا واجب ہے' جس میں کم از کم ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' کہیں۔ اور سنت یہ ہے کہ درود ابراہیم پڑھیں جو نماز میں تحیات کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ مستحب ہے کہ درود سے پہلے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ'' اس طرح اللہ تعالیٰ کی حمد کریں' درود کے بعد مؤمنین کے حق میں یوں دعا کریں ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ'' درود کے ساتھ ''اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ'' اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھیں۔

تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے مغفرت کی دعا کرنا واجب ہے جس میں کم از کم ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ (لَھَا)'' کہیں اور سنت ہے کہ یہ دعا پڑھیں

أَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ (لَھَا) وَارْحَمْہُ (ھَا) وَاعْفُ عَنْہُ (ھَا) وَعَافِہٖ (ھَا) وَأَکْرِمْ نُزُلَہٗ (ھَا) وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ (ھَا) وَاغْسِلْہُ (ھَا) بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ (ھَا) مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْأَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْہُ (ھَا) دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ (ھَا) وَأَھْلًا خَیْرًا مِّنْ أَھْلِہٖ (ھَا) وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ (ھَا) وَأَدْخِلْہُ (ھَا) الْجَنَّۃَ وَأَعِذْہُ (ھَا) مِنْ

عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهٖ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ.

نوٹ: میت خاتون کی ہو تو مندرجہ بالا اور آنے والے دعاؤں میں قوسین (....) میں دیے ہوئے جملوں کو پڑھیں مثلاً اللهم اغفرلہ کے بجائے اللهم اغفرلها، وارحمہ کے بجائے وارحمہا، وعافہ کے بجائے وعافہا پڑھیں۔

تیسری تکبیر کے بعد مزید یہ دعا بھی پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا.أَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْإِيْمَانِ. أَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ(هَا)وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ(هَا).

مسئلہ: تیسری تکبیر کے بعد اس دعا کو "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ" والی دعا سے پہلے پڑھنا سنت ہے۔

نوٹ: یاد رکھیے! کہ بعض لوگ تیسری تکبیر کے بعد "أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا" صرف یہ دعا پڑھتے ہیں اور "أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ(لَهَا)" جیسی کوئی دعا نہیں پڑھتے جس میں میت کے حق میں اخروی دعا ہو، اس طرح کرنے سے نماز جنازہ نہیں ہوتی کیوں کہ تیسری تکبیر کے بعد میت کے حق میں خصوصی واخروی دعا کرنا واجب ہے اور "أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا" میں میت کے حق میں خصوصی دعا نہیں ہے۔

سنت ہے کہ تیسری تکبیر کے بعد "أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا" والی دعا پڑھنے کے بعد اور

"أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ(لَهَا) "والی دعا پڑھنے سے پہلے پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ (هٰذِهٖ أَمَتُكَ وَبِنْتُ عَبْدَيْكَ) خَرَجَ (خَرَجَتْ) مِنْ رَّوْحِ الدُّنْيَا وَسَعَتِهَا وَمَحْبُوْبُهٗ(هَا) وَأَحِبَّاؤُهٗ (هَا) فِيْهَا إِلٰى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَمَا هُوَ لَاقِيْهِ(هَا) كَانَ يَشْهَدُ(كَانَتْ تَشْهَدُ) أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ أَللّٰهُمَّ إِنَّهٗ نَزَلَ (إِنَّهَا نَزَلَتْ) بِكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ(هَا)وَأَصْبَحَ فَقِيْرًا (وَأَصْبَحَتْ فَقِيْرَةً) إِلٰى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ(هَا) وَقَدْ جِئْنَاكَ رَاغِبِيْنَ إِلَيْكَ شُفَعَاءَ لَّهٗ(لَهَا)، أَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا (إِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً) فَزِدْ فِي إِحْسَانِهٖ(هَا) وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا (وَإِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً)فَاغْفِرْ لَهٗ (هَا) وَتَجَاوَزْ عَنْهُ(هَا) وَلَقِّهٖ(هَا) بِرَحْمَتِكَ رِضَاكَ، وَقِهٖ(هَا) فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَهٗ وَأَفْسِحْ لَهٗ(هَا) فِي قَبْرِهٖ (هَا)وَجَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ (هَا) وَلَقِّهٖ (هَا) بِرَحْمَتِكَ الْأَمْنَ مِنْ عَذَابِكَ حَتّٰى تَبْعَثَهٗ(هَا) إِلٰى جَنَّتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

● اس دعا کے بعد ہی "أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ " والی دعا پڑھی جائے گی۔

میت نابالغ لڑکے یا لڑکی کی ہوتو "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ "والی دعا کے ساتھ یہ دعا پڑھنا سنت ہے:

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ(هَا) فَرَطًا لِّأَبَوَيْهِ(هَا) وَسَلَفًا وَّذُخْرًا وَّعِظَةً وَّاعْتِبَارًا وَّشَفِيْعًا (وَشَفِيْعَةً)وَّثَقِّلْ بِهٖ(بِهَا) مَوَازِيْنَهُمَا وَأَفْرِغْ

الصَّبْرَ عَلَى قُلُوْبِهِمَا وَلاَتَفْتِنْهُمَا بَعْدَهٗ (هَا)وَلاَ تَحْرِمْهُمَا أَجْرَهٗ(هَا).

نوٹ: تیسری تکبیر میں نابالغ بچے پر پڑھی جانے والی نماز جنازہ میں بھی "أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ(لَهَا)" جیسی کوئی دعا پڑھنا ضروری ہے جس میں میت کے حق میں اخروی دعا ہو، صرف "أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ (هَا) فَرَطًا لِأَبَوَيْهِ(ها)" والی دعا پڑھنا کافی نہیں۔

مسئلہ: چوتھی تکبیر کے بعد کچھ نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں البتہ سنت ہے "اَللّٰهُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ(هَا) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ(هَا) وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ(هَا)" پڑھیں۔

سوال: حنفی امام کے پیچھے شافعی مقتدی کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے۔

جواب: حنفی امام کے پیچھے شافعی مقتدی کی نماز جنازہ درست ہو جاتی ہے۔

سوال: جماعت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھتے وقت مقتدی کو فاتحہ پڑھنے کا وقت نہ ملے تو کیا کرے؟

جواب: مقتدی کو فاتحہ پڑھنے کا وقت نہ ملے تو مقتدی امام کی اقتدا میں دوسری تکبیر کہے یعنی فاتحہ نہ پڑھے۔

نوٹ: نمازِ جنازہ پڑھتے وقت عام نمازوں کے مانند سجدے کی جگہ دیکھنا سنت ہے۔

سوال: نمازِ جنازہ پڑھانے کا حقدار کون ہے؟

جواب: نمازِ جنازہ پڑھانے کا سب سے پہلا حقدار میت کا باپ پھر دادا پھر پردادا کتنی ہی اونچی پیڑھی ہو پھر میت کا بیٹا پھر پوتا پھر پرپوتا آخری پیڑھی تک پھر میت کا شقیق بھائی پھر علاتی (باپ شریک) بھائی پھر اخیافی (ماں شریک) بھائی پھر

شقیق بھتیجے پھر علاتی بھتیجے پھر شقیق چچا پھر علاتی چچا پھر شقیق چچا کا بیٹا پھر علاتی چچا کا بیٹا اس کے بعد وارث کی ترتیب سے باقی اہل عصبہ پھر بالترتیب ذوی الاحرام پھر شوہر۔

سوال: اگر ایک ہی درجہ والے کئی وارثین جمع ہو گئے تو کس کو مقدم کیا جائے؟

جواب: اگر ایک ہی درجہ والے کئی وارثین جمع ہو گئے تو ان میں سے زیادہ مسئلہ جاننے والے کو مقدم کیا جائے گا۔ اگر علم میں بھی سب برابر ہوں تو زیادہ عمر والے کو مقدم کیا جائے گا۔

سوال: میت کے دو بھائیوں میں سے اگر ایک بدمذہب ہو اور دوسرا سنی صحیح العقیدہ ہو تو ان دونوں میں سے امامت کرنے کا حق کس کو حاصل ہوگا؟

جواب: میت کے دو بھائیوں میں سے جو سنی صحیح العقیدہ ہے اسے نماز جنازہ کی امامت کرنے کا حق حاصل ہوگا' بدمذہب کو نہیں کیوں کہ بدمذہب کے پیچھے نماز ہی نہیں۔

سوال: کیا کئی جنائز پر ایک ہی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! کئی جنائز پر ایک ہی نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن دعا کو جمع کر کے پڑھنا چاہئے۔ مثلاً "أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاعْفُ عَنْهُمْ وَعَافِهِمْ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُمْ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُمْ وَاغْسِلْهُمْ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِمْ مِّنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُمْ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِمْ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِمْ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِمْ وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهٖ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ"

ناتمام (کچے) بچے کے احکام:

108

سوال: میت اگر کچے بچے کی ہوتو کیا کریں؟

جواب: اگر چار مہینوں سے زیادہ مدت کا حمل گر جائے تو پیدا ہونے کے بعد ہلے یا آواز کرے تو غسل دینا' کفنانا' اس پر نماز جنازہ ادا کرنا اور دفنانا واجب ہے۔ اور اگر پیدا ہونے کے بعد نہ ہلے نہ ہی آواز نکالے لیکن وہ چار یا چار سے زیادہ مہینوں کی مدت کا حمل ہے تو نماز جنازے کے علاوہ تمام باتیں واجب ہے اور نماز جنازہ واجب نہیں ۔ چار مہینوں سے کم مدت کا حمل اگر گر جائے تو اس کو کپڑے سے چھپانا اور دفنانا سنت ہے' خون اور گوشت لوتھڑا ہوتو صرف دفنانا سنت ہے کپڑے سے چپانا سنت نہیں۔

دفنانے کے مسائل

سوال: قبر کتنی لمبی' چوڑی اور گہری ہونی چاہئے؟

جواب: قبر کم سے کم اتنی چاہئے کہ بو کو چھپائے اور درندوں سے میت کو بچائے اور قبر کی چھت میت سے نہ ملے۔ اور سنت یہ ہے کہ قبر ساڑھے چار ہاتھ گہری ہو اور اتنی کشادہ (لمبی چوڑی) ہو جس میں میت اور دفنانے والے اتر سکے۔

سوال: میت کو دفن کرنے کا مکمل طریقہ کیا ہے؟

جواب: دفنانے کے لیے میت کے سر کے جانب والے چار پائی کے حصے کو قبر کے پیر کی طرف رکھے تا کہ میت کو اس سے نکال کر قبر میں آسانی سے رکھ سکے۔ پھر

میت کے سر کو پہلے چار پائی سے نکال کر قبر میں داخل کرے۔ میت کو قبر میں اتارنے والے طاق عدد ہونا چاہئے۔قبر میں اتارتے وقت سبھی اتارنے والے پڑھیں''بِسۡمِ اللهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوۡلِ اللهِ ﷺ'' قبر میں میت کو داہنی کروٹ پر لٹائے۔واجب ہے کہ میت کے چہرہ اور سینہ کو قبلہ رخ کرے۔میت کے چہرے سے کپڑا اٹھا کر رخسار کو مٹی پر رکھے اور چہرہ اور پیر کو سامنے والی دیوار سے ملائے اور پیٹھ کو ایک اینٹ سے ٹیک لگائے (تب میت کو رکوع کرنے والے کی شکل میں پائیں گے)۔پھر قبر کو تختہ یا پتھر سے بند کرے اس طور پر کہ تختہ یا پتھر میت کو نہ لگے۔تختہ یا پتھر سے قبر کو ڈھانکنے کے بعد قبر سے چاروں طرف کے لوگ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ مٹی ڈالیں، پہلی مرتبہ مٹی ڈالتے وقت ''مِنۡهَا خَلَقۡنَا کُمۡ'' دوسری مرتبہ ڈالتے وقت ''وَفِيۡهَا نُعِيۡدُ کُمۡ'' اور تیسری مرتبہ ڈالتے وقت ''وَمِنۡهَا نُخۡرِجُکُمۡ تَارَةً اُخۡرٰی'' پڑھے۔اور اگر لوگوں کی کمی کی وجہ سے قبر نہ بھرے تو کدال سے مٹی ڈالے۔قبر کو مٹی ڈال کر زمین سے ایک بالشت کی قدر اونچا کرے۔پھر اس پر پانی چھڑکے اور تازی ٹہنی لگائے۔پھر سر اور پیر کے مقابل میں پتھر رکھے۔تدفین مکمل ہونے کے بعد میت کو تلقین کرے۔ (تلقین کے کلمات آگے آرہیں ہیں) تلقین کرنے والا میت کے چہرے کی طرف متوجہ ہو کر اس طرح بیٹھے کہ تلقین پڑھنے والے کی پیٹھ قبلے کی طرف ہو اور دوران تلقین حاضرین قبر کے اردگرد کھڑے ہوں۔

دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کا اول و آخر پڑھے سرہانے الم سے

مُفْلِحُوْن تک اور پائنتی اٰمن الرسول سے ختم سورت تک پڑھے۔اور سنت ہے کہ دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کی جا سکے۔

سوال: میت کو قبر میں کون اتارے؟

جواب: میت کو قبر میں وہی اتارے جو نمازِ جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہے لیکن عورت کو قبر میں اتارنے کے لیے اسکا شوہر دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔اسی طرح کوئی عورت نہ رہے تو غسل بھی شوہر ہی دے۔شوہر کے بعد عورت کو قبر میں اتارنے اور غسل دینے کا حقدار محرم ہے اور اگر محرم بھی نہ ہو تو غسل نہ دلائے بلکہ تیمم کرا کے دفنائے۔

سوال: اگر کوئی وطن کے باہر مر گیا تو کیا اس کی وصیت کے بنا پر اسے وطن لے آ سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! جہاں مر گیا ہو وہاں سے دوسرے وطن لے جانا حرام ہے۔ ہاں اگر مکۂ مکرمہ یا مدینۂ منوّرہ یا بیت المقدس کے قریب مر جائے تو اسے ان مقدس جگہوں کی طرف لے جا سکتے ہیں۔

سوال: کتنی چیزوں کے لیے میت کو قبر سے نکالنا واجب ہے بیان کیجئے؟

جواب: چار چیزوں کے لیے میت کو قبر سے نکالنا واجب ہے (۱) غسل دینے کے لیے جب کہ سڑی نہ ہو (۲) قبلہ کی طرف سینہ کرنے کے لیے (۳) ساتھ دفنایا ہوا مال نکالنے کے لیے (۴) میت کے پیٹ سے بچہ نکالنے کے لیے جو ماں کے

ساتھ دفن کیا گیا ہو جبکہ اس کا زندہ رہنا ممکن ہو۔

مسئلہ: قبر سے کچھ مٹی لے کر اس پر سات مرتبہ انا انزلنا فی لیلۃ القدر پڑھے اور اس مٹی کو قبر میں میت کے سینے سے لگائے ہوئے رکھے

سوال: کس میت پر تلقین کرنا سنت ہے ؟

جواب: میت بالغ ہو تو تلقین کرنا سنت ہے۔نابالغ بچے کو تلقین نہیں۔

سوال: تلقین کے الفاظ بتائیے۔

جواب: تلقین کے الفاظ یہ ہیں

يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ أَمَةِ اللّٰهِ اُذْكُرْ (يَا أَمَةَ اللّٰهِ بِنْتَ أَمَةِ اللّٰهِ اُذْكُرِی) الْعَهْدَ الَّذِیْ خَرَجْتَ (خَرَجْتِ) عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّأَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّأَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّأَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَأَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَأَنَّكَ رَضِيْتَ (وَأَنَّكِ رَضِيْتِ) بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّبِالْقُرْآنِ إِمَامًا وَّبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَّبِالْمُؤْمِنِيْنَ إِخْوَانًا. رَبِّيَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

- تلقین کو تین مرتبہ دہرائے۔
- تلقین میں قوسین (....) میں دیے ہوئے جملوں کو خاتون کے لیے پڑھیں۔
- دفنانے کے بعد تثبیت پڑھنا یعنی "اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ عَلَى الْحَقِّ اَللّٰهُمَّ

لَقِّنْهُ حُجَّتَهُ" جیسے الفاظ سے میت کی ثابت قدمی کے لیے دعا مانگنا سنت ہے اسی طرح میت کے لیے مغفرت کی دعا کرنا بھی سنت ہے۔ 108

تثبیت کا مروّجہ صیغہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ(هَا) عِنْدَ السُّؤَالِ، اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْهُ(هَا) الْجَوَابِ، اَللّٰهُمَّ جَافِ الْقَبْرَ عَنْ جِنْبَيْهِ، (ها) اَللّٰهُمَّ اٰمِنْهُ(ها) مِنْ كُلِّ الْفَزَعِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ (ها) وَارْحَمْهُ(ها).

● میت خاتون کی ہو تو ثَبِّتْهُ کی بجائے ثَبِّتْهَا، اسی طرح اَلْهِمْهُ کی بجائے اَلْهِمْهَا، جَنْبَيْهِ کی بجائے جَنْبَيْهَا، اٰمِنْهُ کی بجائے اٰمِنْهَا، اِغْفِرْ لَهُ کی بجائے اِغْفِرْ لَهَا اور وَارْحَمْهُ کی بجائے وَارْحَمْهَا پڑھیں۔

مسئلہ: قبر پر پیشاب، پاخانہ کرنا حرام ہے اور قبر کے قریب پیشاب اور پاخانہ کرنا، اس پر بیٹھنا، قبرستان میں رات کے وقت تنہا رہنا اور کفار کے قبرستان میں بلا وجہ رہنا کراہت ہے۔

مسئلہ: قبرستان کے لیے وقف کی ہوئی جگہ ہو تو قبر کو پختہ کرنا اور قبر پر چھت بنانا حرام ہے لیکن نبیوں، شہیدوں اور صالحین کی قبروں کو پختہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

تعزیت کا بیان

سوال: تعزیت کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کے قریبی رشتہ دار کی زیارت کرنا سنت مؤکدہ ہے یہ سنت صرف

موت کے بعد تین دن تک ہے۔ پھر تعزیت کرنا مکروہ ہے۔ اگر تعزیت کرنے والا غائب، قیدی یا بیمار ہو یا موت کی خبر اس تک نہ پہنچی ہو تو جب وہ سفر سے لوٹنے یا عذر زائل ہونے یا اس تک خبر پہنچنے پر تعزیت کر سکتا ہے۔

سوال: تعزیت کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: تعزیت میں تعزیت کرنے والے کو چاہئے کہ میت کے گھر والوں کو صبر کی تلقین کرے اور نوحہ ماتم کے افعال سے باز رہنے کا حکم دے۔ میت کے حق میں دعا کرے۔ سنت ہے کہ تعزیت کرنے والا میت کے اقارب سے مصافحہ کرتے ہوئے یہ کہے ''أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ'' اور جس کی تعزیت کی جاتی ہے وہ جواب میں یہ کہے ''جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا وَتَقَبَّلَ اللهُ مِنْكَ''۔

سوال: کیا معذور شخص خط یا فون کے ذریعہ تعزیت کی سنت حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! غائب اور معذور حاضر خط یا فون کے ذریعے تعزیت کی سنت حاصل کر سکتا ہے۔

مسئلہ: ذمی کافر کی تعزیت کر سکتے ہیں لیکن بد مذہب، بے نمازی اور شرابی کی تعزیت کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: قبر زیارت کرنا مرد کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔ لیکن انبیا، اولیا، صالحین کے مزاروں کی زیارت با پردہ عورتوں پر بھی سنت ہے۔ البتہ مزاروں کی زیارت کے لیے بغیر محرم یا شوہر کے سفر کرنا ناجائز ہے۔

سوال: زیارتِ قبر کے آداب بیان کیجئے۔

جواب: سنت ہے کہ زیارت کرنے والا باوضو ہو اور مقبرہ (قبرستان) کے اندر داخل ہوتے وقت سب مدفونین کو سلام کرے اس وقت یہ کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآاَهْلَ الْقُبُوْرِ يا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ" اور زیارت کرنے والا اس قبر کے پاس جائے جس قبر کی زیارت کرنا چاہتا ہو اور دوبارہ اسے سلام کرے جیسا کہ والد کی قبر کی زیارت مقصود ہو تو والد کے پاس جا کر "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبِيْ" کہے۔ سلام کہتے وقت میت کے چہرہ کی طرف رخ کرے۔ یعنی زیارت کرنے والے کی پیٹھ قبلہ کی طرف ہو۔ پھر قبلہ رخ ہو کر قرآن سے جو میسر آئے پڑھے اور دعا کرے۔ بعض علماء کرام نے فرمایا ہے کہ دعا کرتے اور قرأت پڑھتے وقت بھی میت کے چہرے کی طرف رخ کرنا سنت ہے۔

شافعی معلم الدین

تیسرا حصہ

زکوت، روزہ اور حج کے بیان میں

زکوٰت کے مسائل

سوال: کیا زکوت فرض ہے؟

جواب: جی ہاں! زکوت فرض ہے، اس کی فرضیت کا منکر کافر اور نہ ادا کرنے والا فاسق ہے۔

سوال: مال کی کتنی قسموں میں زکوٰت واجب ہے؟

جواب: مال کی چھ قسموں میں زکوٰت واجب ہے۔

وہ چھ قسمیں یہ ہیں (۱) جانور: اونٹ، گائے، بکری (۲) دھات: سونا، چاندی (۳) فصل: زراعت (۴) دفینہ (۵) معدن (۶) مال تجارت.

سوال: اونٹ، گائے، بکری میں زکوٰت واجب ہونے کے لیے کتنی شرطیں ہیں۔

جواب: اونٹ، گائے، بکری میں زکوٰت واجب ہونے کے لیے سات شرطیں ہیں۔

(۱) مالک کا مسلم ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) جانوروں پر ملک تام ہونا (۴) نصاب ہونا (۵) سال گزرنا (۶) سائمہ، (یعنی چرائی کا جانور ہونا) (۷) جانور کا کام کاج کرنے والا نہ ہونا.

گائے کا نصاب:

سوال: گائے کا نصاب کیا ہے؟

جواب: گائے کا نصاب تیس عدد ہے۔

108

سوال: گائے کا نصاب پورا ہو گیا تو بطور زکوت کیا واجب ہے؟

جواب: تیس تا انتالیس گائے ایک سال تک ایک آدمی کے پاس رہیں تو بطور زکوت ایک سال کا ایک بچھڑا دینا ہوگا' تیس گائے سے کم میں کچھ واجب نہیں' اور چالیس تا انسٹھ ہوں تو دو سال کی ایک بچھیا دینی ہوگی۔ ساٹھ تا انہتر میں ایک سال کے دو بچھڑے دینے ہیں اس کے بعد ہر تیس میں ایک سال کا ایک بچھڑا اور ہر ایک چالیس میں دو سال کی ایک بچھیا دینی ہے۔

نوٹ: یاد رکھیے کہ ایک سال کے بچھڑے کو تبیع اور دو سال کی بچھیا کو مسنہ کہتے ہیں۔

مزید آسانی کے لیے ذیل کا نقشہ ملاحظہ کیجئے

تعداد	کیفیت	شرحِ زکوٰت
۳۰ سے ۳۹ تک	۳۰	ایک تبیع
۴۰ سے ٦۹ تک	۴۰	ایک مسنہ
۷۰ سے ۷۹ تک	۳۰+۴۰	ایک تبیع اور ایک مسنہ
۸۰ سے ۸۹ تک	۴۰+۴۰	دو مسنہ
۹۰ سے ۹۹ تک	۳۰+۳۰+۳۰	تین تبیع
۱۰۰ سے ۱۰۹ تک	۳۰+۳۰+۴۰	دو تبیع اور ایک مسنہ
۱۱۰ سے ۱۱۹ تک	۳۰+۴۰+۴۰	ایک تبیع اور دو مسنہ

۱۲۰ سے ۱۲۹	۴۰+۴۰+۴۰	تین مسنہ

نوٹ: جہاں ایک سال کا بچھڑا دینا ہے وہاں ایک سال کی بچھیا بھی دی جا سکتی ہے لیکن جہاں دو سال کی بچھیا دینی ہیں وہاں دو سال کا بچھڑا نہیں دیا جا سکتا۔

بکری کا نصاب:

سوال: بکری کا نصاب کیا ہے اور اس میں بطور زکوت کیا واجب ہے؟

جواب: بکری کا نصاب چالیس عدد ہے، چالیس سے کم میں کچھ واجب نہیں۔ چالیس تا ایک سو بیس بکریوں میں بھیڑ کا ایک جذعہ یا بکری کا ایک ثنیہ دینا واجب ہے اور ایک سو اکیس تا دو سو بکریوں میں دو جذعہ یا دو ثنیہ اور دو سو ایک تا تین سو ننانوے بکریوں میں تین جذعہ یا تین ثنیہ بطور زکوت دینے واجب ہیں۔ اس کے بعد ہر ایک سو میں ایک جذعہ یا ایک ثنیہ دینا ہے۔

نوٹ: یاد ہے کہ بھیڑ کا بچہ جو ایک سال کا ہو کر دوسرے برس میں ہو اسے جذعہ اور بکری کا بچہ جو دو سال ہو کر تیسرے برس میں ہو اسے ثنیہ کہتے ہیں۔

مزید آسانی کے لیے زیل کا نقشہ ملاحظہ کیجئے۔

تعداد	کیفیت	شرح زکوت
۴۰	۴۰ سے ۱۲۰ تک	ایک جذعہ یا ایک ثنیہ
۱۲۱	۲۲۱ سے ۲۰۰ تک	دو جذعہ یا دو ثنیہ
۲۰۱	۲۰۱ سے ۳۹۹ تک	تین جذعہ یا تین ثنیہ
۴۰۰	۱۰۰+۱۰۰+۱۰۰+۱۰۰	چار جذعہ یا چار ثنیہ

۵۰۰	۱۰۰+۱۰۰+۱۰۰+۱۰۰+۱۰۰	پانچ جذعہ یا پانچ ثنیہ

108

اونٹ کا نصاب:

سوال: اونٹ کا نصاب کیا ہے اور اس میں بطور زکوت کیا واجب ہے؟

جواب: اونٹ کا نصاب پانچ عدد ہے، پانچ سے کم میں زکوت واجب نہیں۔ پانچ تا نو اونٹوں میں ایک بکرا بطور زکوت دینا واجب ہے۔ دس تا چودہ اونٹوں میں دو بکرے، پندرہ تا انیس اونٹوں میں تین بکرے، بیس تا چوبیس اونٹوں میں چار بکرے۔ پھر پچیس تا پینتیس میں ایک سال کی ایک اونٹنی، چھتیس تا پینتالیس میں دو سال کی ایک اونٹنی، چھیالیس تا ساٹھ میں تین سال کی ایک اونٹنی اور اکسٹھ تا پچھتر میں چار سال کی ایک اونٹنی، چھہتر تا نوے میں دو سال کی دو اونٹنی دینی ہیں۔

نوٹ: ایک سال والی اونٹنی کو بنت مخاض، دو سال والی اونٹنی کو بنت لبون، تین سال والی اونٹنی کو حقہ اور چار سال والی اونٹنی کو جذعہ کہتے ہیں۔

مزید آسانی کے لیے ذیل کا نقشہ ملاحظہ کیجئے۔

نصاب	کیفیت	دینا واجب
۹۱ تا ۱۲۰	--	دو حقہ
۱۲۱ تا ۱۲۹	--	تین بنت لبون
۱۳۰ تا ۱۳۹	۵۰+۴۰+۴۰	دو بنت لبون اور ایک حقہ
۱۴۰ تا ۱۴۹	۵۰+۵۰+۴۰	ایک بنت لبون اور دو حقہ
۱۵۰ تا ۱۵۹	۵۰+۵۰+۵۰	تین حقہ

۱۶۰ تا	۴۰+۴۰+۴۰+۴۰	چار بنت لبون

اسی طرح ہر ایک چالیس اونٹ میں ایک بنت لبون اور ہر ایک پچاس میں ایک حقہ دینا واجب ہے پس ۱۸۰ اونٹوں میں دو حقہ اور دو بنت لبون کیونکہ اس میں دو چالیس اور دو پچاس ہیں۔

نوٹ: زکات میں جو بکری دی جائے وہ سال بھر سے کم نہ ہو۔

سونا چاندی کا نصاب:

سوال: سونے چاندی کا نصاب کیا ہے؟ اور اس میں بطور زکات کیا واجب ہے؟ اور نصاب نئے وزن یعنی گرام کے اعتبار سے کتنا وزن ہوتا ہے؟

جواب: سونے کا نصاب بیس مثقال (۸۵ گرام) ہے اور چاندی کا نصاب دو سو درہم (۵۹۵ گرام) ہے اور ان دونوں میں بطورِ زکوت چالیسواں حصہ یعنی ڈھائی فیصد دینا واجب ہے۔ ان نصابوں سے کچھ بھی کم ہو تو اس میں زکوۃ واجب نہیں۔ نصاب سے زیادہ ہو تو اس زیادہ کی بھی زکوت دی جائے گی۔

سوال: کن زیورات پر زکات واجب ہے اور کن پر نہیں؟

جواب: جن سونا اور چاندی کے زیورات پہننا جائز ہو اس میں زکوۃ واجب نہیں۔ ہاں اگر شرعی حد سے بڑا زیور ہو تو اس میں زکوت واجب ہے یوں ہی خزینہ کے طور پر رکھے ہوئے زیور پر زکوت واجب ہے۔ مرد کے لیے بنائے ہوئے سونے یا چاندی کے زیور میں زکوت واجب ہوتی کیونکہ مرد کو سونا اور چاندی کا استعمال حرام ہے۔ البتہ مرد چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے اس لیے انگوٹھیاں اگر نصاب کی

مقدار پہونچے تب بھی زکوت واجب نہیں۔

108

عشر کا بیان:

سوال: غلہ اور پھل میں کتنی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ نیز کن صورتوں میں دسواں حصہ اور کن صورتوں میں بیسواں حصہ واجب ہے؟۔

جواب: غلہ اور پھل اگر چھلکے کے ساتھ ذخیرہ کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ کھایا نہیں جاتا جیسے چاول اس کا نصاب سکھانے اور صاف کرنے کے بعد چھ سو صاع ہیں' اس میں بطور زکوت دسواں حصہ واجب ہوتا ہے جب کہ کھیت بارش یا بہنے والے پانی یا نالے سے سیراب کیا جائے یا خود بخود سیراب ہو جائے۔اور اگر اس میں آبپاشی ڈول سے یا پانی خرید کر کے کی جائے تو اس میں بیسواں حصہ دینا واجب ہے۔اگر بغیر چھلکے کے ساتھ ذخیرہ کیا جاتا ہے یا چھلکے کے ساتھ ذخیرہ کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ کھایا جاتا تو اس کا نصاب تین سو صاع ہے۔ غلے کی زکوٰۃ میں سال پورا ہونا شرط نہیں۔

صدقہ فطر کا بیان

سوال: صدقۂ فطر کس پر واجب ہے؟

جواب: صدقۂ فطر ہر آزاد مسلمان مستطیع پر واجب ہے۔

سوال: مستطیع کسے کہتے ہیں؟

جواب: مستطیع وہ ہے جس کے پاس عید الفطر کے شب و روز میں اپنی اور اپنے اہل

وعیال کی حاجت اصلی سے زیادہ مال ہو۔

تین چیزوں سے صدقۂ فطر واجب ہوتی ہے۔(۱)اسلام(۲)ماہ رمضان کے آخری دن کا سورج غروب ہونا(۳)عید کے دن اور رات میں اپنی اور اپنے عیال کی حاجت اصلی سے زیادہ مال رہنا.

سوال: جو بچہ عید کا چاند ہونے کے بعد پیدا ہو تو کیا اس کی طرف سے صدقۂ فطر ہے؟ اسی طرح جو شخص رمضان کے آخری دن غروب آفتاب سے کچھ پہلے مر جائے تو کیا اس کی طرف سے صدقۂ فطر ہے؟

جواب: جو بچہ عید کی رات غروب آفتاب کے بعد یا عید کے دن پیدا ہو اس کی طرف سے صدقۂ فطر نہیں ہے کیونکہ وہ بچہ غروب آفتاب کے وقت موجود نہ تھا۔ اگر کوئی شخص رمضان کے آخری دن غروب آفتاب سے کچھ دیر پہلے مر جائے تب بھی اس کی طرف سے صدقۂ فطر واجب نہیں۔

مسئلہ: ہر ایک مسلمان اپنی اور ان افراد کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے گا جن کا نفقہ اس پر واجب ہو.

نوٹ: جس شخص کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا ہے وہ عید کے شب کے غروب آفتاب کے وقت جہاں ہے وہاں جس اناج کو بطور قوت اکثر استعمال کیا جا رہا ہو اسے بطور صدقۂ فطر دیا جائے گا۔

سوال: ایک شخص کی طرف سے صدقۂ فطر کی مقدار کتنی ہے؟

جواب: ایک شخص کی طرف سے صدقۂ فطر کی مقدار اس شہر کے غلہ سے ایک صاع

دینا ہے۔ اگر ایک صاع نہ ہو تو جو کچھ ہو دیدے۔

108

نوٹ: صاع کی مقدار تین لیٹر اور دو سو ملی لیٹر ہے۔ صاع کو وزن کے اعتبار سے ایک معین وزن بتانا دشوار ہے اس لیے وزن سے صدقۂ فطر ادا کرتے وقت احتیاط برتے، یعنی ایک شخص کی طرف سے دو کیلو سات سو گرام سے کم اناج نہ دیا جائے۔

سوال: شوہر تنگدست ہو تو عورت کیا کرے؟

جواب: شوہر تنگدست ہو تو عورت پر صدقۂ فطر دینا واجب نہیں اگر چہ مالدار ہو لیکن اس صورت میں اس مالدار عورت پر سنت ہے کہ وہ اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے۔

مسئلہ: ہاں اگر اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنے کے بعد اور اتنا مال باقی رہے جس سے اپنے اہل وعیال میں سے بعض کی طرف سے ہی صدقۂ فطر ادا کر سکتا تو پہلے اپنی بیوی کی طرف سے ادا کرے پھر (ہو سکے تو) اپنی نابالغ اولاد کی پھر باپ کی پھر ماں کی پھر بالغ اولاد کی طرف سے ادا کرے۔

سوال: صدقۂ فطر ادا کرنے کا وقت کیا ہے؟

جواب: صدقۂ فطر شب عید الفطر کے غروب آفتاب سے واجب ہوتا ہے۔ اسے جب تک ادا نہ کرے اس کے ذمہ میں باقی رہے گا۔ عید الفطر کے دن غروب آفتاب سے پہلے نہیں دینا حرام ہے۔ اور نماز عید سے پہلے ادا کرنا سنت ہے۔ عید کے دن نماز عید سے تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ رمضان شروع ہونے کے بعد ادا کرے تو بھی صدقۂ فطر ہو جاتا ہے۔ رمضان شروع ہونے سے پہلے صدقۂ فطر ادا نہیں ہو سکتا۔

سوال: بیرونی ممالک میں رہنے والا صدقۂ فطر کہاں ادا کرے؟

جواب: بیرونی ممالک میں رہنے والا صدقۂ فطر وہیں ادا کرے۔

مسئلہ: غروب آفتاب کے وقت جہاں ہو وہیں اپنا صدقۂ فطر دے۔ نہ یہ کہ گھر پہنچ کر دینے کے لیے تاخیر کرے۔ مثلاً آفریقہ سے آتے وقت ممبئ پہنچتے ہی عید کا غروب آفتاب ہو گیا تو صدقۂ فطر ممبئ میں ہی ادا کرے کہ یہ واجب ہے۔

اگر کوئی شخص آفریقہ میں رہتا ہے تو اپنا صدقۂ فطر آفریقہ میں ہی دے اور بیوی کا صدقۂ فطر جہاں بیوی ہے وہاں پہنچا دے۔

سوال: صدقۂ فطر کن لوگوں کو دینا جائز ہے؟

جواب: جن لوگوں کو زکوت دینا جائز ہے ان کو صدقۂ فطر دینا جائز ہے اور جن لوگوں کو زکات دینا جائز نہیں ان کو صدقۂ فطر بھی دینا جائز نہیں۔

مصارفِ زکوٰۃ کا بیان

سوال: زکوٰۃ کس کو دے سکتے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ ان آٹھ لوگوں کو دے سکتے ہیں جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے وہ یہ ہیں فقرا (وہ شخص جس کے پاس اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے نہ تو مال ہے، نہ مزدوری کا ذریعہ اور نہ کسی ایسے شخص کا سہارا جس پر اس کا نفقہ واجب ہو)، مسکین، (جس کے پاس کچھ مال یا مزدوری کا ذریعہ وغیرہ ہے مگر نہ اس قدر کہ اس کی ضرورتوں کو کافی نہ ہو)، زکوۃ اصول کرنے والا (اسے اس کام کے عوض کام کے موافق زکوٰۃ کے مال سے دیا جائے گا)، مکاتب

(وہ غلام جسے اس کے مالک نے لکھ دیا ہو کہ تم اس قدر روپیہ کما کر دو تو آزاد ہو جاؤ گے)، قرض دار (جو اپنا قرض نہیں ادا کرسکتا)، مسافر (جس کے پاس سفر میں خرچ کے لیے مال موجود نہ ہو)، جہاد کرنے والا (جب کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرے)، تالیف قلوب (جو شخص نو مسلم اور ضعیف الایمان ہو اس کی دلجوئی کے لیے تاکہ اس کے اسلام میں تقویت آجائے)۔

سوال: مال زکوت سے مسجد وغیرہ بنانا یا کار خیر میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مال زکوت سے مسجد، مدرسہ وغیرہ بنانا یا اس سے میت کو کفن دینا یا کنواں وغیرہ کسی خیر میں صرف کرنا جائز نہیں یعنی اگر ان چیزوں میں زکوت کا مال خرچ کیا جائے گا تو زکوت ادا نہ ہوگی۔

سوال: کن لوگوں کو زکوت دینا جائز نہیں؟

جواب: غلام، آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کافر، غنی کو دینا جائز نہیں نہ ہی اس سے زکوت ادا ہوگی۔

آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غلام کو کبھی بھی زکوۃ لینا یا انہیں دینا جائز نہیں، اگرچہ وہ غریب ہی کیوں نہ ہو، مدرسے اور میں دینے سے زکوت ادا نہ ہوگی۔

صدقۂ نافلہ کے مسائل

صدقۂ نافلہ کبھی بھی ادا کر سکتے ہیں۔ اس کا کوئی حساب نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی سبب۔ مالدار، فقیر کوئی بھی ہو صدقہ دے سکتا ہے اور لے بھی سکتا ہے۔ لیکن خاص موقع پر صدقہ دینا سنت ہے۔ جیسا کہ توبہ سے پہلے اور گناہ کے بعد۔

ضروری مسائل

مرد کے لیے سونا پہننا حرام ہے، شادی کے موقع پر کچھ مرد سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں یہ سخت گناہ ہے اور انگوٹھی کے علاوہ چاندی کے کسی طرح کے زیورات پہننا جائز نہیں۔ چاندی کی انگوٹھی پہننا سنت ہے۔ علما فرماتے ہیں کہ ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا ناجائز وحرام ہے۔ انگوٹھی دائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہننا سنت ہے۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہننا۔ عقیق کی انگوٹھی پہننا بہتر ہے۔ عقیق یمنی پہنے۔ اور مرد کے لیے ریشم کا کپڑا بھی پہننا حرام ہیں۔ اور اس کا بستر بھی حرام ہے۔ عورت کو ریشم پہننا اور سونا اور چاندی کا زیور پہننا جائز ہے جب کہ شرعی حد سے زیادہ نہ ہو۔ اور دھات کے زیورات بھی پہن سکتی ہے اور مرد دھات کے زیورات نہیں پہن سکتا جب کہ اس میں عورت کی مشابہت ہو۔ عورت کو نتھ پہننے کے لیے ناک چھدوانا حرام ہے کیونکہ اس میں تکلیف پہنچانا ہے۔ اگر چھدوایا ہوا ہو تو اس میں نتھ پہننے میں کوئی گناہ نہیں۔

8

روزے کے مسائل

سوال: روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور ہمبستری سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

سوال: ماہِ رمضان کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟ نیز اس کے منکر یا بلا عذر چھوڑنے والے پر کیا حکم ہے؟

جواب: ماہِ رمضان کے روزے رکھنا روزے پر قدرت رکھنے والے ہر مسلمان عاقل بالغ پاک مرد وعورت پر فرض ہیں، ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار، فاسق مردود الشہادۃ ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو اس کی قضا کرنا فرض ہے۔

سوال: کیا رمضان کے علاوہ بھی کچھ روزے فرض ہیں؟

جواب: جی ہاں! نذر اور کفارے کے روزے بھی فرض ہیں۔

شعبان کے تیس دن مکمل ہونے یا ایک عادل شخص کو چاند کے نظر آنے

سے رمضان کا روزہ فرض ہوجاتا ہے جب کہ وہ قاضی کے پاس آکر گواہی دے۔

سوال: کن کی گواہی شریعت میں معتبر نہیں کہ ان کے دیکھنے سے چاند کی رؤیت کا ثبوت نہیں ہوتا؟

جواب: غلام، عورت، فاسق، کافر جیسے لوگوں نے ماہِ رمضان کا چاند دیکھا اور اس کی گواہی دی تب بھی قاضی کے نزدیک رمضان کے چاند کی رؤیت کا ثبوت نہیں ہوتا، اس لیے کہ ان لوگوں کی گواہی شریعت میں معتبر نہیں۔

عادل مسلم آزاد مرد ماہِ رمضان کا چاند دیکھ کر اس کی گواہی قاضی کے پاس دے تو قاضی کے نزدیک رؤیت رمضان کا ثبوت ہوجاتا ہے۔ قاضی کے نزدیک رمضان کی رؤیت کا ثبوت ہوجائے تو لوگوں پر واجب ہوگا کہ وہ روزہ رکھیں۔

سوال: کیا صرف ایک عادل مرد کی گواہی سے رمضان کی پہلی تاریخ کی رؤیت کا ثبوت ہوجاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! رمضان کی پہلی تاریخ کی رؤیت کا ثبوت صرف ایک ہی گواہ سے ہوجاتا ہے اور رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں کی رؤیت کے ثبوت کے لیے دو گواہ ضروری ہے۔ مثلاً شوال کے چاند کی ثبوت کے لیے دو گواہ ضروری ہے اور اگر ایک ہی شخص کو شوال کا چاند نظر آیا تو اس ایک شخص کی گواہی پر قاضی رؤیت کا فیصلہ نہیں کرے گا البتہ اس دیکھنے والے کے حق میں شوال ہوگا اس پر واجب ہے کہ وہ خود عید منائے یعنی روزہ نہ رکھے۔

مسئلہ: کسی فاسق یا خاتون کو رمضان کا چاند نظر آیا تو اس پر روزہ رکھنا واجب ہے

اسی طرح اس شخص پر بھی روزہ واجب ہوگا جس نے رؤیت ہلال کے معاملہ میں کسی فاسق یا خاتون کی تصدیق کی ہو۔ جیسا کہ نابالغ نے کہا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا اور سننے والے نے اس نابالغ کی تصدیق کی تو اس سننے والے پر روزہ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ: فاسقین، خواتین، کفار یا بچوں کی بڑی تعداد نے یہ خبر دی کہ انہوں نے چاند دیکھا تو اسے خبر متواتر کہتے ہیں خبر متواتر پر روزہ رکھنا فرض ہو جاتا ہے کیونکہ خبر متواتر قاضی کے حکم کے برابر ہے۔

سوال: فاسق کا کیا مطلب ہے؟

جواب: فاسق وہ ہے جو فرائض کا پابند نہ ہو یا گناہ کبیرہ کیا ہو یا گناہ صغیرہ کا عادی ہو پس بے نمازی، شرابی وغیرہ فاسق ہیں یوں ہی نماز پنجگانہ کو قضا کرنے والا بھی فاسق ہے۔

روزے کے فرائض

سوال: روزے کے کتنے فرائض ہیں؟

جواب: روزے کے دو فرائض ہیں۔

(۱) نیت (۲) ہر ایسی بات سے رک کے رہنا جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو۔

سوال: نیت کب کرے؟

جواب: فرض روزے کی نیت رات ہی میں صبح صادق سے پہلے کرنا ضروری

ہے۔نفل کی نیت زوال سے پہلے کرنا کافی ہے اس شرط کے ساتھ کہ صبح صادق سے نیت کرنے تک روزہ کو باطل کرنے والی باتیں پائی نہیں گئی ہو۔

سوال: نیت میں کیا کہے؟

جواب: فرض روزے کی نیت میں روزے کو تعین کرنا ضروری ہے' جیسا کہ رمضان کا روزہ، نذر کا روزہ، کفارہ کا روزہ وغیرہ رمضان کے روزے کی نیت کرے کہ "نویت صوم رمضان" (یعنی رمضان کا روزہ رکھنے کی نیت میں نے کی)۔سنت روزے کی نیت میں صرف روزہ کا ارادہ کافی ہے۔

سوال: رمضان کے روزے کی مکمل نیت بتایئے؟

جواب: "نَوَیْتُ صَوْمَ غَدٍ اَنْ اَدَاءِ فَرْضَ رَمَضَانِ هٰذِهِ السَّنَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی" (نیت کی میں نے اس سال کے رمضان کے مہینے کے کل کے فرض' ادا روزہ کی اللہ تعالیٰ کے لیے)

مسئلہ: نیت دل کے پختہ ارادہ کو کہتے ہیں اس لیے دل میں پختہ ارادہ کرنا واجب ہے صرف زبان سے نیت کے الفاظ کو تلفظ کرنا کافی نہیں لیکن مستحب ہے کہ وہ زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہے۔

روزہ نہ رکھنے اور توڑنے کی رخصتیں

سوال: کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

جواب: بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے میں سخت تکلیف ہو رہی ہو رہی ہو تو روزہ نہ رکھے' اسی طرح روزہ رکھنے سے ہلاک ہونے یا بیماری کی مدت بڑھ جانے یا کسی

عضو کے بے کار ہونے کا خوف ہو تو بھی روزہ نہ رکھے۔

سوال: بیماری کی وجہ سے رمضان کا روزہ توڑے تو کیا کرے؟ 108

جواب: بیماری سے شفا پانے کی امید ہو تو روزے کی قضا واجب ہے' ہاں اگر شفا پانے کی امید نہ ہو تو ہر ایک دن کے بدلے ایک مد اناج بطور فدیہ دینا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص صحیح مقصد کے لیے جائز اور لمبے سفر میں ہو اور روزہ رکھنے میں دقت نہ ہو رہی ہو تو بہتر ہے کہ روزہ رکھے اور دقت ہو رہی ہو تو بہتر ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ البتہ اس روزے کی قضا واجب ہے۔

سفر چھوٹا ہو یا صحیح مقصد کے لیے نہ ہو یا ناجائز سفر میں ہو تو روزہ نہ رکھنا گناہ ہے ہاں اگر روزہ کی وجہ سے ہلاک ہونے کا خوف ہو تو روزہ توڑے گا۔ اس کے بعد اس روزہ کی قضا کرے گا۔

پیاس اور بھوک کی وجہ سے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ توڑنا' جائز ہے اور اس روزہ کی قضا واجب ہے۔

حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی خاتون کو اگر روزہ رکھنے سے اپنے جان یا بچے کی جان کو کچھ نقصان پہونچنے کا خوف ہو تو وہ روزہ نہ رکھے۔ البتہ بچے کی جان کو نقصان پہونچنے کے خوف سے اگر کوئی خاتون روزہ نہ رکھے تو اس پر واجب کہ روزے کی قضا رکھے اور ہر ایک دن کے بدل ایک مد اناج بطور فدیہ دے دے۔ اور اگر اس خاتون نے اپنی جان کو نقصان پہنچنے کے خوف سے روزہ نہیں رکھا یا روزہ توڑا تو صرف قضا واجب ہے' یعنی فدیہ واجب نہیں۔

دوسرا رمضان آنے تک کسی فوت شدہ روزہ کو تأخیر کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ ہر ایک روزے کی قضا کے ساتھ ایک مد اناج بطور فدیہ دے ہاں اگر دو سال گزر گیا تو ایک روزے کے بدلے دو مد اناج دے۔ ہاں اگر عذرًا کسی نے رمضان کا روزہ نہ رکھا اور دوسرے رمضان تک عذر زائل نہ ہوا تو تأخیر کا مد واجب نہیں ہوگا۔

کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکا اور عذر زائل ہونے سے پہلے ہی مر گیا تو کوئی گناہ نہیں البتہ روزہ کے فوت ہونے کی وجہ سے اس کی طرف سے اس کے ترکے سے ایک مد اناج بطور فدیہ دینا واجب ہوگا۔

کوئی عذر کی وجہ سے ایک روزہ نہ رکھ سکا اور عذر زائل ہونے کے بعد بھی روزہ نہ رکھا دوسرا رمضان آنے سے پہلے ہی مر گیا تو گنہگار ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے ترکہ سے ایک روزے کے بدلے ایک مد اناج بطور فدیہ دیا جائے گا کہ یہ واجب ہے اور یہ مد اناج روزہ کے فوت ہونے کی وجہ سے ہے اور اگر دوسرا رمضان آنے کے بعد مر گیا تو دو مد اناج دینا واجب ہوگا' ایک مد دوسرے رمضان کے آنے تک تأخیر کرنے کی وجہ سے اور دوسرا مد روزہ کے فوت ہونے کی وجہ سے۔

روزہ توڑنے اور نہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

سوال: کن کن باتوں سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

جواب: ان باتوں سے روزہ ٹوٹتا ہے

(۱) جان بوجھ کر جماع کرنا (۲) جان بوجھ کر منی کو نکالنا (۳) جان بوجھ کر ہاتھ وغیرہ

ڈال کر قے کرنا (۴) جان بوجھ کر کھانا یا پینا (۵) جان بوجھ کر کان یا ناک جیسے
سراخوں میں دوا وغیرہ ڈالنا (۶) حیض یا نفاس آجانا (۷) ولادت (۸) مرتد ہونا۔

مسئلہ: پاک خالص تھوک جو منہ سے باہر نہ آیا ہو نگل جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: وضو یا غسل میں مبالغہ یا غرغرہ کرتے وقت پانی اندر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اس لیے کہ روزہ دار کے لیے وضو یا غسل میں کلی یا ناک میں پانی چڑھاتے وقت غرغرہ اور مبالغہ کرنا مکروہ ہے ہاں اگر مبالغہ اور غرغرہ کرنے سے پانی اندر جانے کا یقین ہو تو غرغرہ اور مبالغہ کرنا حرام ہے۔

مسئلہ: مکھی کے خود بخود منہ یا ناک کے اندر جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہاں اگر اس مکھی کو باہر نکالے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس لیے نکالنا حرام ہے اگر نہ نکالنے میں تکلیف ہو تو نکال سکتے ہیں لیکن روزہ ٹوٹ جائے گا' اس روزہ کا قضا واجب ہے۔

سوال: کن باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے؟

جواب: احتلام ہونے سے یا بھول کر ہمبستری کرنے سے یا خود بخود قے ہونے سے یا بھول کر کھانے یا پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر کوئی شخص دن کے بعض حصے میں بیہوش رہا تو اس کا روزہ باطل نہ ہوگا ہاں اگر تمام دن بیہوش پڑھا رہا اور تمام دن میں ایک لحظہ بھی ہوش میں نہ آیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: سحری نہ کرنے سے روزہ صحیح ہوتا ہے لیکن سحری کرنا سنت ہے۔

مسئلہ: حقنہ لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کان اور ناک میں بٹس لگانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ آنکھ میں دوا یا سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن روزے

کی حالت میں سرمہ لگانا خلاف سنت ہے۔

مسئلہ: نس میں انجکشن لگانے اور نس میں سوئی چبھوا کر خون نکالنے سے روزہ ٹوٹتا ہے۔

روزے کی سنتیں

رات کے دوسرے حصہ میں سحری کرنا سنت ہے۔افضل ہے کہ سحری میں اتنی تاخیر کرے کہ سحری اور فجر صادق کے درمیان پچاس آیت کی تلاوت کرنے کی مقدار وقت باقی ہو۔ جنابت والے طلوع فجر سے پہلے غسل کرنا،سحری کے وقت عطر اور سرمہ لگانا،دن میں عطر اور سرمہ نہ لگانا،دوپہر کے بعد مسواک نہ کرنا،افطار کے بعد ''اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ'' کہنا،افطار کے وقت دعا مانگنا،صدقہ اور تلاوتِ قرآن جیسے اعمال زیادہ کرنا،افطار تین کھجوروں سے کرنا،نماز مغرب سے پہلے افطار کرنا،زبان کو جھوٹ غیبت سے محفوظ رکھنا اور نفسانی شہوات سے اپنے آپ کو بچانا اور فضول باتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا روزہ کی سنتوں میں سے ہیں۔

روزے کا کفّارہ

سوال: شرعی عذر کے بغیر رمضان کا روزہ توڑنا کیسا ہے؟

جواب: شرعی عذر کے بغیر رمضان کا روزہ توڑنا حرام ہے اور فوراً قضا رکھنا واجب ہے۔ ہاں اگر رمضان کا ادا روزہ ہمبستری سے توڑے تو قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ

بھی واجب ہوگا۔

108

سوال: ہمبستری سے روزہ توڑنے والے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: رمضان میں ہمبستری کر کے روزہ توڑے تو کفاہ کے طور پر ایک غلام کو آزاد کرنا ہوگا اور اگر غلام آزاد نہ کر سکے تو دو مہینہ مسلسل روزے رکھنے ہوں گے وہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔

مسئلہ: کفارہ میں غلام کا مسلم ہونا شرط ہے یوں ہی دو مہینے کے روزوں میں تسلسل بھی شرط ہے اگر کسی نے تیس روزے رکھیں پھر بیماری وغیرہ کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکا تو دوبارہ از سر نو رکھنا واجب ہوگا لیکن حیض کے آنے سے از سر نو رکھنا واجب نہیں۔

نفل روزے کا بیان:

سوال: کن ایام میں روزہ رکھنا سنت ہے؟

جواب: پیر، جمعرات، عرفہ، ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ، محرم کی نویں اور دسویں تاریخ، شعبان کی پندرویں تاریخ اور رجب کی ستائیسویں تاریخ میں روزہ رکھنا سنت ہے اسی طرح ہر مہنے کی تیرہویں چودویں، پندرویں، ستائیسویں، اٹھائیسویں، انتیسویں اور تیسویں تاریخ میں روز رکھنا بھی سنت ہے شوال میں چھ دن، محرم کے پہلے دس دنوں اور ذی الحجہ کے پہلے نو دنوں میں بھی روزہ رکھنا سنت ہے۔

مسئلہ: ایام تشریق، عیدین، یوم الشک اور شعبان کے آخری نصف (جب کہ پندرہویں شعبان روزہ نہ رکھے یا مسلسل نہ رکھا ہو) کے علاوہ سال کے کسی بھی دن میں روزہ

رکھ سکتے ہیں لیکن سال بھر روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

منّت کے روزے کا بیان:

مسئلہ: رمضان کے روزے کے علاوہ تمام روزے سنت ہیں۔ اگر کسی نے کوئی سنت روزہ رکھنے کی منت مانی تو منت پوری کرتے ہوئے روزہ رکھنا واجب ہے۔

108

حج اور عمرہ کا بیان

سوال: حج اور عمرہ کس پر فرض ہے؟

جواب: ہر مسلمان مکلف آزاد مستطیع پر عمر میں ایک مرتبہ حج وعمرہ کرنا فرض ہے۔ کافر، پاگل، غلام یا باندی، نابالغ اور غریب پر حج وعمرہ فرض نہیں۔ یوں ہی راہ میں لوٹے جانے یا درندے وغیرہ کا خوف ہو تو بھی حج فرض نہیں۔

سوال: حج ادا کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟

جواب: حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں (۱) افراد، (۲) تمتع، (۳) قرآن اور (۴) اطلاق، ان میں کوئی بھی طریقہ اپنا سکتے ہیں لیکن افراد افضل ہے۔

سوال: افراد کسے کہتے ہیں؟

جواب: میقات سے حج کا احرام باندھ کر حج ادا کریں اور حج سے فارغ ہونے کے بعد مکہ شریف کے باہر نکل جائیں وہاں عمرہ کا احرام باندھیں۔

سوال: تمتع کسے کہتے ہیں؟

جواب: میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں، عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام اتار دیں اور آٹھواں ذی الحجہ کے دن مکہ ہی میں حج کا احرام باندھیں۔

سوال: قرآن کسے کہتے ہیں؟

جواب: میقات میں حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھیں پھر حج کے اعمال کو ادا کریں۔

سوال: اطلاق کسے کہتے ہیں؟

جواب: میقات سے حج وعمرہ کی تخصیص کئے بغیر احرام باندھیں پھر حج اور عمرہ میں سے جسے چاہیں تخصیص کریں۔

نوٹ: ان میں سے افضل افراد پھر تمتع ہے اور متعین کرنا اطلاق سے بہتر ہے، افراد میں حج کے بعد عمرہ نہ کرنا مکروہ ہے۔

فرائض حج وعمرہ کا بیان

سوال: حج کے فرائض کتنے ہیں اور وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: حج کے فرائض چھ ہیں (۱) نیت (۲) عرفہ کا وقوف (۳) طواف افاضہ (۴) سعی (۵) حلق یا تقصیر (۶) اکثر فرائض کے درمیان ترتیب۔

سوال: فرائض عمرہ کتنے ہیں اور وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: حج کے فرائض میں سے وقوف عرفہ کے علاوہ بقیہ تمام فرائض، عمرہ کے فرائض ہیں۔

سوال: احرم باندھنا کسے کہتے ہیں؟

جواب: حج اور عمرہ کی نیت کو احرام باندھنا کہتے ہیں۔

سوال: احرام باندھتے وقت کیا کیا سنتیں ہیں؟

جواب:احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا' بدن پر خشبو لگانا' احرام کی دورکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔اس طرح سنت ہے کہ مرد اور عورت احرام سے پہلے ناخن تراشیں' زیر ناف اور بغل کے بالوں کو مونڈیں اور عورت اپنے ہاتھوں میں مہندی لگائیں۔

سوال:احرام کی دورکعت سنت نماز کی نیت کیا ہے؟

جواب:احرام کی دورکعت سنت نماز کی نیت یوں ہے"اُصَلِّیْ سُنَّةَ الْاِحْرَامِ رَكْعَتَيْنِ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْقِبْلَةِ اَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰى"(احرام کی سنت نماز دورکعت ادا' اللہ تعالیٰ کے واسطہ قبلہ رخ ہوکر پڑھتا ہوں)

سوال:حج اور عمرہ کے لیے کس طرح احرام باندھیں؟

جواب:نماز پڑھنے سے پہلے ہی احرام کا کپڑا پہنیں' پھر احرام کی دو رکعت پڑھیں' نماز پڑھتے وقت ٹوپی وغیرہ سے سر ڈانکنا سنت ہے۔دورکعت احرام کی سنت کے بعد سر کھولیں پھر حج کی نیت کریں۔نیت دل کے پختہ ارادہ کا نام ہے اس لیے دل میں پختہ ارادہ کیے بغیر صرف زبان سے نیت الفاظ کو دہرانے سے نیت نہیں ہوگی۔البتہ دل میں نیت کرنے سے پہلے زبان سے نیت کے الفاظ کو دہرانا مستحب ہے اس لیے پہلے زبان سے نیت کے الفاظ کو دہرائیں پھر دل میں نیت کریں۔حج کی نیت یہ ہے "نَوَيْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰى" (میں نے حج کی نیت کی اور اس کا احرام باندھا اللہ تعالیٰ کے واسطے) پھر کہیں "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِحَجَّةٍ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَاشَرِيْكَ لَكَ"

عمرہ کے لیے احرام باندھ رہا ہو تو نیت یوں کرے "نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى" پھر کہیں "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِعُمْرَةٍ لَّبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَاشَرِيْكَ لَكَ"۔

نیت اور تلبیہ کے بعد درود ابراہیمی پڑھیں، پھر پڑھیں "وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ تَعَالٰى" پھر نیت کے بعد جو تلبیہ پڑھا گیا ہو اسے دوبارہ پڑھیں پھر کہیں: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ. اَللّٰهُمَّ لَكَ اُحَرِّمُ نَفْسِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ" پھر حج کے احرام میں دعا کریں "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ نَوَيْتُ الْحَجَّ فَأَعِنِّيْ عَلَيْهِ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ" عمرہ میں یوں کریں "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ فَأَعِنِّيْ عَلَيْهَا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ"

سوال: وقوف کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نو ذی الحجہ کے روز سورج کے زوال کے بعد کم سے کم ایک لحظہ میدانِ عرفہ میں رہنے کو عرفہ کا وقوف کہتے ہیں۔

سوال: وقوف عرفہ کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: یومِ عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے زوال سے لیکر یوم نحر (یعنی دسویں ذی الحجہ) کے فجر صادق تک وقوفِ عرفہ کا وقت ہے۔ شب عید کے غروب آفتاب تک ٹھہرنا اور غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کے لیے روانہ ہونا سنت ہے۔ ہاں اگر کوئی غروب آفتاب سے پہلے ہی میدان عرفہ سے نکل جائے تو دم دینا مسنون ہے۔

سوال: عرفہ کے دن کے اعمال تحریر فرمایئے؟

جواب: عرفہ کے دن زوال کے بعد عرفہ کے غسل کی نیت سے غسل کریں۔ وقت ظہر سے پہلے ہی کچھ دیر ذکر الٰہی میں مصروف ہو جائیں اور جب عرفہ میں ظہر کی اذان ہو تو مسافر نماز ظہر قصراً ادا کریں اور اس کے ساتھ ہی قصراً نماز عصر بھی ادا کریں (اس طرح نماز عصر کو ظہر کے وقت میں پڑھنا جمع تقدیم کہلاتا ہے) وقوف عرفہ کے دوران تلبیہ پڑھتے رہیں اور دعا کرتے رہیں۔ سنت ہے کہ مرد بآوازِ بلند اور عورت دھیمے سے تلبیہ کہیں۔

سوال: طواف افاضہ کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے؟

جواب: شب عید کی آدھی رات گزرنے سے طواف الافاضہ کا وقت شروع ہوتا ہے۔

سوال: طواف کا طریقہ بیان کیجئے؟

جواب: باب سلام سے مطاف میں داخل ہو جائیں تو حجر اسود کے قریب پہونچیں بھیڑ نہ ہو تو حجر اسود کا بوسہ لیں، اس پر پیشانی رکھیں اور اس پر ہاتھوں کو پھیریں پھر ہاتھوں کا بوسہ لیں، اس وقت تین مرتبہ "بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرْ" کہیں، بھیڑ ہونے کی صورت میں حجر اسود پر پیشانی نہ رکھیں اور نہ ہی اس کا بوسہ دیں، اس کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کا بوسہ لیں اور اگر ہاتھ بھی نہ لگا سکیں تو حجر اسود کی طرف ہاتھوں سے اشارہ کریں اور ہاتھوں کا بوسہ لیں۔

پھر پیچھے ہٹیں اور اس طرح کھڑے ہو جائیں کہ رخ قبلہ کی طرف ہو اور حجر اسود دائیں جانب ہو پھر طواف کی نیت کریں "نَوَيْتُ طَوَافَ الْإِفَاضَةِ لِلّٰهِ

تَعَالیٰ ''یعنی میں نے اللہ تعالیٰ کے واسطے طواف افاضہ کی نیت کی۔ یاد رہے کہ حج اور عمرہ کے طواف کی نیت سنت ہے۔ اگر کوئی طواف قدوم' طواف وداع یا کوئی دوسرا طواف کر رہا ہو تو نیت ضروری ہے ورنہ طواف درست نہیں ہوگا۔

پھر کعبہ کی طرف تین مرتبہ اشارہ کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر ''بِسْمِ اللہِ وَاللہُ أَکْبَرْ '' کہیں پھر ہاتھوں کا بوسہ لیں۔ اس کے بعد اس طرح گھوم جائیں کہ بایاں کاندھا کعبہ کی طرف ہو پھر کعبہ کا اس طرح چکر لگائیں کہ مکمل چکروں میں بایاں کاندھا کعبہ کی طرف ہو۔ ہر چکر میں حجر اسود کے پاس آئیں تو اس کا بوسہ لیں یا اس کو ہاتھ لگائیں یا ہاتھ سے اشارہ کریں اور ''بِسْمِ اللہِ وَاللہُ أَکْبَرْ '' کہیں۔

دوران طواف دعا کریں' حدیث میں آئی ہوئی دعا بہتر ہے۔ دوران طواف ہاتھوں کو سینے کے نیچے باندھیں لیکن جب دعا کرنی ہو تو ہاتھوں کو اٹھائیں۔ دوران طواف جب بھی رکن یمانی کے پاس پہونچیں تو اسے ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومیں اور اگر ہاتھ لگا نہیں سکیں تو اس کی طرف اشارہ کریں اور ہاتھ چومیں اور اگر عصا جیسی چیز سے اشارہ کیا گیا ہو تو اسے چومیں البتہ رکن یمانی کو نہ چومیں۔ طواف کرتے وقت سکون واطمنان کے ساتھ چلنا سنت ہے اور جس طواف کے بعد سعی مطلوب ہو اس میں مرد کا پہلے تین چکروں میں رمل کرنا یعنی نزدیک نزدیک قدم رکھ کر چلنا سنت ہے اور اسی طرح جس طواف کے بعد سعی ہو اس میں مرد کا اپنی چادر سیدھے کاندھے کے نیچے کر کے اس کے دونوں کنارہ بائیں کندھے پر ڈالنا سنت ہے۔ دوران طواف

تلاوت قرآن اور دعا کرنا سنت ہے۔ بعد طواف مقام ابرہیم کے پیچھے دورکعت نماز
108
پڑھنا سنت ہے اور اس کی نیت یوں کریں "اُصَلِّی سُنَّۃَ الطَّوَافِ لِلّٰہِ تَعَالٰی" یعنی
طواف کی دورکعت سنت نماز اللہ تعالیٰ کے واسطے پڑھتا ہوں۔ ہاں اگر مقام ابراہیم
کے پاس جگہ نہ ملے تو مسجد میں جہاں جگہ ملے وہاں نماز پڑھیں۔ طواف کے بعد
حجر اسود کا بوسہ لیں، زمزم کا پانی پیئیں اور تھوڑا پانی سر پر ڈالیں۔

سوال: سعی کا وقت کیا ہے؟

جواب: طواف افاضہ یا طواف قدوم ان دو طواف میں سے کسی بھی ایک طواف
کے بعد سعی کر سکتے ہیں۔

سوال: سعی کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز طواف کے بعد حجر اسود کا بوسہ لیں، زمزم پیئیں اس کے بعد، سعی کے
لیے باب صفا سے نکلیں، پھر صفا پر آدمی کے قد کے برابر چڑھ کر کعبہ کی طرف رخ
کریں پھر سعی کی نیت کریں (خاتون صفا پر نہ چڑھے)، پھر کہیں "بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ
أَکْبَرُ" اور دونوں ہاتھ اٹھا کر تین بار اللہ اکبر کہیں، پھر وہاں سے مروہ کی طرف
جائیں، مروہ پر بھی آدمی کے قد کے برابر چڑھ کر کعبہ کا مشاہدہ کریں (مروہ سے
کعبہ کا مشاہدہ کرنا فی الزمانہ ممکن نہیں)، مرد حضرات درمیان سعی رمل کریں اور جس
جگہ رمل سنت ہے اس کی نشاندہی کی گئی ہے۔

سوال: حلق وتقصیر کے بارے میں تحریر فرمائیے؟

جواب: حلق یا تقصیر حج اور عمرہ کا ایک رکن ہے۔ حلق (سر کے بال مونڈھنا) مرد

کے لیے بہتر ہے۔عورت کے لیے تقصیر (بال کاٹنا) ہے۔سر کے کم از کم تین بال نکالنا فرض ہے، داڑھی وغیرہ کے بال کو نکالنا کافی نہیں۔حج میں بال مونڈانے کا مقام منیٰ میں عقبہ کے پاس ہے اور عمرہ میں سعی کرنے کے بعد ہے۔لیکن حاجی کا تیرہویں ذی الحجہ تک نہیں مونڈانا مکروہ ہے۔بال نکالتے وقت قبلہ رخ ہوں۔ عورت داہنے کان کے اوپر کے بال کاٹیں اور مرد بال مونڈانا داہنی جانب سے شروع کریں عورت کے لیے مونڈانا منع ہے۔حلق یا تقصیر کے بعد تکبیر کہنا سنت ہے۔حج میں سنت ہے کہ حلق یا تقصیر جمرۂ عقبیٰ کے رمی کے بعد کریں۔

سوال: اگر کسی کے سر میں بال نہ ہوں تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی کے سر میں بال نہ ہوں تو سنت ہے کہ وہ سر پر استرہ پھرائے۔

سوال: ارکان کو ترتیب سے کس طرح ادا کریں؟

جواب: تمام ارکان سے پہلے ہی احرام کی نیت کریں، طواف اور حلق سے پہلے عرفہ میں وقوف کریں، سعی سے پہلے طواف کریں (یہ طواف قدوم بھی ہوسکتا ہے۔ یعنی طواف افاضہ ہی ہونا ضروری نہیں)۔

مسئلہ: حلق اور طواف کے درمیان ترتیب نہیں ہے۔حلق سے پہلے ہی طواف اور طواف سے پہلے حلق اور طواف افاضہ اور حلق دونوں سے پہلے سعی کی جاسکتی ہے البتہ طواف، سعی سے پہلے ہونا لازم ہے لیکن سعی سے پہلے طواف الافاضہ ہی ہونا ضروری نہیں بلکہ طواف قدوم بھی کافی ہے۔

08

حج وعمرہ کے واجبات

سوال: واجبات حج کیا کیا ہیں۔

جواب: واجبات حج پانچ ہیں (۱) میقات میں احرام باندھنا۔ (۲) شب عید کے نصف ثانی میں میدان مزدلفہ میں رات گزارنا۔ (۳) ایام تشریق کی راتوں میں منیٰ میں رات گزارنا (۴) رمی کرنا (۵) طوافِ وداع کرنا۔

سوال: واجبات عمرہ کیا کیا ہیں؟

جواب: واجبات عمرہ دو ہیں۔

(۱) میقات میں احرام باندھنا' (۲) طوافِ وداع کرنا۔

مسئلہ: میقات کی دو قسمیں ہیں (۱) میقات زمانی (۲) میقات مکانی

میقات زمانی: شوال کے آغاز سے لے کر دسویں ذی الحجہ کی فجر تک ہے اور عمرہ کے لیے سال بھر۔

میقات مکانی: وہ مکان ہے جہاں سے حج وعمرہ کے لیے احرام باندھنا واجب ہے۔

سوال: اگر کوئی حج کے مہینوں کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں حج کے لیے احرام باندھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: حج درست نہیں ہوگا اس لیے وہ عمرہ ہو جائے گا۔

سوال: میقات مکانی کے بارے میں تحریر فرمائیے۔

جواب: میقات مکانی وہ جگہ ہے جہاں سے احرام باندھنا واجب ہے مکہ کے مقیم کے

لیے حج کی میقات مکہ ہی ہے اور ان کی عمرہ کی میقات خارجِ حرم ہے بہتر ہے جعرانہ میں ہو پھر تنعیم میں ہے پھر حدیبیہ میں ہے۔ غیر مکی کے لیے حج وعمرہ کی میقات پانچ ہیں (۱) ذوالحلیفہ: مدینہ کے جانب سے آنے والے کے لیے (۲) الجحفۃ: شام، مصر اور مغرب کے جانب سے آنے والے کے لیے۔ (۳) قرن المنازل: نجد و حجاز (ریاض) اور نجد یمن کے جانب سے آنے والے کے لیے۔ (۴) ذات عرق: عراق اور خراسان کے جانب سے آنے والے کے لیے۔ (۵) یلملم: یمن کے تہامہ سے آنے والے کے لیے۔ ہمارے ہندوستان سے حج وعمرہ کے لیے جانے والے کی میقات بھی یلملم ہے۔

مسئلہ: اپنے وطن کے ارادہ یا کم از کم ۱۳۲ کیلومیٹر کے فاصلہ کا سفر کرنے کے ارادہ سے مکہ سے نکلنے والے پر طواف الوداع واجب ہے۔

محرمات حج وعمرہ:

سوال: احرام باندھنے کے بعد کون کون سے امور نا جائز ہیں۔

جواب: چند امور احرام باندھنے سے ممنوع و حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱) ہم بستری کرنا (۲) شہوت کے ساتھ بیوی سے ملنا (۳) مشت زنی کرنا، اگرچہ بیوی ہاتھ سے ہو (۴) نکاح (۵) خوشبو لگانا (۶) بالوں میں تیل لگانا (۷) بغیر عذر بدن کے کچھ بالوں یا مکمل بالوں کو نکالنا (۸) ناخن کاٹنا (۹) مرد کا سلا ہوا کپڑا پہننا (۱۰) مرد کا سر کو چھپانا (۱۱) عورت کا چہرہ چھپانا (۱۲) کسی خشکی کے

جانور یا پرندہ کا شکار کرنا۔

108

کفارہ اور فدیہ:

سوال: اگر کوئی شخص حالت احرام میں نکاح کرے یا کروائے تو کیا کفارہ واجب ہے؟

جواب: نکاح باطل ہوگا اور کفارہ لازم نہ آئے گا لیکن گنہگار ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص حالت احرام میں تحلل اول سے پہلے جماع کرے تو اس کا حج باطل ہوگا اور کفارہ بھی دینا ہوگا اور آئندہ سال میں حج کی قضا بھی کرنی ہوگی۔ جماع کے ذریعہ حج کو باطل کرنے والے کا کفارہ یہ ہے کہ پانچ سال کا ایک اونٹ ذبح کرے اور اگر اونٹ نہ ملے تو گائے اگر گائے نہ ملے تو سات بکریاں ذبح کرے اور اگر بکریاں بھی نہ ملیں تو اونٹ کی قیمت سے اناج خرید کر حرم کے فقیروں کو تقسیم کرے اور اگر اس کے پاس اونٹ کی قیمت کے جتنے پیسے نہ ہوں تو اس قیمت سے ملنے والے اناج میں جتنے مد اناج خریدا جا سکتا ہے اتنے روزے رکھے۔

سوال: نکاح اور ہمبستری کے علاوہ محرمات الاحرام کے ارتکاب پر کیا دیا جائے گا؟

جواب: اگر کوئی خشکی کے جانور کا شکار کرے تو واجب ہے کہ شکاری کے مانند جانور ذبح کرے جیسے کہ ہرن کے بدلے بکری اور شتر مرغ کے بدلے اونٹ اور جنگلی گدھے کے بدلے گائے کا قربانی کرے یا اس جانور کی قیمت سے اناج خرید کر خیرات کرے یا اس قیمت سے ملنے والے اناج میں جتنے مد اناج خریدا جا سکتا ہے اتنے روزے رکھے۔

دیگر محرمات کے مرتکب کو واجب ہے کہ وہ دو سال کی ایک بکری یا ایک سال

کی ایک بھیڑ ذبح کرے یا تین روزے رکھے یا تین صاع اناج خیرات کرے۔

سوال: احرام کی وجہ سے جو امور ناجائز ہوئے تھے وہ کب جائز ہوں گے؟

جواب: حلق، طواف افاضہ مع سعی اور عید کے دن کی سنگساری ان تین باتوں میں سے کسی دو کی ادائیگی سے تحلل اول اور تینوں کی ادائیگی سے تحلل ثانی ہوجاتا ہے۔ تحلل ثانی کے بعد ہمبستری جائز ہے البتہ سنت ہے کہ ایام تشریق کے گزرنے تک ہمبستری سے پرہیز کرے۔

مسئلہ: واجبات کی تلافی ہوجاتی ہے ارکان کی نہیں۔ اگر کوئی حج تمتع یا حج قران کرے یا واجباتِ حج میں سے کوئی ایک واجب ترک کریں تو اس پر دم دینا واجب ہوگا یعنی ایک بکری دو سال کی یا ایک بھیڑ ایک سال کی ذبح کیا جائے گا اگر بکری یا بھیڑ نہ ملے یا اس کے پاس اتنی قیمت نہ ہو تو دس روزے رکھیں، ہوسکے تو تین روزے حج کے زمانہ میں یعنی چھٹی ساتویں اور آٹھویں ذی الحجہ کو رکھیں، ہاں اگر ان تاریخوں میں روزے رکھنے کا اتفاق نہ بنے تو تین روزے ایام تشریق کے بعد رکھیں اور سات روزے اپنے وطن میں پہونچنے کے بعد رکھیں۔ اگر کوئی شخص پہلے تین روزے حج کے زمانے میں یا ایام تشریق کے بعد نہ رکھ سکے تو وطن میں پہونچنے کے بعد ان تین روزوں کی قضا اس طرح رکھے کہ تین روزوں اور سات روزوں کے درمیان فاصلہ ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت:

شافع روزِ جزا احمد مجتبیٰ سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر خواہ حج کیا ہو یا نہ کیا ہو سنت مؤکدہ ہے اور

احادیث صحیحہ میں اس کی بہت سی ترغیب وفضیلت وارد ہوئی ہے جس شخص کو آپ
108
کے روضۂ مطہرہ کی زیارت نصیب ہو اس کو دین اور دنیا کی سعادت مندی حاصل
ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''جس شخص نے میری زیارت کی
پس مجھ پر اس کی شفاعت واجب ہوئی''۔

قربانی کا بیان

سوال: اضحیہ (قربانی) کسے کہتے ہیں؟

جواب: عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق میں رضاے الٰہی کے لیے مخصوص جانوروں کو ذبح کرنا اضحیہ کہلاتا ہے۔

سوال: قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی پر استطاعت رکھنے والے ہر مسلمان عاقل و بالغ رشید آزاد پر قربانی سنت مؤکدہ ہے۔ قربانی' صدقہ سے افضل ہے۔ استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنا باعث کراہت ہے۔ اہل خانہ پر قربانی بطور کفایہ سنت مؤکدہ ہے یعنی ایک گھر میں ایک سے زیادہ ایسے لوگ ہوں جن پر قربانی کا مطالبہ ہو تو ان میں سے کسی ایک کی طرف سے قربانی کرنے سے گھر کے تمام لوگوں کا مطالبہ ساقط ہوگا یعنی بقیہ لوگوں کا قربانی نہ کرنا مکروہ نہیں ہوگا۔ البتہ ثواب صرف قربانی جس کی طرف سے ہو رہی ہو اسی کو ملے گا اس لیے بہتر ہے کہ ہر کوئی اپنی طرف سے قربانی کرے۔

سوال: قربانی کا وقت بیان کیجئے؟

جواب: قربانی کا وقت عیدالاضحیٰ کے دن کے طلوعِ آفتاب کے بعد مختصر دو خطبے اور

مختصر دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت گزرنے پر شروع ہوتا ہے پھر وہ وقت تیرہویں ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک رہتا ہے۔قربانی کا افضل وقت سورج کے ایک نیزہ بلند ہو جانے اور نماز عید ادا کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔

سوال: استطاعت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اپنے اور اپنے اہل وعیال کے عید کے دن اور رات کی حاجت اصلیہ سے زیادہ اتنا مال ہو جس سے ایک جانور خرید سکے یا کسی بڑے جانور کی قربانی میں شریک ہو سکے اسے استطاعت کہتے ہیں۔

مسئلہ: قربانی کرنے والے کے لیے سنت ہے کہ وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی کرنے تک بدن کے بال اور ناخن کو نہ نکالے۔قربانی کرنے کا ارادہ کرنے والے کا ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے بال اور ناخن نکالنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: مرد اپنی قربانی کے جانور کو خود ذبح کرے جب کہ وہ خود اچھی طرح ذبح کر سکتا ہو ورنہ کسی دوسرے مرد کو وکیل بنائے۔عورت پر سنت ہے کہ اپنی قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے لیے کسی مرد کو وکیل بنائے اگرچہ وہ خود اچھی طرح ذبح کر سکتی ہو۔کسی دوسرے کو وکیل بنانے کی صورت میں قربانی کرتے وقت موکل کا قربانی کی جگہ پر حاضر ہونا اور قربانی کو دیکھنا سنت ہے۔

سوال: کیا باپ کا اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کرنا درست ہے؟

جواب: جی ہاں باپ اپنے نابالغ، ناسمجھ یا غیر رشید بیٹے کی طرف سے قربانی کر سکتا ہے اور عاقل، بالغ اور رشید بیٹے کی طرف سے اس کی اجازت کے بغیر قربانی نہیں

کرسکتا۔البتہ نابالغ بچے کے مال سے قربانی کرنا ناجائز وحرام ہے اس لیے باپ اگر کسی نابالغ بیٹے کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے ہی مال سے قربانی کرے۔

اگر نابالغ یا ناسمجھ بچے کی طرف سے باپ قربانی کرے تو بچے کو قربانی کا ثواب اور باپ کو ہبہ کا ثواب ملے گا۔نابالغ بچے اور مجنون اولاد کی طرف سے باپ اور دادا کے علاوہ کسی دوسرے شخص کا قربانی کرنا درست نہیں۔ہاں اگر باپ یا دادا کی اجازت ہو تو قربانی درست ہے۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قربانی کرنا کیسا ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نہ اس کی اجازت ہے نہ ہی وصیت ہے۔ہاں ایک شخص اپنی طرف سے قربانی کرنے کے بعد اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرسکتا ہے اور اس کو ایصال ثواب کہتے ہیں۔

قربانی کے جانوروں کا بیان:

سوال: کن کن جانوروں کی قربانی درست ہے؟

جواب: اونٹ، گائے، بھینس، بکری اور بھیڑ کی قربانی درست ہے۔

قربانی کے لیے اونٹ کی عمر پانچ سال مکمل اور بکرے، گائے اور بھینس کی عمر دو سال مکمل اور دنبے کی عمر ایک سال مکمل ہونا ضروری ہے۔البتہ وہ دنبہ جس

کے دانت گر چکے ہوتو چھ مہینے کا ہونا کافی ہے۔

سوال: ایک جانور کی قربانی میں کتنے لوگ شریک ہوسکتے ہیں؟ 108

جواب: ایک بکری میں ایک ہی شخص کی طرف سے قربانی ہوسکتی ہے اسی طرح مینڈھا اور دنبہ میں بھی ایک ہی شخص کی طرف سے صحیح ہوگی۔ اس میں ایک سے زیادہ افراد شریک ہونے پر کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔ گائے، بھینس اور اونٹ میں سات افراد شریک ہوسکتے ہیں۔ اور سات سے زیادہ افراد شریک ہوں تو کسی کی طرف سے قربانی نہیں ہوگی۔ ہاں اگر ایک بکری کی قربانی کے ثواب میں اپنے ساتھ ایک سے زیادہ افراد کو شریک کر لے تو کوئی مضائقہ نہیں یوں ہی بڑے جانور کی قربانی کے ثواب میں سات سے زیادہ افراد کو شریک کرسکتے ہیں۔

مسئلہ: سب سے افضل یہ ہے کہ ایک شخص سات بکریوں کی قربانی کرے پھر ایک اونٹ پھر ایک گائے پھر ایک بھیڑ پھیر ایک بکرا یا بکری پھر اونٹ کا ساتواں حصہ پھر گائے کا ساتواں حصہ۔

سوال: کیا بغیر تھن والے جانور کی قربانی ہوسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں بغیر تھن والے جانور کی قربانی ہوسکتی ہے جب کہ پیدا ہی بغیر تھن سے ہوا ہو۔

سوال: کیا بغیر دم اور بغیر کولہے کے پیدا ہوئے جانور کی قربانی ہوسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! بغیر دم اور بغیر کولہے کے پیدا ہوئے جانور کی قربانی ہوسکتی ہے۔

سوال: حاملہ اور خارش زدہ جانور کی قربانی ہوسکتی ہے؟

جواب: جی نہیں! حاملہ اور خارش زدہ جانور کی قربانی نہیں ہوسکتی کیونکہ حمل کی وجہ سے گوشت کم ہوجاتا ہے اور خارش زدہ کے گوشت میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

سوال: کیا اس جانور کی قربانی ہوسکتی ہے جس کا کان چیرا ہوا ہو یا کان پر کسی قسم کی خراش آئی ہو؟

جواب: جی ہاں! کان چیرے ہوئے یا کان پر خراش آئے ہوئے جانور کی قربانی ہوجاتی ہے جبکہ کان کا کوئی حصہ جدا نہ ہوا ہو۔ ہاں اگر کان سے کچھ حصہ نکل گیا ہو تو اس جانور کی قربانی نہیں ہوگی۔

مسئلہ: دبلا، اندھا، کانا، لنگڑا، خارش والا، ایسا بیمار جانور جس کا گوشت گھٹ گیا ہو یا خراب ہوا ہو اور وہ جانور جس کا کان، دم، تھن یا کولہا کٹا ہو اس کی قربانی درست نہیں ہوتی۔ اسی طرح اس جانور کی قربانی درست نہیں ہوگی جو بغیر کان کے پیدا ہوا ہو۔

سوال: اگر کسی نے عیب والے جانور کی قربانی کرنے کی منت مانی تو کیا کرے؟

جواب: اس پر واجب ہے کہ اس جانور کو قربانی کے ایام میں ذبح کرے تا کہ منت پوری ہو البتہ اس سے قربانی کی طلب ساقط نہیں ہوگی اس کے لیے اسے ایک صحیح سلامت جانور کی قربانی کرنی ہوگی۔

سوال: قربانی کا جانور کس رنگ کا ہو؟

جواب: قربانی کا جانور کسی رنگ کا بھی ہوسکتا ہے۔ سفید رنگ کا جانور بہتر ہے پھر پیلا پھر خاکستری پھر سرخ پھر سیاہ سفید دھبے والا پھر سیاہ۔

سوال: قربانی کا جانور کیسا ہو؟

جواب: قربانی کا جانور سینگ والا' موٹا تازہ' بہترین رنگ والا اور دیکھنے والوں کو بار بار دیکھنے کی رغبت پیدا کرنے والا ہونا افضل ہے۔

سوال: کیا سینگ ٹوٹے ہوئے جانور کی قربانی درست ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں! سینگ ٹوٹے ہوئے جانور کی قربانی درست ہوتی ہے لیکن مکروہ ہے۔

سوال: کیا خصی جانور کی قربانی درست ہے؟

جواب: جی ہاں! خصی جانور کی قربانی درست ہے' بلکہ کثرت سے جفتی کرنے والے غیر خصی جانور سے خصی جانور بہتر ہے۔

مسئلہ: ایک بڑے جانور میں بعض قربانی کی نیت سے' بعض عقیقے کی نیت سے' بعض صدقے کی نیت سے اور بعض محظ گوشت کے لیے اس طرح مختلف نیتوں سے شریک ہو سکتے ہیں اس سے قربانی کی درستگی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

گوشت کے مسائل:

سوال: کیا واجب قربانی کے گوشت میں سے کچھ قربانی کرنے والا کھا سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں' واجب قربانی کے گوشت میں سے قربانی کرنے والا خود کچھ بھی کھا نہیں سکتا۔ پورے کا پورا گوشت صدقہ کرنا واجب ہے یہاں تک کہ سینگ یا کھر۔

سوال: اگر قربانی کرنے والا واجب قربانی کے گوشت میں سے کھا لے تو؟

جواب: جتنا گوشت کھا لیا ہو اتنی مقدار گوشت خرید کر کسی فقیر کو دینا واجب ہوگا۔

سوال: سنت قربانی میں سے کتنا گوشت لے سکتا ہے؟

جواب: سنت قربانی میں سے تھوڑا گوشت فقرا کو دینا کافی ہے۔ باقی تمام گوشت' قربانی کرنے والا خود اپنے استعمال کے لیے رکھ سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ تمام گوشت کو فقرا میں تقسیم کیا جائے البتہ سنت ہے کہ برکت کے لیے تھوڑا گوشت خود رکھے اور رکھے جانے والا گوشت کلیجہ ہو۔ پھر بہتر ہے گوشت کے تین حصے کرے' ایک حصہ خود رکھے اور دو حصہ فقیروں کو دے پھر بہتر ہے ایک حصہ خود رکھے' ایک عزیز و اقارب کے لیے دے اور ایک حصہ فقیروں کے لیے۔

سوال: کیا سنت قربانی میں سے فقرا کو صرف تلی یا کلیجہ دینا کافی ہے؟

جواب: جی نہیں کیونکہ تلی اور کلیجہ کا شمار گوشت میں نہیں ہوتا۔

مسئلہ: گوشت پکا کر فقیروں کو دعوت دی تو یہ کافی نہیں ہوگا کیونکہ اس میں فقیر گوشت کا مالک نہیں بنتا۔

مسئلہ: واجب قربانی کا تمام گوشت افقرا میں تقسیم کرنا واجب ہے۔ مدرسے میں نہیں دیا جاسکتا۔ مسنونہ قربانی کا گوشت مدرسہ وغیرہ میں دیا جاسکتا ہے۔ مال دار احباب کو کھلایا جاسکتا ہے۔ قربانی کرنے والا خود اپنے استعمال کے لیے رکھ سکتا ہے۔ قربانی کرنے والا قربانی کے گوشت کو بیچ نہیں سکتا اسی طرح اگر کسی مال دار کو قربانی کا گوشت ملے تو وہ بھی اسے بیچ نہیں سکتا فقیر کو ملا ہوا گوشت فقیر بیچ سکتا ہے جب کہ خریدنے والا مسلمان ہو اگرچہ مال دار ہو۔

مسئلہ: عام لوگ مسنونہ قربانی کی کھالیں مدرسے میں دے دیتے ہیں کہ یہ جائز ہے لیکن مدرسے کے ذمہ داران' بیچ نہیں سکتے بلکہ پانی کے برتن اور چپل وغیرہ بنا کر

مدرسے میں استعمال کر سکتے ہیں ۔

مسئلہ: میت کی وصیت کے بغیر میت کی جانب سے قربانی کرنا درست نہیں ہاں وصیت ہوتو قربانی درست ہوگی لیکن میت کی جانب سے کی ہوئی قربانی کے گوشت کو قربانی کرنے والے کا کھانا جائز نہیں تمام کے تمام گوشت کو فقرا میں تقسیم کرنا واجب ہوگا۔

سوال: اگر کسی نے کسی جانور کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا ”مجھ پر اللہ کے لیے اس جانور کی قربانی کرنا ہے“ تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے ایک جانور کی جانب اشارہ کرتے ہوئے یہ کہا کہ مجھ پر اللہ کے لیے اس جانور کی قربانی کرنا ہے تو نذر پوری کرتے ہوئے اس جانور کی قربانی کرنا واجب ہوگا۔ اگر ذبح کا وقت نکل جائے تب بھی بطور قضا قربانی کرنا لازم ہوگا۔ جانور وقت سے پہلے ہی ہلاک ہوجائے تو اس پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی جب کہ اس کی کوئی کوتاہی نہ ہو اور اگر اس کی کوتاہی سے ہلاک ہو گیا ہو تو اس جانور کے بدلے دوسرے جانور کی قربانی کرنا واجب ہوگا۔

سوال: اگر کوئی قربانی کی منت مانے کہ مجھ پر اللہ کے لیے قربانی کرنا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی اپنے ذمہ میں قربانی کی منت مانے کہ مجھ پر اللہ کے لیے قربانی کرنا ہے پھر وہ کسی جانور کو تعین کرے تو اس پر لازم ہوگا کہ اپنی منت پوری کرنے کے لیے اس جانور کی قربانی کرے۔ اگر وقت نکل جائے تو بطور قضاء قربانی کرے۔ ہاں اگر وہ ضائع ہوجائے تو اس کے بدلے میں دوسرے جانور کو ذبح

3

کرنا واجب ہوگا اگر چہ بغیر کسی کوتاہی کے وقت سے پہلے ہی ضائع ہوجائے۔

عقیقے کے مسائل

سوال: عقیقہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں کسی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا عقیقہ ہے۔

سوال: عقیقہ کرنے کا حکم کیا ہے؟

جواب: عقیقہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ سنت ہے کہ عقیقہ کے لیے ایک لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ہو البتہ ایک بکرے سے بھی لڑکے کی طرف سے عقیقہ ہوسکتا ہے۔

سوال: وہ امور کیا ہیں جن کا کرنا بچے کی پیدائش کے بعد سنت ہیں؟

جواب: بچہ کے پیدائش کے فورا بعد اس کے سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت دیں تاکہ بچہ دنیا میں آکر سب سے پہلے لفظ "اللہ" سنے، پھر اسے کھجور یا کوئی میٹھی چیز کسی متقی آدمی کے ہاتھ سے چٹائیں۔ اور پیدائش کے ساتویں دن بچے کا نام رکھیں، سر کے بال مونڈائیں اور بچے کی طرف سے عقیقہ کریں۔ یہاں سات دن کی گنتی میں ولادت کا دن بھی شمار ہوتا ہے، ختنہ بھی پیدائش کے ساتویں دن کرنا سنت ہے لیکن ختنے میں ولادت کا دن سات دن کی

گنتی میں شمار نہیں ہوتا۔ سنت ہے کہ بال مونڈانے کے بعد اس کے وزن کے برابر سونے یا چاندی کی خیرات کریں اور بچے کے سرکو زعفران اور خوشبو کو پانی میں ملا کر ملیں۔

سوال: کیا عقیقہ کرنے، بال مونڈانے اور نام رکھنے میں کوئی ترتیب ہے؟

جواب: جی ہاں! پہلے نام رکھیں پھر عقیقہ کریں پھر سر کے بال مونڈائیں۔

سوال: ناموں میں سے بہترین نام کیا ہے؟

جواب: تمام ناموں میں بہترین نام محمد اور احمد ہے۔ عبداللہ اور دیگر اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کے ساتھ عبد لگا کر نام رکھنا بھی بہتر ہے۔ نافع، برکت، رحمت، مبارک، شہاب، حرب جیسے نام رکھنا مکروہ ہے اور ان ناموں کو تبدیل کرنا سنت ہے۔

مسئلہ: بچہ اگر پیدائش کے ساتویں دن سے پہلے ہی مر جائے تب بھی سنت ہے کہ پیدائش کے ساتویں دن بچے کا نام رکھے اور اس کی طرف سے عقیقہ کرے۔

سوال: اولاد کا عقیقہ کس پر سنت ہے؟

جواب: بچہ کا عقیقہ اس شخص پر سنت ہے جس پر بچہ کا نفقہ واجب ہے۔ جب کہ وہ شخص بچے کی پیدائش کے ساٹھویں دن سے قبل عقیقہ دینے کی استطاعت رکھتا ہو۔ ہاں اگر ساٹھویں دن سے پہلے استطاعت نہ رکھے تو اس شخص پر عقیقہ کا مطالبہ نہیں رہے گا بلکہ وہ بچہ بالغ ہونے کے بعد اپنا عقیقہ خود کرے گا۔

مسئلہ: والد پر سنت مؤکدہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کی پیدائش کے ساتویں دن اولاد کی طرف سے عقیقہ کرے جب کہ والد صاحب عقیقہ کرنے پر استطاعت رکھتا ہو۔ ساتویں دن نہ کرے تو افضل ہے کہ چودویں دن یا اکیسویں دن یا اٹھائیسویں دن

عقیقہ کرے یعنی سات سات دن بڑھاتے جائے۔لیکن بچے کے بالغ ہونے سے پہلے ہی عقیقہ کرے۔ہاں اگر بچے کے بالغ ہونے سے پہلے عقیقہ نہ کرے تو بالغ ہونے کے بعد بچے کی طرف سے بغیر اس کی اجازت کے والد عقیقہ نہیں کرسکتا بلکہ خود بچہ اپنی طرف سے عقیقہ کرے گا۔

سوال: بالغ کی طرف سے اگر کوئی عقیقہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: بالغ پر سنت ہے کہ وہ خود ہی اپنی طرف سے عقیقہ کرے جب کہ اس کا عقیقہ نہ کیا گیا ہو۔اگر بالغ کی طرف سے بغیر اس کی اجازت کے کسی غیر نے عقیقہ کیا تو درست نہیں یہاں تک کہ والد کا اپنے بالغ بچے کی طرف سے عقیقہ کرنا بھی درست نہیں۔

مسئلہ: عقیقہ میں ذبح کے وقت یہ دعا پڑھی جائے "بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنْكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ" پھر بچہ یا بچی کا نام لیا جائے۔

مسئلہ: سنت ہے کہ عقیقہ صبح سویرے سورج کے طلوع ہوتے وقت کریں۔عقیقہ کا جانور عمر اور دیگر تمام احکامات میں قربانی کے جانور کے مانند ہے البتہ عقیقہ کے گوشت کو پکا کر کھلانا سنت ہے اور عقیقے کے جانور کی ہڈیوں کو توڑنا خلاف اولی ہے اس لیے عقیقہ کے جانور کی ہڈیوں کو نہ توڑیں۔سنت ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ایک ران دایہ کو دیں،سیدھے پیر کی ران' دایہ کو دینا بہتر ہے۔

سوال: لوگوں میں مشہور ہے کہ بچہ کے ماں باپ' دادا' دادی' اور نانا نانی عقیقہ کے گوشت نہ کھائیں کیا یہ درست ہے؟

جواب: سراسر غلط ہے ماں باپ' دادا' دادی' اور نانا نانی سب عقیقہ کا گوشت کھا سکتے

ہیں۔

سلام اور چھینک کے کچھ آداب:

سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے سلام کرتے وقت کہیں "أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" اور "أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ" کہنا بہتر ہے۔ سلام کے جواب میں "وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ" کہیں اور "وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ" کہنا بہتر ہے۔

چھینک کے متعلق کچھ آداب:

جب چھینک آئے تو کہیں "أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" یہ سنت ہے۔ بہتر ہے کہ "أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" کہیں، جو چھینکنے والے کو "أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہتا سنے تو کہے "يَرْحَمُكَ اللهُ" چھینک کر "أَلْحَمْدُ لِلّٰه" نہ کہنے والے کے لیے "يَرْحَمُكَ اللهُ" کہنا مکروہ ہے۔

اگر کوئی شک کرے کہ چھینکنے والے نے "أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہا یا نہیں تو "يَرْحَمُ اللهُ مَنْ حَمِدَهُ" یا "يَرْحَمُكَ اللهُ إِنْ حَمِدْتَهُ" کہنا سنت ہے۔

نابالغ بچہ "أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے تو جواباً "أَصْلَحَكَ اللهُ" کہیں۔

اگر کوئی مسلسل تین یا تین سے زیادہ مرتبہ چھینک کر الحمدللہ کہے تو "شَفَاكَ اللهُ" کہہ کر شفا کے لیے دعا کریں کیوں کہ تین سے زیادہ مرتبہ چھینکنا زکام کی علامت ہے۔

کوئی چھینک کا جواب دے تو جواباً چھینکنے والا کہے کہ "يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" اور اگر کوئی بھی چھینک کا جواب نہ دے تو چھینکنے والا کہے "يَرْحَمُنِيَ اللهُ" چھینکنے والا اگر الحمدللہ نہ کہے تو اسے یاد دلائیں یہ سنت ہے۔

اہم ذکرودعائیں

اہم ذکرو دعائیں

وضو اور غسل کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا سنت ہے:

أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ. سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ. وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

اذان یا اقامت کے بعد کی دعا:

أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

دعائے افتتاح:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ۔[108]

رکوع سے اٹھتے وقت کہیں: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ.

اعتدال میں پڑھیں:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَامَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

دعائے قنوت:

أَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ مَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَإِنَّهٗ لَايَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَايَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا قَضَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ۔ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ. رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ.

سجدے کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ.

دو سجدوں کے درمیان جب بیٹھیں تو یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْلِيْ (تین مرتبہ پڑھیں پھر ایک مرتبہ یہ پڑھیں) وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ

وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَاعْفُ عَنِّيْ.

تحیات:

أَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ.

درودِ ابراہیم:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

درودِ ابراہیم کے بعد یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

مسجد میں داخل ہونے کی دعا:

مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنا پاؤں پہلے رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ

وافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

مسجد سے نکلنے کی دعا:

جب مسجد سے نکلنے لگیں تو اپنا بایاں پاؤں باہر رکھیں اور کہیں کہ

بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

گھر سے نکلتے وقت:

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

کھانے کے بعد کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

جب کسی کے یہاں کھانا کھائے تو یہ بھی دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

دودھ پی کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

پانی وغیرہ (جو دودھ کے علاوہ) پی کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا خَیْرًا مِّنْهُ

پانی پی کر یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا وَّلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔

جب کپڑا پہنیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

جب آئینہ دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔

جب سواری پر بیٹھیں تو یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

سوتے وقت کہیں:

بِاسْمِكَ اللّٰھُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

سو کر اٹھیں تو کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

جب کسی مومن کو ہنستا دیکھیں تو کہیں:

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ

جب کوئی مدد کریں تو کہیں:

جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا

علامہ مفتی رفیق سعدی شافعی قادری صاحب

کی اردو تالیفات

۱)شافعی معلم الدین : اس کتاب میں شافعی مسائل کو سوال و جواب کی شکل میں آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے۔(اس کا تیسرا ایڈیشن، مزید اضافہ وتصحیح کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے)

۲)شافعی اذکار اور دعائیں (مطبوعہ)

۳)داڑھی کا شرعی حکم فقہ شافعی کی روشنی میں (مطبوعہ)

۴)انبیا و اولیا سے مدد مانگنا کیسا؟ فقہاے شافعیہ کی عبارتوں کی روشنی میں۔(مطبوعہ)

۵)گلدستۂ ذکر و دعا (شافعی) اس کتاب میں چھوٹے بچوں کے لیے مسلک شافعی کے مطابق اذکار اور دعاؤں کو جمع کیا گیا ہے۔(مطبوعہ)

۶)شرح کتاب المتفرد (زیر ترتیب)

۷)گلدستۂ ذکر و دعا (حنفی): اس کتاب میں چھوٹے بچوں کے لیے مسلک حنفی کے مطابق اذکار اور دعاؤں کو جمع کیا گیا ہے۔(مطبوعہ)

۸)فتاوٰی شافعیہ (زیر ترتیب)

۹)خلاصۂ فقہ شافعی : علامہ عبدالرحمن باوی ملیباری کی عربی تصنیف ''خلاصۃ الفقہ الاسلامی'' کو مدنظر رکھتے ہوئے فقہ شافعی پر لکھی گئی ایک اہم اردو کتاب (مطبوعہ اور اب یہ کتاب زیر تصحیح و تسہیل ہے)

اس کے علاوہ

۱۰)میت کی تجہیز و تکفین

۱۱)روزہ اور اعتکاف کے مسائل

۱۲)حج و عمرہ کے مسائل

۱۳)زکوۃ کے مسائل فقہ شافعی کی روشنی میں

۱۴)اِنَّ اللہ شریف کی شرعی حیثیت

۱۵)ہم سفر: سفر کے مسائل پر مشتمل ایک اہم کتابچہ

۱۶)فقہ شافعی اور چلتی ٹرین میں نماز

۱۷)تلاوت قرآن کے آداب

۱۸)طلاق ثلاثہ احادیث نبویہ کی روشنی میں

۱۹)جمعہ کے آداب

۲۰)شافعی پنج سورہ (زیر ترتیب)

۲۱)شافعی بہارِ شریعت (زیر ترتیب)

۲۲)امامت اور اس کے مسائل

۲۳)عمرہ کا مکمل سنت طریقہ (زیر طباعت)

مظہر السنۃ پبلکیشن (کلمب، مہاراشٹرا)